

کیونکہ خدا نے ہر ذی حیات کو قطع نظر اس سے کہ نباتات ہوں یا حیوان،
قوتِ زریست کی ایک زمانِ معین تک اور طاقتِ دفع کرنے مضر اسباب
کی عطا کی ہے اور علیٰ ہذا القیاس ہی انتہا اسبابِ ضرر کی بھی ایسے تکلیف
پہنچانے اور غارت کرنے کے لئے پیش از زمانِ مہمودیکے سر انجام
کر دئے ہیں

بعض حکمائے یہ کہہ رہے ہیں کہ بشر پر نظر کرنے سے ایسا لگتا ہے جیسا کہ وہ ہے
زوال ہی اور بادی النظر میں اس طرح کی شے جیسا کہ جسمِ انسان ہی قابلِ
قیام کی ہمیشہ کے لئے ظاہر ہوتی ہے بشر طبعاً تو کبھی اُمتِ خارجہ اسی عابد
نہا اور مرتبہ تجربہ سے محکوم یہ دریافت ہوتا ہے کہ بشر زوال پذیر ہی
الغرض ترکیبِ انسانی میں کوئی ایسی چیز نہیں ظاہر ہوتی جس سے لگتا ہو کہ
وہ زوال ہونے کا کیا جادے * جو حالِ موجودات کا کہہ سکتے ہیں
وہ فقط تجربہ سے دریافت ہو سکتا ہے اور کہنا اس بات کا کہ باعثِ
بافعل موجود ہونے موسمِ گرمی کے محکوم یقین کرنا چاہئے کہ وہ ہی ہمیشہ
باسبب اب موجود ہونے دن کے ہمیں باور کرنا چاہئے کہ دن ہی چلا جاوے گا
اگر تجربہ سے خلاف اسکی ظہور میں نہ آویئے اسقدر صحیح ہوگا جسقدر یہ کہنا کہ ترکیبِ
انسانی بذاتہ بالعدم قابلیتِ قیام کی رکھتی ہے۔ اگر مرتبہ بعض اجزائی
اشیاء پر نظر کیا دے تو اس سے کچھ حالِ دریافت نہیں ہو سکتا اسلی
کہ تحقیقاتِ حالِ کائنات کی بعض خیالاتِ کائنات تمام و کمال اور بدون ایک سلسلہ
ترتیب کے ناممکن ہی * یہ بات بالکل خلافِ تجربہ بھی کہ ترکیبِ انسانی
قابلیتِ قیام دائمی کی رکھتی ہے

۴
وہ امور متجزہ جو موثر ہیں اور جن کی جائید ہو سکا احتمال حیوانات پر ہی اور
جنکی سبب سے شش از تمام ہونے زبان مقرر ہے کہ وہ غارت ہو سکتی ہیں
اول تو افات خارجیہ میں اور دوم دوائیں جو انکی توٹوں کے فساد سے
پیدا ہوتی ہیں * اگر حیوانات اور نباتات میں ایسی اسباب پائے جاتے ہیں
جو اور دن کی زندگی کے لئے نہایت مضر ہیں

ہونا امور خارجیہ کا اور قدر جتنا کہ مناسب ہے ایک صورت انکی بربادی ہی
ہو اسلئے کہ ایک سلسلہ علون کا ہر ذی حیات میں بلا توقف چلا جاتا ہے اور یہ
عمل امور خارجیہ کے سبب سے جاری رہتے ہیں مثلاً سبب ایک خاص وجہ
اعتدال حرارت اور برودت کے اور باعث ایک خاص ہوا کے جو کہ
زمین کو محیط ہے اور بواسطہ ایک مقدار میں غذا کے جو مدہ میں ہونے چاہئے
یا کوئی اور شے اسی قسم کی ہے ہونا کہ کسی امر کا ان امور میں سے مانع زندگی یا مضر
حیات ہو سکتا ہے اور علیٰ ہذا القیاس کثرت بھی بعض کی انہیں سے نہیں نتیجہ
پیدا کر کے * زیادتی غذا کی موجب ضائع ہونے حیات کی یا وقوع خلل کے
اوس میں ہو سکتی ہے اور کثرت حرارت کی باعث صدمہ عظیم یا بالکل تلف
کرنے جسم کی ہے * علاوہ ازیں فاسد ہونا اور امور خارجیہ کا جو واسطے
بقای حیات کے ضروری ہیں تاثیر مضر پیدا کرے گا * یہ بات غذا کے ناموں
اور ناگواری ہونے سے متعلق نہیں ظاہر ہے

ایک سبب منجہ اسباب متضادہ مجری طبیعی میں ہے وہ سبب ہے جو خارج حد
اعتدال سے ہوتی اور وہ باعث مرض کا ہے * ایک خاص درجہ حرارت کا
واسطی تقویت حیات کے ضروری ہے اور تجاوز کرنا اوس درجہ سے اکثر

اکثر سبب اول امراض کا ہر جو دیکھنی میں آتے ہیں + کثرت حرارت کی
 ایک مجموعہ تاثیر نکاسید کرتی ہے اور زیادتی بروقت کی دوسرا اور سبب
 نوبت بنوبت آتی ان دونوں کے عظیم قباحتیں وقوع میں آتی ہیں
 کیونکہ جسم پہلی تو اثر ایک کا دفعہ اور پھر دوسرے کا ناگہان پہنچتا ہے +
 یہ تباہت ناقص اوس صورت میں زیادہ ہوتی ہے جبکہ اثر حرارت و بروقت
 کا فقط بعض اجزاء میں پہنچتی ہے + اکثر امراض سوزش کے پیدا ہوتی ہیں اور
 بڑا سبب اکثری سوزش کا دفعہ آجانا حرارت کا بے بروقت کی اور بروقت
 کا بعد حرارت کی ہے یا ہونا اور صورتوں کا جو مخالف اعتدال کی ہوں *
 ناقص ہونا ہوا کا ہی ایک اکثری سبب پیدا ہونی مرض کا ہر مگر باعث نقص
 ہوا کا جیسا کہ بعضوں نے تصور کیا ہے ہونا اوکسیجن کا خصوصاً نہیں ہے
 بلکہ موجود ہونا بعض مضر خاصیت کی اشیاء کا + ہلکا اس بات کی دریافت
 ہو چکنی کا یقین ہے کہ مقدار اوکسیجن کے ہوا میں ہر ایک ملک اور ہر مقام
 میں یکساں ہے اور سبب پیدا ہونی مضر تاثیر کا موجود ہونا اور چیزوں کا
 علاوہ اوکسیجن کے ہے + اثر خراب ہوا کا اول بڑی مقاموں میں ہسم
 دیکھتی ہیں جہاں کہ جسم آدمیوں کی زرد اور پھر لہرائی ہوئی ہوتے ہیں اور
 اونکی چہرہ وغیرہ پر ایسی علامتیں مرض کی نمودار ہوتی ہیں کہ وہ اشخاص
 جو ایک خوش آب و ہوا مقام سے آکر دیکھتی ہیں اونہیں صاف معلوم
 ہو جاتا ہے ہر چند وہ آدمی جلکی چہروں سے مرض نمودار ہوتے ہیں
 مرض کی وجود کو تسلیم نہیں کرتی + سبب اسکا صرف یہ ہے کہ اونکو عموماً
 امراض کی ایسی پڑگئی ہے کہ اونہیں اپنی سرشت میں داخل تصور کرتی ہیں *

قباحتین جو ناموافق غذا سے پیدا ہوتی ہیں بر روز و کبھی جاتی ہیں یعنی بدن کم زور ہو جاتا ہے اور جب بدن ناقوان ہوا خواہ بسبب ناقص ہونے ہوا یا ناموافق غذا کی تب ہر ایک سبب مرض کا جو پیدا ہوا اس پر غلبہ پاتا ہے + میسر نہونا قرار دیا کہ کبھی جو جسم کی آسائش کی لئے ضرور ہر مرض کو پیدا کرتا ہے + زیادتی غور و فکر و کثرت حرکت کسی جگر بدن کے اسی طرح بیماری کو ظہور میں لاتی ہے *

پس ظاہر ہے کہ مرض ہمیشہ باعث آفت خارجہ اور موجود ہونے اسباب مضرہ اور دفع غفلت کے اور چیزوں کی طرف سیخا ہونا زندگی کی تقویت کی واسطی نہایت ضروری پیدا ہوتا رہتا ہے + یہ غفلت خواہ عیاش افراط اور تفریط مقدار اور چیزوں کی حد اعتدال سے یا از رو واقع ہونی فتور کی اولی اوصاف میں ظہور میں آوی *

یہ قباحتین جو مذکور ہوئیں سب نہیں ہیں اور یہی انکی سو آگے بیان ہوتی ہیں جبکہ ایک مرض پیدا ہو جاتا ہے تب اکثر اوقات ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ مرض کی اولاد میں ہی کچھ آثار اس مرض کی ہونے کی نظر آتی ہیں + پس واسطی یہ ہونی مرض مذکور کی مریض کی اولاد کو یہ ضرور نہیں کہ اس میں ہی وہی خاص سبب بیماری کا پایا جاوے بلکہ ایک خاص زمانہ میں بشرطیکہ کوئی سامانہ مرض کا ہو اور شاید در صورت موجود ہونی مانع قوی کہ ہی وہی مرض جو والدین میں سے کسی کو ہو بچہ میں بھی دیکھا جاوے یہاں تک کہ پوتا اور پوتی کو بھی اسی مرض میں گرفتار پایا ہو اور رفع ہونا اسکا بعض اوقات ناممکن معلوم ہوتا ہے + قطع نظر اسبابہ خارجیہ سے جو اولاد کو

خامد ہو سکتی ہیں اور علاوہ مائل ہونے اور انکی طبیعت کی مرض کی طرف خلقی بہت
بعض اجزائی جسم کی حرکات و افعال جسمانی میں ایسا خلل کر دیتی ہے کہ جلد یا در
میں مرض نمودار ہو جاتا ہے اور ممکن ہے کہ وہ مہلک ہو +

جب مرض پیدا ہوا تب افعال جسمانی میں خلل آ جاتا ہے + اندر جسم کے
ہمیشہ ایک سلسلہ حرکات و افعال کا جاری رہتا ہے اور بعض انہیں سی مرض
کی وقوع کی صورت میں بی ترتیب ہو جاتے ہیں + طریق گردش کرنی
خون کا بدن میں بدل جاتا ہے یعنی بعض اجزاء میں حاجت سے زیادہ جمع
ہو جاتا ہے اور بعض میں کم + جسم کی اعتدال میں ہی فرق آتا ہے یا تو
بہت گرمی یا بہت سردی ہوتی ہے + جو اس بھی بدل جاتی ہیں یعنی یا تو
ادنیٰ بہت تیز ہو جاتی ہے یا کسی اور طرح سی اور انہیں فتور واقع ہوتا ہے +
قوت جسمانی بھی علیٰ ہذا القیاس اپنی طریق پر نہیں رہتی + بعضوں میں تو
زیادہ ہو جاتی ہے لیکن اکثر دن میں کم + جو امور طبعی کہ پیش از وقوع
اس تبدل کی جسم کی اندر ہوتی تھی بعد ظہور تبدل کی یا تو بہت کم ہوتی ہیں
یا بہت زیادہ یا بری طرح سی + اول چیز دن میں بھی جو جسم سے پیدا ہوتی
ہیں تبدل واقع ہوتا ہے + اوصاف طبعی عرق کی بجائیں رہتے اور نہ انکی
مقدار اصلی رہتی ہے + قارورہ کی خاصیت میں ہی فرق پڑ جاتا ہے اور
ایسی ہی اول و رطوبات میں جو امسا یعنی انٹریوں سے نکلتی ہیں اور مجھی اس
میں شک نہیں ہے کہ بلغم جو یہ یعنی پھیپھڑوں اور سینہ سے اخراج پاتا ہے
اور سکی اجزاء میں بھی کمی و بیشی واقع ہو جاتی ہے یعنی مقدار اول و اجزاء کی

جن سے بلغم فی ترکیب پائی برابر نہیں رہتی + آخر کار ترکیب جسمانی پر بھی
تاثیر مرض کی ہوتی ہے + صرف افعال ہی جسم کی اور وہ چیزیں جو بدن
میں سے اخراج پاتی ہیں نہیں بدلی جاسکتے ہیں بلکہ خود جو ہر جسم

بہل جاویگا *
ان تغیرات کا جوہم فی اوپر تفصیل بیان کئی ایک خاص درجہ شدت کا بخیر
ضرور ہے یعنی ان کا ایک خاص حد پر ہونا لازم ہے تاکہ ہم یہ کہہ سکیں کہ مرض
موجود ہے + ممکن ہے کہ ایک تبدل جسکو اگرچہ اتم بنام مرض کی نامزد کر دیا
جڑوی ہو کہ اگر کوئی اوسکو مرض کہی تو موجب ریشخند کا ہو + ایک
ہلکی سی داغ کو جو اوپر بدن کی ہو یا فقط ایک نشان کی تینوں جو پتھر کے
کاٹلی سے زیادہ بڑا ہودی کوئی شخص مرض نام نہ کہی گا + باوصف
اس بات کی اگر یہی نشان تعدد میں بہت ہوں تو ہر ایک آدمی بلاشبہ
یہ کہی گا کہ مرض موجود ہے اگرچہ فرق فقط تعدد نشان میں ہو گیا کیونکہ کیفیت
میں تو کچھ تفاوت نہیں ہوتی + پس یہاں سی واضح ہے کہ جب قوت یا
ترکیب جسمانی میں کچھ مخالف مجبری طبیعی سر و اقم ہوتا ہے تو ضرور ہے
کہ اوس مخالف کا ایک خاص اندازہ یا ایک خاص درجہ اوسکی شدت کا
ہوتا کہ ہم کو یہ کہنی کی جاتی ہو دی کہ مرض حقیقت میں موجود ہے + بعضی
کتا بون میں تعریف مرض کی یہ لکھی ہے کہ اگر کسی ایک عضو یا اعضا کی افعال
یا ترکیب میں کسی طرح کا مخالف حالت صحت سی واقع ہو تو اوسکو مرض کہتی
ہیں + لیکن یہ تعریف جامع نہیں ہے اوسواسطی کہ ممکن ہے کہ ترکیب اور فعل
ایک عضو کی صحیح اور اپنی طریق پر ہوں اور پہنچای اوس عضو میں مرض پایا جاو

جادوی + ممکن ہے کہ ایک عضو اپنی اصلی قہ سی بہت زیادہ بڑا ہو جادوی اور
 ممکن ہے کہ مرض کی چہتہ سی عضو عرض و طول میں بڑا ہو گیا ہو باوجودیکہ ترکیب
 کی صحت میں کچھ خلل نہ واقع ہوا ہو ۱۰۔ یہ ایک نادر صورت ہے مگر بعض اوقات
 ایسا اتفاق ہو جاتا ہے ۱۰ اکثر تو یہ ہوتا ہے کہ عضو کی بڑی بجائی کی صورت میں
 یہی خلل پایا جاتا ہے لیکن ممکن ہے کہ ایک عضو بہت بڑا جاوے مگر اسکی ترتیب
 میں کوئی فساد نہ ہو باوصف اسکی ہم آدمی کو مریض کہہ سکتی ہیں + و داد
 جسکا جگر یا دماغ بڑا جاتا ہے مریض کہلا دی کا گو کوئی علامت فساد کی جو ہر جگر
 یا دماغ میں معلوم نہ ہو *

یہی حال سیال چیزوں کا ہے + انہیں بھی بڑی بڑی تغیر ہوتی ہیں اور باوصف
 انکی ممکن ہے کہ اس میں قصور افعال کا کچھ نہ ہو + مرض اینٹیکا کا
 جس میں کہ صفرا خون کی کم ہو جاتی ہے زنی تصور فعل کی فی الحقیقت طو
 میں آسکتا ہے ۱۰ ممکن ہے کہ صرف سبب غلٹی مقوی غذا کے فساد خون پیدا
 ہو یعنی خون میں اسکی اجزائی اصلی پانی جاوین بلکہ پانی زیادہ ہو یا سیلا
 اور مائل بزر دی ہو جاوے + تمام جسم کی صورت سفید یا مائل سفید
 ہو جائی ۱۰ باوجود ان سب باتوں کی کسی فعل میں فتور بجز کسی اور باعث
 کی سوای سبب مذکور الصدر کی نہیں کہا جاسکتا + اگر عہد مناسب ملے
 تو جسم مذکور سنی جواو اسکی فعل میں سبب ہو سکیں گی + پس ظاہر ہے کہ تعریف
 رض کی جواد پر بیان ہوئی شبہ سے خالی نہیں ہے + سوائی ازین بہت
 رضوں میں امتزاج اجسام سیال کا بدل جاتا ہے اور تعریف جامع میں

لازم ہو کہ اس امر کا بھی خیال کرے۔
 بلحاظ اندازہ اثر مرض کی جسکا ہونا واسطی وجہ و مرض کی لازم ہر ہم کہتے
 ہیں کہ بڑا اختلاف اس باب میں مختلف طبائع کی اشخاص میں ضروری ہو کہ
 جو حالت کہ ایک شخص کی لئے موجب تندرستی کی ہو غالباً دوسری کی واسطی
 وہی حالت باعث مرض ہو۔ یہہ بعینہ ایسی بات ہے جیسی کہ قوت اصلی ایک باز
 آدمی کی بمنزلہ کمال ناقوتی دوسرے آدمی کی تصور کی جاتی ہے۔ واسطی رفع کر
 اس قسم کی دقت کی بعضی اوقات تعریف مرض میں جو ادھر بیان ہوئی یہہ عبارت
 بھی بڑی ہائی جاتی ہے کہ اس میں ضرورت معالجہ کی بھی ہو۔
 آگے اس سے واضح ہو جاوے گا کہ امراض سوای تغیرات فعل اور ترکیب موجود
 اور کچھ نہیں ہیں یعنی یہہ نام ترکیب فاسد اور افعال فاسد و موجودات کا ہے
 ۔ اس بیان ترکیب اور قوت فاسد کو ملا کر باتو لوجی یعنی علم الامراض کہتی ہیں
 ۔ پس مسائل امراض خواہ فعل خواہ ترکیب سے متعلق ہوں علم الامراض کہتے
 ہیں۔ زمان حال میں میل طبیعت حکما کا یہہ ہے کہ علم الامراض سے فقط فساد ترکیب
 کہ جو تشریح سے معلوم ہوتا ہے مقصود ہی لیکن ہمارے نزدیک یہہ نامناسب ہے
 اس واسطی کہ بیان امراض میں ذکر امراض کا ہوتا ہے قطع نظر اس سے کہ مسائل اور
 فقط فعل سے تعلق رکھیں یا ترکیب سے یا دونوں سے۔ پس ظاہر ہے کہ علم الامراض میں ذکر
 فساد ترکیب اور فعل موجودات کا ہوتا ہے۔ بیان اجزاء استیال حیزون اور افعال
 اجسام کا فیزیکی و لوجی علم افعال میں داخل ہے۔ اور مقصد اور ترکیب چھٹا
 علم تشریح میں *

Pathology - Physiology -

اب جانا چاہئے کہ امراض کی اکثر دو قسمیں گنی جاتی ہیں :- ایک افعال اور دوسرے ترکیبی لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ انجام کو ایک قسم امراض کی دوسری قسم کی ہو جاتی ہے۔ اس واسطی کہ امراض جو ابتدائیں محض افعال ہوتی ہیں آخر کو ترکیبی بن جاتے ہیں۔ بہتر یہی امراض ترکیبی ایسی ہیں کہ پہلی کچھ آثار عضو سے متعلق ہونی کے انہیں ظہور میں آتے بلکہ باعث تبدل فعل کے ظہور میں آتی ہیں :- یہ ممکن ہے کہ تھوڑا سا تغیر ترکیب کا ایک مدت پشتر دریافت ہونی سے موجود ہو اور یہی تھوڑا تغیر واسطی واضح کرنے تبدل فعلی کی کفایت کری لیکن اکثر امراض مدت تک پیش از امراض ترکیب ہو جانی کے بظاہر محض افعال معلوم ہوتی ہیں بہت سی امراض فقط افعال ہی بہتر ہیں یعنی اونکی طریقہ سے صرف خلل افعال میں ہوتا ہے اور ترکیب پر کچھ اثر کبھی ظہور میں نہیں آتا لیکن امراض ترکیب پشتر افعال میں خلل واقع کر دیتی ہیں :- یہ بات صریح ظاہر ہے کہ اگر ایک عضو کی ترکیب میں جس سے کوئی خاص کام لینا بہت تبدل وقوع میں آو تو وہ کام اس سے بخوبی نہوسکی گا *

امراض ترکیب کو بعض اوقات عضوی ہی کہتے ہیں :- ہم کو اس بات کا یقین ہے کہ دونوں لفظ ترکیبی اور عضوی واسطی بیان اولن امراض کے مترادف مستعمل ہوئی ہیں کہ جنہیں خود بیچ اجزاء اور ترتیب عضو کے تبدل ہو جاتا ہے نہ یہ کہ اس عضو کے فعل میں صرف ایک تغیر آ جاو :- شاید لفظ عضوی لفظ ترکیبی سے باین وجہ بہتر ہے کہ بعضی امراض اس نوع کی میں کوئی تغیر ترکیب میں ظاہر نہیں ہوتا بلکہ صرف مقدار عضو میں کچھ کمی بیشی ہو جاتی ہے :- اب جانا چاہئے کہ اولن امراض کی صورتوں میں جو باوجود شاذ و نادر ہونی کے

Structural. - Organic :-

بعض اوقات پیدا ہوتے ہیں اور جنہیں کہ ایک عضو بگڑ جاتا ہو یا اپنی اصل
 سی زیادہ ہو جاتا ہو اور پہری اور نچا ٹون میں بظاہر صحیح معلوم ہوتا
 تاہم مرض کو ہم قرار واقعی ترکیبی نہیں کہہ سکتے بلکہ عضوی کہنا بہتر ہو
 پس بجائی لفظ ترکیبی کے عضوی کو استعمال میں لانا بہر کیف بہتر ہے
 مرض بلحاظ خاص یا عام ہونی کی دو نوع ہیں ایک ہر ایک
 دوسرا کلی عام + تاثیر بعض امراض کی صرف ایک جز پر ہوتی ہو اور بعض
 یہ گمان ہوتا ہو کہ اثر و کا تمام جسم پر + چنانچہ تب کو بعضوں
 اسی قسم کا تصور کیا ہو اور دوسری نوع کی لئے مثال ہی اور ہی کی دی
 مگر اور لوگ اب مرض عام کے قائل نہیں ہیں اور یہ کہتی ہیں کہ تب صحیح
 بے بیش ایک عضو پر ہوتا ہے اس سبب کا یہی اعتقاد ہی ہے + لیکن ہماری
 ہونا امراض کلی کا متحقق ہے مثلاً وہ بیماری جسکو جذام اور عوام کہو
 کہتی ہیں ہمارے نزدیک اسی طرح کلی ہے + ہر ایک رطوبت جو جسم میں
 بگڑی معلوم ہوتی ہے اگر اور کچھ نہیں بگڑتا تب ہی خون تمام جسم کا بگڑا ہو
 ہو اور یہی حال سخت اعضا کا ہوتا ہے + کوئی ایک جزو بدن کا ایسا
 نہیں ہوتا جسکو جامی مرض کی قرار دی سکیں اسی لئے ہم خیال کرتے ہیں
 کہ یہ مرض جذام جسکا ذکر حلا آتا ہو خوب مثال مرض عام کی ہے + تب
 کا یہی ایسا ہی حال ہے + اس میں بھی کوئی وجہ منسوب کرنے بیماری کی
 خاص جزو بدن کے ساتھ دریافت نہیں ہوتی پس یہ ایک اور مثال مرض

Local - General - Dropsical -
 Scanty -

عام کی ہماری نزدیک معلوم ہوتی ہے *

قسمیں امراض کی بموجب اونکی مزمنہ یا غیر مزمنہ ہونکی بھی دو ہیں + بعضی امراض دفعہ پید ا ہو جاتی ہیں اور اکثر تھوڑی عرصہ تک رہتی ہیں اور انجام کو یا تو صحت نصیب ہوتی ہے یا جان جاتی رہتی ہے + ایسی امراض کو غیر مزمن کہتی ہیں + اور امراض مدت تک رہتی ہیں اور شاید آہستہ آہستہ ظہور میں آتی ہیں مگر خواہ بہولت پیدا ہوں خواہ دفعہ اگر وہ عرصہ دراز تک رہیں تو اوہیں امراض مزمنہ کہتی ہیں + امراض غیر مزمن میں بعض اوقات ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ مریض نہ تو صحیح البدن ہوتا ہو اور نہ مرنے والا ہو بلکہ مرض مزمن ہو جاتا ہے یعنی شدت مرض کی تو کم ہو جاتی ہے مگر وہ مدت تک رہتا ہے + پس واضح ہوا کہ اطلاق مزمن و غیر مزمن کا امراض پر اونکی مدت قیام پر منحصر ہے *

بعضوں نے اور دو قسمیں امراض کی بموجب اونکی شدت اور ضعف کے تجویز کی ہیں یعنی اگر اوہیں شدت یا سبب تمام اجزا کا ہو تو اوہیں شدید کہتی ہیں اور جو شدت و جوش بالکل نہ ہو وی تو لفظ ضعیف اونکی ساتھ بولتے ہیں + مگر دریافت ہو جاوے گا کہ بعض اشخاص بلکہ اکثر آدمی الفاظ شدید اور ضعیف اور غیر مزمن اور مزمن کو مترادف استعمال کرتے ہیں لیکن یہ ایسی غلطی ہے کہ ہر گز ہماری محفوظ رہنی کا اس غلطی سے بڑا فکر ہے + یہ بات ضرور نہیں ہے کہ ایک مرض غیر مزمن میں علامتیں شدت کی بھی موجود ہو دیں اور نہ یہ لازم ہے کہ مزمن مرض میں علامات شدت کی نہائی جا دیں +

خوبنق Chronic اثیوت Acute

۱۲
 امراض ریختہ میں ہر روز ایسی ہی بات دیکھنی میں آتی ہے کہ ہر روز مرہ کے
 استعمال میں اوہین غیر مزمن یا مزمن اور شدید یا ضعیف کہتی ہیں یعنی
 لفظ غیر مزمن ساتھ لفظ شدید کی اور مزمن کو ساتھ ضعیف کی بی اعتنائی
 بولتی ہیں پس در صورت مزمن ہونی مرض کی معالج ابتدائیں و تدریجی علاج
 کی ٹکر لگا جو غیر مزمن ہونے کی حالت میں کی جائیں اس واسطے کہ وہ یہ خیال کر لیا
 کہ سبب مزمن ہونی مرض کی شدت تو ہو سکتی مگر قیامت آہستہ آہستہ
 چلی جاتی مرض کی البتہ اگر استعمال میں لانا اولن علاج کا جو واسطی مرض شدید
 غیر مزمن کی معین ہیں نامناسب ہو گا بلکہ ہر روز ایسی ہی صورت میں
 امراض ریاحیہ کی دیکھنی میں آتی ہیں جو چہ مہینی یا ایک سال بلکہ اس سے بھی
 زیادہ تک رہی ہیں اور اوہین تمام سلامتین ایک مرض غیر مزمن کی پائی گئی
 ہیں یعنی اگر سرعت نبض کی ہو تو یہی حرارت اعضا میں ہوتی ہے اور جو خون لیا جاتا
 تو وہ سوزش نہ ہوتا ہی یعنی دلالت کرتا ہے کہ اعضا میں گرمی ہے پس اگر تم
 شدید اور ضعیف کو مترادف غیر مزمن اور مزمن کا تصور کرو تو یہ غلطی
 فاضل ہوگی اس واسطے کہ امراض غیر مزمن میں لفظ غیر مزمن سے صرف مقصود
 قلیل مدت تک مرض کا قیام کرنا ہے اور امراض مزمن میں لفظ مزمن سے مراد
 قسط بہہ ہے کہ بہت مدت تک مرض رہے بالکل اس کی لفظ شدید
 شدت خلل کی جو تمام بدن یا کسی جز بدن میں ہو مفہوم ہوتی ہے کہ اور لفظ
 ضعیف سے وہ تغیرات جو تدریج ہوتی جاتی ہیں یا جن میں شدت
 نہیں ہوتی استفادہ ہوتے ہیں کہ مرض مزمن شدید اور غیر مزمن
 بلفظ Rheumatism دو نامیں

ضعیف ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ غیر مزمن مرض واک کی ساری طاقت سلب ہو جاوی اور جمیع افعال و حرکات بدنی نہایت کاہلی اور کسل کے ساتھ جاری رہوین۔ یہاں سے ظاہر ہوتا ہے کہ غیر مزمن اور مزمن ایک شے ہے اور شدید و ضعیف دوسری شے * مرض غیر مزمن مزمن نہیں ہو سکتا مگر ضعیف ہونا اور سکا امکان رکھتا ہے اور مرض مزمن غیر مزمن نہیں ہو گا اگرچہ اس کا شدید ہونا ممکن ہے *

امراض از رو کے ایک نہج پر رہنی کی ہی اپنی مدت قیام تک ایک دوسری سی مختلف ہوتی ہیں * بعضی امراض انتہا تک ایک ہی حالت پر رہتی ہیں اور ابتدائی انتہائی مرض تک ان میں کوئی بڑا اختلاف وقوع میں نہیں آتا ایسی امراض کو مستمر کہتی ہیں۔ اور امراض میں اوقات معینہ میں بہت تخفیف ہو جاتی ہے۔ اس صورت کے امراض کا نام غیر مستمر ہے * علامتیں اونکی بالکل دفع ہونی مرض تک تمام و کمال جاتی ہیں رہتیں لیکن اوقات مذکورہ میں شدت اونکی اس قدر کم ہو جاتی ہے کہ اونکو ایک نوع علیحدہ گنتی میں یعنی غیر مستمر * بعضی امراض اوقات معینہ میں بے قلم زائل ہو جاتے ہیں اور جب تک کہ اثر اونکا آدمی پر رہتا ہے تب تک خاص اوقات میں دوزہ کرتی ہیں انکو امراض ذات الادوار کہتی ہیں * تب میں خصوصاً یہی بات ہوتی ہے * اگر تب فی الجملہ ایک نہج پر رہے اور نہ تو کبھی بالکل مفارقت کرے اور نہ چوبیس گھنٹہ میں وقت مفارقت تک بہت خفیف ہو جائے تو اسکو تب غیر تابیہ کہتے ہیں *

انٹرمیٹنٹ ^{xx} Remittent ^{xx} کنٹینو ^{xx} Continuo

ممکن ہے کہ وہ ایک دن یا ایک ہفتہ یا چھ سہتوں تک باقی رہے *
 اور امراض میں گرمی دفعۃً گھٹ جاتی ہے * سرعت نبض کی اور
 تشنگی اور تمام اور نشانیاں کسی خاص وقت میں درمیان چوبیس گھنٹوں
 یا شاید کچھ زیادہ عرصہ کے کم ہو جاتی ہیں لیکن بالکل جاتی نہیں رہتیں
 اس طرح کو نایہ کہتی ہیں * بعض امراض بالکل مفارقت کر جاتی ہیں
 * مریض کسی خاص گھنٹہ میں ماند ہو جاوے گا اور کئی گھنٹوں تک بیمار
 رہوے گا اور پھر بالکل اچھا ہو جاوے گا مگر کسل اعضا شاید باقی رہے ایسی ضرورتوں کو
 ذات الاداء کہتی ہیں *

بیان مذکور الصحت واضح ہوا کہ امراض بسبب تاثیر کرنیکی افعال یا
 ترکیب میں اور از روئے خاص یا عام ہونی کی اور بوجہ غیر مزمن
 یا مزمن اور شدید یا ضعیف اور نایہ اور غیر نایہ ہونی کے مختلف الاقسام
 ہیں * امراض میں قطع نظر اور باتوں کی بسبب اونکی خواص ذاتیہ کی بھی
 بہت سا اختلاف ہوتا ہے * علیٰ ہذا القیاس اونکی اسباب میں بھی *
 بعضی امراض صرف بسبب وقوع اختلاف بعض اہل امور کے جو قیام
 زندگی کی لمبی ضروری ہیں پیدا ہوتی ہیں مثلاً باعث زیادتی حرارت یا زیادتی
 رطوبت یا زیادتی غذا کی یا غلٹی خوراک یا ہونی ہو یا کمی خوراک یا کمی ہوا کی *
 اور امراض خاص سببوں سے ظہور میں آتی ہیں یعنی باعث تاثیر خاص
 چیزوں کی جنکا حال کچھ سچہ ہیں انہیں آتا * مثلاً تپ لرزہ جو محض سبب
 بخارات کی پیدا ہوتا ہے اور چھک اور تمام وہ امراض جو باعث
 خاص قسم کی زہر کی وقوع میں آتی ہیں اسی قسم کے ہیں *

علیٰ هذا القیاس امراض ازروئے تاثیر پیدا کرنی کی کسی خاص عضو پر ہی
 جداگانہ ہوتی ہیں۔ بعضی امراض ایسی ہیں جو اکثر ہر عضو بدن پر ظہور
 کر سکتی ہیں۔ چنانچہ جلن ایسی ہی ہوتی ہے کہ وہ ہر جزو بدن پر جسمیں
 عروق میں پیدا ہو سکتی ہے مگر بعض ایسی امراض ہیں کہ وہ صرف خاص
 اعضا میں پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً تاثیر دیابیطس کی یعنی بول کا شیرین
 ہو جانا جہاں تک کہ ہماری رائے کام کرتی ہے صرف گردہ پر ہوتی ہے
 اور میلان پیدا کرتی پتھری صفراوی کا زہرہ میں ظاہر کسی اور
 جز پر سوای مجاری اور غدود صفراوی کی اثر نہیں کر سکتا۔
 پس واضح ہوا کہ علاوہ تمام صورتوں مذکورہ الصدد اختلاف امراض
 میں باعث اولیٰ عارض ہونی کی کسی عضو پر تمام بدن میں سی یا سبب اولیٰ
 منحصر ہونے کی خاص اعضا پر ہی ہوتا ہے۔

اسباب امراض کی مستفین فی اکثر دو قسمیں کی ہیں ایک غیر اصل اور
 دوسری اصل۔ اور مصنفون نے غیر اصل کی پہر دو نوع بیان
 کی ہیں ایک سبب مبتدئ یعنی طیار کرنی والا اور دوسرا محرک۔ لفظ سبب
 کا ان صورتوں میں بالکل جداگانہ معنی رکھتا ہے۔ جب ہم ذکر اسباب
 غیر اصل کا کرتے ہیں تو اس وقت معنی اولیٰ جداگانہ اسباب اصل سے
 مفہوم ہوتی ہیں۔ نفس الامر میں سبب مرض کا صرف غیر اصل ہی

Diabetes - Remote cause - Proximate cause -
 دیابت قاس بد کینینٹ قاس
 Predisposing cause - Exciting cause -
 بریں پوزٹنگ قاس اکٹینٹنگ قاس

ہو سکتا ہے۔ مثلاً سبب غیر داصل سبب کا ممکن ہے کہ غذا کی ناموافقی اور
غصہ و فکر جو اور سبب غیر محرک موجب رہائش کی ایک خاص دباہ
پہلی قسم کے اسباب غیر داصل کو بہت دیکھتی ہیں۔ ۱۰۔ او کی باعث سے
بدن مغلوب ایسی چیز کا ہو جاتا ہے جس میں میلان پیدا کرنے مرض کا
ہوتا ہے۔ سبب غیر محرک شاید کہ اثر دیکھ کر سکتا الّا جس صورت میں
کہ بدن پہلی سی او کی لئے آمادہ کیا جاتا ہے اور ممکن ہے کہ باعث پیشتر سی
آمادہ ہونی بدن کی کوئی تاثیر وقوع میں نہ آتی اگر سبب محرک موجود
ہوتا ہے۔ پس وہ صورت جو جسم کو میلان مغلوب ہونی مرض کا دیتی ہے
سبب بہت کھلتی ہے اور وہ جو حقیقت میں مرض کو اوٹھاتی ہے سبب محرک
ہے اور ان دونوں کو ملا کر اسباب غیر داصل کہتی ہیں۔ ۱۱۔ وجہ تسمیہ او کی
ہے کہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اسباب مذکورہ خود مرض سی کہچہ فاصلہ پر ہوتی ہیں
اور سبب داصل ہر کیفیت متعلق ہوتا ہے اور ایک معنی کی رود سے
خود مرض ہے۔

استعمال اس لفظ کی سی طالب علم کا فہم کمال حیرت میں ہو جاتا ہے۔ ۱۲۔ تم التہ
یہ تصور کرو گی کہ مرض سوا مرض ہونی کی اور کچھ زیادہ نہیں ہو سکتا اور
اوسکو سبب داصل کہنا لغوی ہے لیکن ہم اسکا باعث بیان کر دین گی۔ ۱۳۔ جانا چاہیے
کہ بردقت ذکر کرنے تعریف کسی خاص مرض کی، بلکہ صرف وہ امور تعریف میں
داخل کرنی پڑتے ہیں جنکو کہ ہم دیکھتی ہیں۔ ۱۴۔ یہ بعینہ طریق اوس شخص کا
ہے جو خواص اشیاء کی واقف ہے کیونکہ وہ صحیح بیان تعریف کسی پہلے یا

Predisposing cause - Exciting cause
پریشہ پیشہ سبب - برہیجہ سبب

معدنی شئی کے محض اول باتوں کو ذکر کرتا ہر جو محسوس ہوتی ہیں اور تمام
 علامات اوسکی مذکور ہوتی ہیں + اسی طرح تعریف مرض ہی بیان ہوتی
 ہے + مثلاً یرقان کے ذکر میں زردی جلد اور آنکھوں اور زناخون کی اور
 سفید براز اور تیز رنگت بول کی سب بیان ہوتی ہیں + ان علامات سے
 تم یہ کہتی ہو کہ اس شخص کو بیشک یرقان ہے + اب جانا چاہی کہ یرقان
 اس مرض کا حقیقت میں نام نہیں ہے بلکہ اجتماع علامتوں کو جو مریض میں
 پائی جاتی ہیں یرقان بولتی ہیں یہاں سی واضح ہوا کہ اطباء لفظ مرض کو
 واسطے بیان ایک تنہا سبب کے استعمال میں نہیں لاتی بلکہ واسطی مجموعہ
 علامات کی + اب مثلاً صرع کو لو اور دیکھو کہ اوس میں آدمی زمین پر گر پڑتا
 ہے اور جہاگ اوسکی ننہ سی نکلتی ہیں اور ہر ایک عضو میں اوسکی تشنج ہوتا
 ہے اور کچھ ہوش و حواس نہیں رہتا + بعد موقوف ہونی جہاگون اور تشنج کو
 پیچھے پڑا رہتا ہے + ایسی آدمی کو مصروع کہتی ہیں + مجموعہ ان خاص علامتوں کا
 جو ثبوت بنوبت ظہور میں آتی ہیں مرض صرع کہلاتا ہے + کلن صاحب کے
 اور تعریف الامراض کی کتابوں میں تعریف مرض محض بموجب علامات کی قلم
 ہے کوئی راہی اور کوئی سبب اول میں مندرج نہیں + تم صرف
 علامات مرض کو دیکھ کر انہیں علامتوں کو مرض کہتی ہو اور یہی کہنا درست
 و بجا ہے + لیکن علامات مذکورہ کی لئے ایک سبب ضرور ہے + صرع کی
 تکلیف کا بھی کوئی سبب چاہی + صفر کی ٹی ہی جو مرض یرقان میں
 خون میں جا ملتا ہے اور بول میں ظاہر ہوتا ہے مگر باز تک راہ نہیں پاتا ایک

سبب درکار می باشد سبب صرع یا یرقان کا وہ حالت ہے جو تمام ان تاثر و ن کو پیدا کرتی ہے اور اسکو سبب و اصل کہتی ہیں + اگر سبب آجانی ایک ٹکری ہڈی کی دماغ پر صرع پیدا ہو سکے تو تم کہو گی کہ سبب و اصل اس صرع کا ہڈی کا ٹکڑا ہے + اگر سبب انسانی ایک پتھر کی مجبوری کہدین صفر اخراج بناوی تو تم یوں کہو گی کہ انکنا پتھر کی کا سبب و اصل یرقان کا ہے + پس واضح ہوا کہ سبب و اصل حقیقت میں خود مرض ہے یعنی مرض واقعی جس سے علامتیں پیدا ہوتی ہیں + اسباب غیر واصل وہ ہیں جو پہلی سی مرض کی طرف مائل کر نیکی لئی ہوں یا حقیقت میں اوسی پیدا کرتی ہیں + سبب واصل اوس حالت کا نام ہے جسکو اسباب مہیوہ اور محرک نی پیدا کیا ہے اور یہہ حالت جبکہ موجود ہوتی ہے بہت تمام علامات ظاہری یعنی تغیرات محسوسہ پیدا کرتی ہے *

لفظ مرض جبکہ تم کسی خاص تکلیف میں بیان کرتی ہو علم تعریف امراض میں صرف واسطی ایک مجموعہ علامات اور اوس شئی کی جو سمجھ میں آسکی اور محسوس ہو تا ہے + علم تعریف الامراض میں اطلاق لفظ مرض کا تمام ان علامتوں کے سبب کی لئی نہیں چاہئی بلکہ اوس کو سبب واصل کہنا چاہئی + لیکن تم دریافت کرو گی کہ بیان الامراض کی جانتی والی یہہ سوال کیا کرتے ہیں کہ اس صرع میں اصل مرض کیا ہے + اس یرقان میں کیا اصل مرض ہے آیا بڑی پکریائیں پھول جا رہی ہیں اور جگر صفر کی دیب جاتی ہیں یا ایک پتھر کا

Proximate cause — Nosology — Pancreas —

پڑ پڑیمینٹ قاس

نوسولوجی

۲۱
وہاں آگ رہی ہو + آیا یہ مرض سکڑ جانا اطراف مجاری کاہر یا کچھ اور +
لیکن یہ اور معنی لفظ مرض کے ہیں اور تمکو یہ جانتا ضروری ہو کہ ماہر ان علم
تقریف الامراض اور ہم ہی اس لفظ سے ایک مجموعہ علامات مراد رکھتی ہیں
اور سبب واقعی جو اصل اول علامات کاہر مقصود نہیں ہی اس واسطی کہ گو ہم
یوں کہیں کہ یہ ہے تحقیقت مرض ہر مگر وہ ایسا خیال نہیں کیا جاتا بلکہ اسکا نام

سبب و اصل ہو *
اب ہم کو یقین ہو کہ سبب بیان و تفصیل مذکور الہد کے تمام اس خلط سے محفوظ
رہو گی جو بغیر مفضل ذکر کیا جانی کی طور میں آتا اس لئے کہ باعث نہ سمجھنی
اس امر کی تم دیکھو گی کہ اکثر اشخاص کو لفظ مرض کی معنی میں ابہام رہتا ہو
یعنی وہ صاف نہیں کہہ سکتی کہ مرض کس کو کہتی ہیں اور کس کو نہیں کہتی +
یہ بات جان لینی چاہی کہ ایک مجموعہ علامتوں کا جو ترتیب سے ایک بعد
دوسری کی نمودار ہو یا ایک خاص مجمع میں شامل ہو مرض کہلاتا ہو اور
سبب صریح تمام ان علامتوں کا جسکو بعض آدمی مرض حقیقی کہتی ہیں اطباء
کامل کی نزدیک سبب و اصل کہلاتا ہو *

اب ہم تشریح واقعی بعض اصطلاحوں اس فن کے جو اس کتاب میں مذکور
ہو گی کرتی ہیں کیونکہ جب تک ادنیٰ معنی خوب سمجھ نہ جائیں گی تب تک
دریافت کرنا مطالب مندرجہ اس کتاب کا ناممکن ہو گا + تمام مسائل
مرض کو علم امراض عامہ کہتی ہیں + علم الامراض بیان مرض کو کہتی ہیں

General Pathology. - Pathology. -

پاٹولوجی جنرل پاٹولوجی

اور علم افعال وہ علم ہو کہ جس میں بیان ہوتا ہو اور ان افعال طبعی کا کہ جو حیات
صحت میں ہوتے ہیں + مقصود ہمارا اس سے البتہ علم افعال نہیں +
علم امراض عامہ میں اکثر چار فن شامل ہوتی ہیں + اول علم تعریف
امراض عامہ یعنی حال امراض کا عموماً اور بڑی انواع کا جو اول میں
ہیں + دوم حال علامات مرض کا جسی علم علامات کہتی ہیں + سوم
اسباب مرض جسکو علم الاسباب کہتی ہیں + چہارم معالجہ مرض
یعنی علم الہدای *

علم امراض فقط عام ہی نہیں ہوتا بلکہ خاص ہی ہوتا ہو جس میں خاص
امراض مذکور ہوتی ہیں + اور اگر لفظ انواع کا علم تعریف الامراض
کی ساتھ لگایا جاوے تو اس سے نوعین امراض کی مراد ہوتی، میں
یعنی داخل کرنا اور ان مختلف امراض کا جو ہکو عام ہو سکتی ہیں اور انی انواع
میں پہلے ہم کلیات امراض کی بیان کرتی ہیں + امراض کی دو قسم ہیں
ایک جزئی اور دوسری کلی + جزئی ہونی کی صورت میں ہی وہ اکثر
بتدریج ہوڑی یا بہت تاثیر عام پیدا کرتے ہیں + امراض اپنی علامات
اور طریق میں بموجب اس جوہر کے جیسوہ اثر کریں مختلف ہوتی ہیں +
تم جانتی ہو کہ جسم ایک تعداد میں جوہر سے بنا ہوا ہو اور کہ مختلف
اعضائے جسمانی خاص جوہر کسی چیز ہیں اب یہ معلوم کرنا چاہئے کہ بعض

Nosology - Semiology - Etiology -
Therapeutics -

تشریحیات آئیولوجی سیمیولوجی نوسولوجی

امراض بعض جو اہر پر اثر کرتے ہیں اور اور امراض اور جو ہر ون پر اور علامات و طریق اونکی بپاعت اوس جوہر کی جسپر تاثیر مرض پہونختی ہی موثر ہوتے ہیں + مثلاً جلن کولو + پس اگر اثر جلن کا ایک غشا پر ہو جس میں رطوبت رقیقہ مائے ہو تو علامتیں اوسکی بہت مختلف ہوتی ہیں اون علامتوں سے جبکہ تاثیر جلن کی ایک جسم لرج لیتن پر ہو + یہ علامتیں اور ہی بہت مختلف ہوتی ہیں جبکہ جلن جلد پر ہو یا ہڈی پر + علامات مرض ہی بموجب اوس عضو کے کہ جسپر وہ اثر کریں نہایت مختلف ہوتی ہیں + ممکن ہر کہ امراض ایک تمام عضو میں ہوں یا ایک خاص جوہر میں جو ایک خاص عضو میں ہر + پس جبکہ کوئی خاص عضو ماؤف ہو تب بپاعت رئیس ہونے عضو مذکور کے تمام جسم میں اور بسبب اوس فعل کی جو وہ صحت میں کرتا ہر اور بپاعت تمام متعلقات اوس عضو کی علامات میں بڑا اثر پایا جاتا ہر + مثلاً جلن انگلی کی چند ان تکلیف دہ نہیں ہوتی شاید در صورت ہونی کی معدہ میں نہ لگے ہو گو جلن مذکور جبکہ اونگی پر تھی اوس قدر معدہ میں نہوے + ایک چھوٹا قرحہ جو در صورت ہاتھ پر ہونی کی بالکل ہی بی حقیقت ہوتا ہی ممکن ہی کہ جان لیوی اگر معدہ میں پڑ جاوے + ایک آفت دماغ یا دل کی سے بہت مختلف نتائج پیدا ہو سکتی ہیں بلکہ ایک درجہ خطر کا بہت مختلف اوس حالت سے پیدا ہوتا ہے

Serous membrane - Mucous membrane - Organ

سیروس ممبرین

میو کوس ممبرین

اورگن

جبکہ آفت مذکور دکنی اور اعضا میں ہوگا *
 علیٰ ہذا القیاس امراض بموجب شدت یا ضعف فعل کی جواول میں ہو
 بہت مختلف ہوتی ہیں + بعض امراض میں فعل عضو ماؤف کا بہت او
 شدید ہوتا ہے + خلقی حرکات اور سکیڑ ہی ہوئی معلوم ہوتی ہیں +
 جو کچھ صحت میں کیا جاتا ہے اس سے دس گونہ زیادہ مرض میں ہوتا ہے
 اگر بہت تھوڑا ہی تھوڑے وقت تک جب تک کہ طاقت سلب ہو جاتی
 ہے ترقہ رفقہ صحت نصیب ہوتی ہے + بعض امراض میں ابتداء ہی سے
 یا قریب اسی وقت سے ضعف فعل ہوتا ہے + خلقی افعال عضو ماؤف
 کی بہت کم ہو جاتے ہیں پس ایسی مرض کی حالت میں افسردگی ہوتی ہے
 اگر عضو ماؤف ذی حس ہو جیسا کہ چلد جسم کی ہوتی ہے تو ممکن کہ درد
 شدت ہو جاوے + اگر عضو ماؤف اسطرح کا ہو کہ اسکا فعل حرکت
 ہووے تو ممکن ہے کہ درد شدید ہو اور انجام کار مڑوڑ یا ایٹھ ہو جاوے
 + بالعکس اسکی ممکن ہے کہ حس میں کمی آجاوے یعنی بالکل سن کی حالت
 اور بخبری ہو اور طاقت جنبش کے اسقدر سلب ہو جاوے کہ عضو ماؤف
 مریض کے نزدیک بیکار محض ہو + سوای ازمین اگر عضو مذکور سے
 رطوبت نکلتی ہے تو ممکن ہے کہ وہ بافراط ہو اور اگر اخراج پیداوے تو اس
 یعنی جلند رہو جاوے گا + بالعکس اسکی شاید رطوبت بہت کم ہو پس در صورت
 ماؤف ہونی گردہ کی بول نہ بنی گا اور چلد کی ماؤف ہونی کی حالت میں
 چلد بالکل خشک ہوگی *

1
 Dropsy. -

درپئی

* بعضی امراض میں بخلاف اول آزاروں کے جو ترکیب جسمانی پر اثر کرتی ہیں عضو ماؤف اپنی حالت اصلی کی نسبت بہت بڑھ جاتا ہے + بالعکس اسکی بعض امراض میں اعضا ماؤف سکڑ جاتے ہیں اور چھوٹے ہو جاتی ہیں + بعض مریضوں میں اعضا مذکور نہایت سخت بن جاتے ہیں پس باوجود ملائم ہونے کی خلقت میں وہ حالت مرض میں مانند چینی ہڈی کی کرخت ہو جاتی ہیں اور بعض اوقات بالکل استخوان ہی بن جاتی ہیں + برخلاف اسکی بہت سخت اعضا گاہ گاہ نہایت ملائم ہو جادیں گے اور بڑی استقدر نرم ہو جاویں گی جیسا کہ ہٹا ہوتا ہے + تہنہ اپنی آنکھوں جگر کو مانند گودی کی ہیں دن میں ملائم ہو گیا ہوا دیکھا ہے *

اعضای ماؤف بہت متغیر ہو جاتے ہیں یعنی بسبب جمع ہونی مائع کی پہل جاتی ہیں اور اسکی دوصورتیں ہیں ایک جزئی دوسری کلی + اجتماع موائے تو ایک جایی پر ہو گا یا تمام جسم میں + اور صورت ان میں اعضا مائعات سی خالی ہو کر سکڑ جاتی ہیں اور اسکی بھی دو نوع ہیں جو مذکور ہوئیں *

علیٰ ہذا القیاس تغیر جو ہر اور تبدیل اعضاء میں واقع ہوتا ہے + تغیر جو ہر کی صورت میں قطع نظر سختی اور ملائمت اور سوکھا لگنے کی جو ہر اعضا ماؤف کا بالکل مختلف حالت صحت سی ہو جاتا ہے + یہی حال مائع کا ہے و اکثر اپنی صورت اصلی بالکل متغیر ہو جاتی ہیں + بلکہ بعض اوقات حقیقت میں اصل بول نہیں رہتا اور صرف بعض دفعہ اینازرورنگ ہو جاتا ہے کہ شناخت

میں نہیں آتا + یہی حال خون کا ہر وہ بعض اوقات میں صرف پانی باقیلا
سرخ سا ہوتا ہی *

یہ اختلافات امراض کے جو مذکور ہوئے عمدہ قسم کی ہیں + سوای انکی
بہت سی اور انواع بھی ہیں جو کم و بیش اتفاقی تصور کئی جاتی ہیں یعنی وہ
جو مرض کی خاصیت اور طریقہ میں کچھ اثر نہیں کرتیں + مثلاً بعض امراض
موروثی ہوتی ہیں لیکن موروثی ہونے کی جہت سے انکی خاصیت اور
عرصہ قیام میں کچھ تفاوت اصلاً واقع ہوگی لیکن بعضی مرض ایک خاص
شخص میں موروثی ہو سکتی ہیں اور اور امراض موروثی نہیں ہوتے
یعنی بزرگوں سے اولاد تک نہیں پہنچتی مگر باوجود اسکی اس خاص
شخص میں خلقی ہوتی ہیں + ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ امراض اولیٰ شخص
میں وقت خلقت ہی سے ہی ہوتی ہیں اور انکو صرف امراض ذاتی کہتے ہیں +
ممکن ہے کہ مرض ذاتی موروثی ہو لیکن ایسا ہونا ادیسکا ضروری نہیں ہے +
جمع امراض سوای موروثی اور ذاتی کے حصولی کہلاتی ہیں *

اب جانا چاہی کہ انواع امراض کی دو
اور ہیں + بعض اوقات وہ درجہ اول کے ہوتی ہیں اور بعض اوقات
درجہ دوم کی + بعض دفعہ مرض جو عائد ہوتا ہے قسم اول کا ہوتا ہی لیکن
کبھی بعد وقوع ایک مرض کی دوسرا مرض شامل ہو جاتا ہے یعنی اسکی

Connate - Congenital - Acquired -

Primary - Secondary -

بیشدہری بریگری اقلوئزد قنجیش ثنیت

ساتھ ایک اور مرض مل جاتا ہے یا ایسا میلان طبع پیدا کر دیتا ہے کہ دوسرے
 رنگ ظہور میں آتا ہے مگر مرض کی خاصیت میں سبب درجہ اول یا درجہ دوم
 کی ہونی کی کچھ تفاوت نہیں واقع ہوتی ۔

بعض اوقات امراض کی تین قسمیں اوریان کی جاتی ہیں ۔ اگر ایک مرض
 اتفاقاً کسی ایک خاص شخص کو عائد ہو تو وہ مرض مخصوص بالشخص ہے
 ۔ پس جبکہ ایک آدمی بسبب سردی کھانی کی شش یا معا کی جلن میں
 مبتلا ہوتا ہے تو یوں کہتی ہیں کہ وہ مرض مخصوص بالشخص میں گرفتار ہے ۔
 یہ صورت علیحدہ ہی کسی اور کی سات مشترک نہیں اس واسطے کہ سبب اسکا
 کوئی عام اور شایع امر نہیں ہے ۔ لیکن اگر وقوع امراض کا کسی سبب
 عام اور غیر مرض منی ہو اور اکثر خلق کی تین اونسی تکلیف پہنچی تو وہ
 امراض العام کہلاتی ہیں ۔ یہ نفسی ظاہر ہے کہ درمیان امراض مخصوص
 بالشخص اور امراض العام کی ایک نوع کا مقابلہ ہے کیونکہ امراض پہلی قسم کے
 وہ ہیں جو گاہ گاہ اور اتفاقاً کسی خاص سبب سے کسی خاص متنفس کو
 واقع ہوں اور دوسری قسم کی وہ ہیں جو باعث کسی عام و شایع سبب
 اکثر دن کو عائد ہوتی ہیں ۔ تیسری قسم امراض کی مخصوص بالمقام ہی
 یعنی جبکہ وہ ایک خاص وقت میں کسی تاثیر عام سے جو تمام رعایا میں سرایت
 کر پیڈا ہوں بلکہ وقوع اتکا خاص سببوں مقررہ اور ذاتی ایک خاص مقام
 کی سے ہو یعنی خاص مقاموں سے جہاں کہ لوگ بستی ہوں اسباب امراض تکلیف اور جو آدمی وہاں

Shore - Epidemic - Endemic -
 سپورادیق اپڈیمیق اینڈیمیق

جاوین اور پراثر انگاہورین آدھے اور جو وہاں نجاوین تو محفوظ رہیں
 + یہ مابہ الامتیاز در میان امراض مخصوص بالمقام اور امراض العام
 کی پہلی طرح کی امراض فقط کسی خاص مقام کے رہنی والوں سے
 تعلق رکھتی ہیں اور دوسری طرح کے وہ ہیں جو ایک عام سبب سے
 بعض اوقات ظہور میں آتے ہیں اور کسی خاص مقام ہی میں اثر انگاہورین ہوتا بلکہ
 اکثرین کو خلق میں ہی تکلیف پہنچتی ہوگی *

ایک اور صورت فرق امراض کی جس سے بچ خاصیت اور طریقہ اور
 معالجہ امراض کے کچھ خلل نہیں آتا یہ ہے کہ شاید وہ ایک عام سبب سے
 پیدا ہوں یا ایک مرض متعدی سے + بعض امراض متعدی ہیں اور
 بعضی نہیں لیکن خواص علامات کی تغیر نہیں ہوتے پس ہمکو ہمیشہ
 اس بات میں شک رہتا ہے کہ آیا فلان مرض متعدی ہو یا نہیں ہی +
 خود مرض میں کوئی ایسا امر نہیں پایا جاتا کہ جسکی سبب سے دوسکو ہم بالظہور
 متعدی کہہ سکیں پس بڑی بڑی مباحثہ در باب متعدی اور غیر متعدی
 ہونی بعض خاص آزاروں کی جاری رہتی ہیں *

علیٰ ہذا اقیاس امراض از روی اوقات وقوع کی ہی جدا گانہ ہوئے ہیں
 یعنی ربیعہ اور صیفی اور خریفی اور شتوی + اور اتفاقی اختلاف مرض
 باعث اولیٰ مقام وغیرہ کے پیدا ہوتی ہیں یعنی وہ یا باطنی ہوں گے
 یا ظاہری یا مستقل یا مستقر + اگر وہ ایک خاص عضو سے رفع ہو جائے
 اور دوسری میں نمودار ہوں تو انکو امراض متعلقہ کہتی ہیں + اگر مرض منتقلہ

مشتتات - متاستاتیق - متاستاتیق - متاستاتیق - متاستاتیق

دفعۃً ایک عضو میں سے جاتا رہا اور دوسرا عضو ماؤف ہو جایا تو یوں کہتی ہیں کہ نقل مقام ہوا *
 امراض میں یا باعث عرصہ اونکی قیام کے ہی اختلاف واقع ہوتا ہے *
 شاید یہ بات یاد رکھنی کافی ہوگی کہ مرض غیر مزمن سر مراد وہ مرض ہے جو درمیان چودہ دن کے رفع ہو جاوی اور بعض امراض ایسی ہیں کہ بیس روز کی اندر مفارقت کرتی ہیں * اگر نوبت مرض کی بیس روز تک یا بیس دن سے زیادہ پر پونجھی تو اسکو مزمن تصور کر سکتی ہیں * اگر اور کوئی نہیں تصور کر رہی تب بھی ہم خیال کرتے ہیں کہ مریض اسکو مزمن ہی گنی گا *

امراض کی اور تین نوع بھی بیان کی جاتی ہیں مسمم اور غیر مسمم اور ذات الادوار * امراض مسمم اکثر دو طرح پر ہوتے ہیں ایک تو ایسی امراض جو آخر تک ایک ہی طریق پر رہتی ہیں اور دوسرے وہ امراض جو مختلف اوقات میں کم ہوتی جاتے ہیں اور غیر مسمم کہلاتی ہیں *
 تم اکثر اشخاص کو دیکھتی ہو کہ وہ مرض مسمم کو غیر مسمم سے علیحدہ ذکر کرتے ہیں اور یہہ ایسا مشہور ہے کہ یہہ امتیاز کرنا بجا ہے لیکن بعضی آدمی اس سے زیادہ امتیاز دو نوع میں کرتی ہیں اور لفظ مسمم کو واسطی بیان ایسی مرض کی استعمال میں لاتی ہیں جو آخر تک

Acute - Chronic - Continued -

Remittent - Intermittent -

انتہائی تیز - متواتر - قوت مند - خروار - اقیوت

ایک ہی نوع پر رہتا ہے اور غیر مستمر سے وہ مرض مراد رکھتی ہیں جو اگرچہ
 کبھی بالکل تو زائل نہیں ہوتا مگر مختلف اوقات میں کم ہو جاتا ہے۔ لیکن
 بعضی امراض ذات الادوار ہوتے ہیں + وہ درمیان میں بالکل
 زائل ہو جاتی ہیں اور پھر ظہور میں آتی ہیں + اگر امراض ذات الادوار
 اوقات مبینہ میں ظہور کریں اور رفع ہو جاویں تو وہ ذوالنوب کہلاتے
 ہیں + مرض ذوالنوب بالضرورت ذات الادوار ہوتے ہیں لیکن یہ ضرور
 نہیں کہ امراض ذات الادوار نوبتی بھی ہوں + امراض ذات الادوار
 میں صرف وقفہ ہوتا ہی اس سے کچھ مطلب نہیں کہ سوقت اور کس طرح پر
 واقع ہوں لیکن امراض نوبتی میں وقفہ وقت معین کا بھی ذکر ہوتا ہے
 + موجود ہونی مرض ذات الادوار کو باری کہتی ہیں اور اسوقت کو
 جو درمیان میں گذرتا ہے وقت الراحة اور وقفہ کہتے ہیں *

بیان تفصیل معالیٰ

اصطلاحات سے مجھے اندیشہ ہے کہ مطالع کرنے والوں کو تکلیف نہ پہنچی لیکن
 پیش از ذکر کرنی خاص امراض کے خوب طرح سے سمجھ لینا اصطلاحات
 مذکورہ کا نہایت ضروری ہے + اب ہسم شرح بیان اسباب
 مرض کا کریں گے *

اسباب غیر اصل جو پہلی مذکور ہوئے وہ طرح پر ہیں ایک مشہور
 دوسرا محرک *

Periodical - Paroxysm - Intermission -

Paroxysm - Intermission - Exciting -

بروز پڑنے والا ایکسٹنڈ ریوٹ انڈر شش پاروکسیم پیریوڈکل

اسباب متنبو بہت سی صورتوں پر منحصر ہوتے ہیں + مثلاً ہر ایک حامل
زمانہ عمر میں میل طرف خاص مرضوں کے ہوتا ہے + بچہ کا میل یک قسم
کی مرض کی طرف اور جوان کا اور کی طرف اور بالغ کا تیسری کی اور
بوڑھی کا ایک بالکل مختلف نوع کے مرض کی طرف ہوتا ہے + اب وہو
ہی بڑا اختلاف میل مرض میں واقع ہوتا ہے + موسم سال کو بھی علی القیاس
بڑی تاثیر ہوتی ہے + عادت آدمی کی اعتدال خور و نوش اور طریق
زندگی میں خاص اثر پیدا کرتی ہے + یہ تمام صورتیں جو بیان ہوئیں
میلان مختلف امراض کی طرف دیتی ہیں + بعض امراض میں میلان
طبیعت اس قدر درکار نہیں ہوتا جتنا کہ اخذ م میلان کا مثلاً عارضہ
ہیچک اور گرمی دانہ اور ذبہ کا ہر ایک شخص کو ہو سکتا ہے اور ہم
یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان امراض میں میلان طبیعت کا پہلے سی ہوتا ہے
ایسے اشخاص جنکو کہ عوارض مذکور نہیں ہوتے بہت کم ہیں اور
اگر یہ امراض باوجود موجود ہونی و باکے وقوع میں نہ آئیں تو
ہمارا یہ کہنا بجا ہوگا کہ میل طبیعت فلانی شخص کا اونکی طرف نہیں
مگر جو اشخاص کہ اول امراض میں گرفتار ہو جاویں اونکو یوں نہیں
کہہ سکتے کہ وہ پہلی سے میل طبیعت اول مرضوں کی طرف رکھتی ہے
یعنی ازروئی طبیعت کے ہم سب کم و بیش معروض اول عوارض
کی ہیں پس یہ کہنا کہ ہم پہلی سی اونکی طرف مائل باطبع تھی لغو ہوگا +

Small-Pox - Measles - Whoopingcough -

سماں پوکس مینٹس ہونگ کاف

ضروری تو فقط یہ معلوم ہوتا ہے کہ عدم میلان اول عوارض
 کی طرف ہو + اسباب محرک امراض کے تین انواع پر ہیں + ایک تو وہ جو طبیعت کو
 راجحان میں لا دین + دوسرے وہ جو ضعیف ذلتوان کر دیتی ہیں +
 تیسری سبب خارجی منشاء طبیعت کہ ایک خاص تاثیر رکھتا ہے +
 جو باحرارت کا اور کثرت شراب کی موجب اسباب امراض کے ہیں +
 غم و فکر اور بہت سال کر دینا خون کا اسباب متنبہ امراض
 ہیں + لیکن تیسرے اسباب ایسی ہیں جنکو ہم فقط پہنچ نہیں
 کہہ سکتی + اول کا ایک خاص فعل ہوتا ہے جو مشرح بیان نہیں
 ہو سکتا + دیکھہ ایسی شئی ہے جو ہمارے سمجھ میں نہیں آتی +
 مثلاً وہ سبب جس سے تپ لرز پیدا ہوتا ہے ایک اسطر حکا
 موثر ہے کہ جسکو ہم بالکل نہیں جانتی الا وہ جگہ اور مقام معلوم ہو جا
 ہے جہیں کہ وہ پیدا ہوتا ہے + اس بخار سی ایک مجموعہ ایسی علل
 کا ظہور ہیں آتا ہے کہ ہم یوں نہیں کہہ سکتی کہ وہ صرف مشغف یا ہیج
 ہے یعنی اگرچہ پہلی علامتیں تپ لرزہ کی کہ جو اوش سے پیدا ہوتے ہیں
 کمال ضغف کر دیتی ہیں تب بھی گو ہم جسم کو فصد کرنی یا اور ترکیبون
 اوس قدر ضعیف کر دیں وہ سلسلہ علامات کا جی ہم تپ ذاتہ اور
 جانتی ہیں ظہور میں نہیں آتا + پس معلوم ہوا کہ اسباب امراض
 Exciting cause - Stimulate - Depress or Excite -
 ویرنگ فٹ بل پائینسٹن - نتیجتاً ایکٹ ویس - Depressing

کی تین طرح کے ہیں۔ ایک منہج۔ دوسری مضغف۔ اور تیسری سبب خارجی
 کہ ایک خاص تاثر رکھتا ہے۔ ممکن ہے کہ ایک سبب محرک متہیو ہو جاوے
 اور سبب متہیو محرک۔ مثلاً عفونت سی تپ رزہ ظہور میں آتا ہے لیکن
 ممکن ہے کہ اس شخص کو جو حالت عفونت میں تھا تپ رزہ نہ آوے
 جب تک کہ وہ اتفاقاً سر سے پائاب ہیگ نہ جاوے اور اس سے مرض پیدا
 ہو جاوے گا جبکہ اسی عفونت نہ کورنی اوسکو پیشتر سے صرف مائل کر رکھتا تھا۔
 اگر یہ میلان ٹہرتا جاوے تو بغیر ہونی کسی سبب محرک کی مرض پیدا
 ہو جاوے گا۔ سر میں خون زیادہ ہو سکتا ہے جب تک کہ نوبت سکتے
 کی پونجی باوجودیکہ کمر کا خمیدہ ہونا اور استلائی کثیر کہ یہ ہی سبب
 سکتے کے ہیں یا کوئی اور سبب محرک موجود نہ ہو۔

تخالف سستہ ضروریہ کا سبب اکثری مرض میں سے ہے۔ ہوا جلی سبب
 ہم دم لیتی ہیں۔ کہانا اور مینا اور احتباس اور استفراغ اور حرکت
 اور سکون بدنی اور سونا۔ جاگنا اور حرکت اور سکون نفسانی قدامت
 کا نزدیک سستہ ضروری ہیں۔ بڑا منشا مرض کا تخالف ہونا یا
 کسی ایک کے ان تمام امور میں ہے کہ جو متحدہ رستی کے ہیں
 مثلاً ہوا کو لو اور دیکھو کہ خراب ہونا اوسکا طرح طرح کے امراض

Apoplexy. —
or Non Natural. —

Six necessities

اپوپلیکسی۔ شش نفسا ریس یا نون ناجیورٹین

پیدا کرتا ہے، جیسی کہ تپ وغیرہ۔ ہلکواس بیان کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔
 کہ ہماری تندرستی ایک مقدار میں و موافق کہانے یعنی پر منحصر ہے*
 جسم کی کوشش کیا بھی ایک حد ہے جس سے زیادہ وہ سہی
 نہیں کر سکتا * بہت سے امراض کثرت حرکت سے پیدا ہو
 ہیں، اور بالکس کے آرام لینے اور کابلی سے +
 رطوبات مختلفہ اجرائی بدن میں جمع ہو جاتے ہیں، یعنی سہ
 پڑ جانا، اور افراط خون، اور ہلک استقامت اور طرح طرح
 امراض عضوی ظہور میں آتے ہیں * علیٰ هذا القیاس خواب +
 ویداری کا آنا نوبت بنوبت نہایت ضروری ہے * ہم ہر روز
 دیکھتے ہیں کہ اشخاص کو سبب جاننے کی تپ چڑھ آتی ہے اور رفتہ
 رفتہ نہایت ہلک امراض اور نکول لاحق ہوتے ہیں * یہی حال حرکت اور
 سکون نفسانیہ کا ہے * سوائے امراض متعدی کے شاید کوئی اور
 ایسا مرض نہیں ہے جو حرکت اور سکون نفسانی کے سبب سے
 ظہور میں نہیں آتا اور نہ کوئی ایسا جبر و بدن کا حقیقت میں اول مرض
 سی بچا ہے کہ جو حرکت اور سکون نفسانی سے پیدا ہوتا ہے *
 کسی کے تصور میں یہ بات نہیں آ سکتی کہ کیسی کیسی بڑی امراض
 افعالی یعنی سور مزاج، اور ترکیبی یعنی عضوی صرف باعث غم
 اور رنج دلی اور سخت غصہ اور تاسف اور کینہ اور تمام اول
 بڑی خواہشوں کی کہ جو دل سے تعلق رکھتی ہیں، پیدا ہوتی ہیں *
 Stagnation. - سٹینیشن

بالعکس اسکے یہہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اون امور نفسانی سے بھی جو اچھی
قسم کے ہیں * مثلاً اکثر خوشی سے اسی طرح کی تکلیف پہنچ
سکتی ہے جیسے کہ غم، وکینہ، دغصہ وغیرہ سے جو اور بیان ہوتے
ہستہ ضروریہ میں سی اول ہوا ہے
یہہ باعث اپنی وزن، یا سبکی، اور مختلف اوصاف الکثر سے
یعنی رعشہ می جو اوس میں ہوں، اور سبب اپنی حرارت، وبردوت
اور خشکی، اور نمناکی کے بدن کو تکلیف دی سکتی ہے * مختلف قسم کی
ہوا میں مختلف تاثیریں عجیب طرح کی بہوجب اول ملکوں اور ضلع
اور اطراف کے، کہ جن میں سے وہ گزرتے ہیں، انسان کی جسم پر
پیدا کرتی ہیں * حرارت، اور بردوت فقط باعث شدت، اور قلت
جسم کو آزار نہیں پہنچاتے ہیں، بلکہ سبب بے تغییرات کی ہیں، اور ایسی ہی
باعث پہنچنے حرارت، وبردوت کے تمام جسم، یا بعض اعضا کو *
حرارت، یا بردوت، در صورتیکہ یکساں رہے، کسی طرح کی قباحہ نہیں
پہنچاتے، بلکہ سبب ناگہان بدل جانی کی، بڑی خرابی ظہور میں لائی
یعنی اگر حرارت بعد بردوت کے، یا بردوت بعد حرارت کے، دفعہ
آجاوے، تو قباحہ عظیم پیدا ہو * علیٰ هذا القیاس حرارت، یا بردوت
جبکہ تمام جسم کو لگی گی، کچھ بڑائی نہ پیدا کرے گی، اور بڑی تکلیف وقوع
میں لائی گی، اگر فقط بعض اجزائے جسمانی کو لگی، ہر ایک شخص یہ بات
جانتا ہے کہ اگر جسم بہت گرم ہو، اور دفعہ سرد کیا جاوے، اور ایک
Electrical -

جس کا ہوا کا اوس کے بعض اجزاء کو لگی، تو اس سے بڑی خرابی پیدا ہوتی ہے
 ہوا کے ذکر میں شاید یہ بھی بیان کیا جاسکتا ہے، کہ بخارات متعفنہ، اور بڑے
 جو ہوا کے ذریعہ سے پہنتی ہیں، باعث امراض ہیں *

کہانے اور پینے کے باب میں جو ایک
 اور صورت پیدا ہونی مرض کی ہے، کچھ طویل کلام کے حاجت نہیں،
 وہ باعث اپنی مقدار، یا خاصیت کے مضر ہو سکتے ہیں *

اب ہم ذکر استفرغ، اور احتیاج

کا کریں گے، پہلے بیان احتیاج کا کرتے ہیں، قتلہ اس
 باب میں بڑی شے خون کو بیان کیا ہے، زمان سابق میں ایسا تصور
 کیا جاتا تھا، کہ باعث کثرت خون کے جسم کو بہت تکلیف پہنچ سکتے
 ہیں، خواہ کثرت اوسکی مطلق ہو، خواہ اضافے، پس افراط
 خون اسباب مرض ہیں سے ایک سبب عمدہ گنا جاتا تھا،
 متقدمین نے عجیب امتیاز میں افراط خون کی باب میں کی ہیں،
 جس صورت میں کہ درحقیقت خون بکثرت ہوتا تھا، تو اوسکو افراط
 مطلق کہتے تھے، اور جبکہ خون مقدار اصلی پر رہتا تھا، مگر پیلا
 ہوا ہوتا تھا، تو اسے افراط اعتباری خون کا نام رکھتے تھے،
 انہیں یہ خیال تھا، کہ باعث حرارت کے خون پہل سکتا ہے،

Draught. -

Alas late. -

Apparent. -

اپنی نیت

ابنویوت

دراٹ

اور اسطور پر افراط او سکی + تھوڑی عرصہ کے لئے ممکن ہے *
 افراط خون کی ایک اور طرح یہی ہے کہ جسکو افراط اضافی کہتے ہیں *
 کہ کثرت خون کی حقیقت میں نہ ہوتی * اور جبکہ خون حرارت کے
 مسئلہ سے یہ پہلایا جاتا ہے مگر محل گردش خون کا نسبت مقدار خون بہت چھوٹا ہوتا
 تو او سکو افراط اضافی کہتے ہیں * اس صورت میں یہ تصور
 کیا جاتا تھا کہ رگیں سکڑ گئی ہیں * اور خون صرف بہت
 اوس تنگ مقام کی زیادہ ہو گیا ہے * لیکن افراط خون حقیقت میں
 دو طرح پر ہے * جزائی + اور کلی * افراط جزائی + وہ ہے جو عضو
 خاص میں ہو + کہ جسے زمان حال میں جلن + یا اجتماع خون حسب
 موقع کہتے ہیں * جبکہ خون حقیقت میں بافراط ہو + تو ہیکو
 یقین ہے کہ وہ اکثر گاڑہ ہوتا ہے * اعنی اوس میں رطوبت کم + اور سر
 اور غلیظیت زیادہ ہے * اس بات کی بیان کرنی کی کچھ ضرورت
 نہیں کہ خلا بمقابل افراط کے ہے * حالت خلا کی سبب کثرت اخراج
 یا نسیب آنے غذا کی ظہور میں آتی ہے * یعنی خون + جو جسم میں تھا
 نکال لایا + یا وہ خون جو کئی طرح پر جسم سے نکلیا تھا * پھر جمع نہ ہوا *
 خون کا رقیق ہونا ایک حال سے مزاج کی پیدا ہوتا ہے * جو کم
 سمجھ میں آتا ہے * اس قسم کی صورتیں بہت دیکھنی میں آتے
 ہیں * اور احتباس طمث اسی وضع کا ہے * لیکن بعض اوقات
 Relative - Transition - Anaemia -
 خلورسکس اینیمیا - انیشن زلیو - Chlorosis -

خون کے اجزاء میں بلا شک کچھ فساد ہوتا ہے۔ یعنی صرف یہی بات
 نہیں ہوئی کہ خون غلیظ ہے یا رقیق + بلکہ باعث نسبت مقدار
 اجزاء خون کے یہ فساد ہوتا ہے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ امراض
 عضوی بھی بعض اوقات یہی فساد خون میں پیدا کرتے ہیں۔ پس
 اس صورت میں خون اب باعث اس مرض کا ہوگا * ممکن ہے کہ
 کہ وہ ذریعہ اور مرض کا ہو * ہر چند کہ مرض جسمانی نہ فساد
 خون پیدا کیا ہو۔
 اب ہم بیان سوا دست فرغہ کا کرتے ہیں * تم باسانی دیکھ سکتے ہو
 کہ کثرت استفراغ کی کس کس طرح کے امراض پیدا کرتا ہے * یہ ہوا
 مستفرغہ یا خون + یا صفر ہوگا * یا براز + اور بول + یا عرق
 اور رطوبت لزجہ + یا اخراج منی کا ہوگا * یہ اخلاط
 اکثر بدن سے اخراج پاتے ہیں * اور اس سے ضرر نہیں کیا
 لیکن اخراج منی کا بافراط نہایت مضر ہے * مگر یہ بات متحقق
 ہو + کہ یہی سب کل بڑا اثر جسم کے حق میں کرتا ہے *
 حرکت اور سکون کے باب میں کچھ احتیاج
 نہیں + کہ بتا دیں سو اب اثر و ن کاہلی کے ایک صورت میں + اور
 کسل دوسری میں + اور علی ہذا القیاس + خواب و بیداری کی لئی
 بھی کچھ بیان کی ضرورت نہیں + اس لئے کہ یہ دونو حرکت و سکون
 میں داخل ہیں * خواب و بیداری دماغ کی واسطے ایسی ہیں جیسے
 سکون و حرکت جسم کی لئے *

عوارض نفسانی کے باب میں ہم اوپر کہہ چکے ہیں کہ وہ بڑی بنیاد
امراض کے ہیں + زیادہ اوستندہ سے جتنا کہ اکثر تصور کیا جاتا ہے
ہم کو یقین ہے کہ عوارض نفسانی + مثل غم + اور غصہ وغیرہ سی +
بہت سی امراض قلب + اور امراض معدے + اور امراض ریه
سب اہوتے ہیں * مگر یہ بجاننا چاہئے کہ فقط اسی قسم کے عوارض
نفسانی + بڑی تاثیر جسم کی اندر پیدا کرتے ہیں + بلکہ کثرت اچھی
قسم کی عوارض نفسانی کی بھی + مثلاً کثرت خوشی کی سے + بعض
اوقات ایسی ہی تاثیر واقع ہوتی ہے *

علاوہ اذن صورتوں کے جو ہم نے اوپر بیان کیں + اور پیچیدہ ہیں +
جن سے جسم کو تکلیف پہونچ سکتی ہے * ایک ان دو میں سے
زہر مختلف اقسام کا ہے * زہر کا پہونچنا بدن میں جلد کی راہ سے
یا سانس کے ساتھ + وسیلہ ریه کے + یا کھالیتی سے ممکن ہے *
اور یہ ایک امر عجیب ہے کہ بہت سی زہر جو ایک طور سے جسم کی بے
مضر ہوتے ہیں + دوسرے طریق سے جسم کے اندر پہونچے اثر نہیں
پیدا کرتے ہیں * بعض حکماء خیال کرتے ہیں کہ زہر باولی کتنی
یا ایک سانپ کا + اگر کھایا جاوے + تو کچھ بڑی تاثیر
نہیں پیدا کر سکے گا *

علاوہ زہر کے + آفات خارجیہ سی ہی بدن کو ضرر عائد ہو سکتا ہے
آفت خارجیہ البتہ ایسا سبب ہے کہ کسی جز بدن پر تاثیر
پیدا کر سکیگا *

اسباب مرض میں سے کہ جو بیشتر سے آمادہ کر رہتی ہیں + ایک
 عمر بھی ہر چیز پر ایک زمانہ عمر میں مخصوص امراض ہو سکتے ہیں *
 مثلاً + نقرس کی بیماری بچوں میں بہت کم دیکھی جاتی ہے + اور
 یہ بوڑھوں میں علامات اجتماع پانی کے سر میں + اکثر دیکھی ہیں
 آئی ہیں * الغرض ہر ایک زمانہ عمر کے لئے خاص امراض معلوم
 ہوتے ہیں + جو اگر مہلک نہ ہوں + تب بھی بہت نقصان پہنچاتی
 ہیں * یہی حال بلحاظ مرد اور عورت ہونی کے بھی ہے * ہر ایک
 فرس کے لئے ان دونوں میں سے + جدا جدا آزار ہیں * ہمیشہ
 کہ ایک مرض ہے + جو گاہ گاہ مرد و ن کو عارض ہوتا ہے + عورتوں کو
 اکثر اوقات لاحق ہوتا ہے + بلکہ اس صورت میں + کہ جس میں مطلق
 وجہ ماؤف ہونے پر رحم کی باعث بیشتر کا نہیں ہے + بعض امراض البتہ
 ایسے ہیں + کہ فقط ایک ہی فرقہ کو دو فرقہ مذکور میں سے +
 عائد ہوتے ہیں *

مرض کا ہونا طبیعت پر بھی بیشتر موقوف ہوتا ہے * ہر فرد انسان
 ایک طبیعت ہے + یا امتزاج حیث طبائع کا + لیکن زیادتی کسی
 اس مرض کو + بعض حکماء ہند احتیاق الرحم بھی کہتی ہیں + لیکن یہ کہنا غلط ہے +
 اس واسطے کہ بعض اوقات مرد و ن کو یہی یہ مرض ہوتا ہے *

Gout = Hydrocephalus - Hysteria -
 گوتہ ہیڈروفلس ہسٹیریا

کسی ایک کے انہیں ہی معرض مرض میں ڈالتی ہے * تم جانتی ہو
 کہ معمولی اقسام طبائع کی چارہیں * دسویں * اور سوداوی * اور بلغمی
 اور صفراوی * شناخت طبیعت دسویں کی پہلے ہے کہ اوس میں
 جلد صاف اور بال ملائم اور نبض سریع اور بدن گرم اور عیجان
 تمام جسم میں * اور اکثر پوست براق اور پینگے اور چہرہ سرخ
 ہوتا ہے * سوداوی ہونیکے صورت میں نبض بطی التحرکت * اور
 سانولارنگ * اور سیاہ و سخت بال * اور کم ہونا فرحت اور خوشی
 ظہور میں آتا ہے * اور جو کچھ خیال ہوگا * تو وہ مدت تک جاری رہتا ہے
 علامت بلغمی مزاج کی شستی اعضا اور کاہلی * اور سفیدی پوست
 اور تھل جسم کا ہے * صفراوی مزاج کا رنگ مائل برنگ
 اشقر ہوتا ہے * اور حلق رہتی ہے * ان چاروں قسموں کی طرف جو
 متقدمین نے مقبرہ کی ہیں * اب کم توجہ کی جاتی ہے * ہم شیشک
 ان اقسام کو بخوبی دیکھتی ہیں مگر وہ سب بہت مخلوط ہوتی ہیں *
 نسبت کرنا اختلاف طبائع کا کمی اور کثرت
 کی ساتھ سبب بعض ترتیبوں جسم کی بہ نسبت استزاج اخلاط
 ہماری نزدیک زیادہ ہے * چنانچہ بعض اشخاص قوی الدماغ اور
 قوی العقل ہوتے ہیں * یعنی قوت فکر کی انہیں خلقی ہوتی ہے *
 اور تربیت اور مشق سے اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے * دماغ اذکا
 جیسا کہ بعض آدمی کہا کرتے ہیں بڑا ہوتا ہے * شاید اس طرح کی
 طبیعت کو مزاج دماغی کہیں * بعض اشخاص بڑی اور چور

جہاتی اور بڑی ہاڑ رکھتی ہیں * اسکو طبیعت صدمہ اور شجاعت
 رکھتی ہیں * بعضی آدمی کا ہلکے لیکن بڑے کہانی اور مہنی دہلے
 عظیم البطن ہوتے ہیں * اس قوت کو قوت معدی کہتے ہیں *
 امراض مختلفہ اشخاص کو بموجب اختلاف اونکی طبائع کی عارض
 ہونے میں + یعنی دھوی + اور بلغمی + اور صفراوی + یا سوداوی *
 اگر خلل دماغی بالطبع ہو تو امراض دماغی بالتحصیل پیدا ہونگی *
 اگر جہاتی بڑی اور آگے کو نکلی ہوئی ہو تو وہ قابل امراض حادثہ
 کی ہوگی + اور وہ امراض قسم سل میں سے نہو دیں گی * اگر لٹن برا ہو
 تو امراض کبدی اور معدی البتہ عارض ہونگی * ان اقسام طبائع کی طرف
 توجہ رکھنی ضرور ہے *

علاوہ طبیعت اصلی کے ایک مقام خاص میں مدت تک مٹے نہی
 ہی مزاج غریب پیدا ہوتا ہے * باعث قیام کرتی کی ایک مقام
 خاص میں طبیعت کو میلان بعضے عوارض کا پیدا ہو جاتا ہے
 اور طبیعت ثانیہ ظہور میں آتی ہے * اور کسب اور حرفہ بھی بدن میں
 موثر ہوتے ہیں * مختلف پیشوں سے استعداد مختلف امراض
 کی بھی ہوتی ہے * دستور اور عادت اور عیشہ اور مقام یا کوئی
 کام تاثیر عظیم پیدا کرنے امراض موثر نہوتی علاج میں رکھتی ہیں *
 مثلاً اگر ایک شخص کو عادت ایک پیالہ شراب کی پینے کی ہو اور
 اسکی کہیں قرح بڑ جاوے تو باوجود تمام کوشش معالج کی زخم
 اسکا ہرگز اچھا نہو گا جب تک کہ پیالہ شراب کا کہ جو وہ ہمیشہ

پاکر تاتھا اور سکو نہ ملی * ایسا دریافت ہوا ہے کہ ایک عمل جراحی کے
 ہونے کے بعد ایک شخص کی جان جاتی رہی، صرف اس باعث سے
 کہ جراح کو حال اس شخص کی ایک عادت بد کا جو اسی ہو گئی تھا
 معلوم نہ تھا * سبب غلطی ایک معمولی مقدار شراب کے دان بہر
 ایک آدمی بعد کئی جانی عمل جراحی کی جان سی گیا * پس اگر شراب
 اور سکو ملتی تو احتمال تھا کہ شاید وہ اچھا ہو جاتا * یہہ امر اور آدمی
 حال سی بخوبی واضح ہو گیا ہے * اس واسطی کہ سبب دریافت ہونے
 ان کی عادت شراب کی وہ انہیں دی گئی اور وہ تندرست ہوئی
 اگرچہ ابتدائیں ضعف اور حالت غشی معلوم ہوتی تھی * پس ظاہر ہے
 کہ بعض اوقات میں بد عادات کی بھی رعایت کرنی پڑیگی * اگرچہ ہمیں
 کچھ شک نہیں کہ اس طرح کی عادتیں کہیں نہ ڈالنی چاہئیں *
 واضح ہو کہ قطع نظر طبیعت سے ایک آدمی کو
 یہہ ہو سکتا ہے کہ ایک خاص طرح کا میل غیر عارضی یعنی خلقی
 اور موروثی ہو * کوئی امر خاص بعض اوقات میں ایسا عجیب
 اور بالکل جدا اس خصوصیت سے ہوتا ہے کہ جو ہم اسی اور اشخاص
 میں دیکھیں تو اسکو مقتضای طبع اور خصوصیت ذاتیہ کہتی ہیں *
 وہ سوای ایک خصوصیت کی خواہ اصلی ہو خواہ حصولی اور کچھ
 نہیں ہے * بعض اوقات وہ خلقی ہوتی ہے * اور بعض دفعہ موروثی
 مثال اسکی یہہ ہے کہ تم کہی ایک آدمی کو دیکھتے ہو کہ وہ بعضی کہا
 ایدیوسینقرائیس
 Idiosyncrasis.

میں سے کچھ نہیں کہا سکتا * ہمیں ایک جوان عورت کو دیکھا ہے کہ وہ سخت ٹکڑا ٹھنک دار گوشت کا کھا کر اسکو ہضم کر لیتی + لیکن اگر وہ خشک انگور یا کوئی اور میوہ کھاتی تو فوراً اسکی معدہ میں ایسی بخش ہو جاتی کہ اگر کوئی اور شخص اسکو دیکھتا تو یہہہ جانتا کہ اسکی جان معرض خطر میں ہے * بعض آدمی شہد نہیں کھا سکتے اس طرح کی امور کو خصوصیات طبیعیہ کہتی ہیں + اور انکی معلوم کرنی سے بہت کام نکلتا ہے + اسلئے کہ بعض آدمیوں پر اثر بعض علاجوں کا بالخصوص ہوتا ہے + اور وہ علاج جو واسطی مرض کی مناسب ہے شاید کسی خاص مریض کے حق میں نامناسب ہو *

یہاں تک جو ہمیں بیان کیا وہ اسباب امراض میں تھا + اب ہم ذکر تیسری قسم امراض کا کریں گے یعنی علامات امراض کا *

علم علامات الامراض

ہم اوپر بیان کر چکی ہیں کہ اول امور کو جو حالت صحت میں نہیں معلوم ہوتے ہیں اور حالت بیماری میں نظر آتی ہیں + انکو علامات امراض کہتی ہیں * ظہور علامات کا اور ہم ہمیشہ رہنا انکا مرض کہلاتا ہے * تم کو یاد ہو گا کہ مرض سبب علامات کا نہیں ہے + بلکہ مرض اجتماع

Diagnosis or Symptomatology.

سینٹو متو توجھا یا سینٹو توجھا

اجتماع علامتوں کو کہتی ہیں * یہ ہر بات ہم تو ضیح بطور مثال یرقان اور
صرع کے ذکر کر چکی ہیں * اونہیں علامات ظاہری زردی اور تشنج
ہیں + اور حالت باطنی سبب و اصل مرض کا ہے * یہ علامات تین
قسم کی ہوتی ہیں + ایک ضروری + دوسری مختصہ + اور تیسری
اتفاقی + ضروری علامات مرض کی وہ ہیں کہ جبکا ہونا واسطے ظہور میں
آنی مرض کی ضروری ہے + اور جن سے یہ خیال کیا جاو کہ میرض واقع میں ہے
مثلاً تم ایک مرض کو یہ خیال نہیں کر سکتی کہ اسی ذات الجنب ہے کہ جب
پسلی میں سانس کے ساتھ درد ہو + اور تب ہی کھانسی کے ساتھ ہو *
یہ علامتیں اس مرض کی علامات ضروری کہلاتی ہیں + باوجود اسکی
باعث کسی ایک کے اول میں سی یہ مرض پیدا نہیں ہوتا * ممکن ہے
کہ ایک شخص کو تب ہو اور ذات الجنب ہو وے یا سخت درد ہلو کا
بغیر اسکے ہو + اسلی کہ شاید وہ درد عضلات کا ہو یا درد اعصاب
کا + یا کھانسی ہو + اور ذات الجنب ہو وی + پس ظاہر ہے کہ یہ علامتیں
اس مرض کے لئی ضروری ہیں + لیکن کوئی ایک اونہیں ہی خود مرض
نہیں ہیں * اگر ہونا ایک علامت کا مرض کی لئی ایسا اہم ہو کہ مرض
مذکورہ دونوں اسکے موجود نہ ہو سکی تو وہ علامت محتصر ہے + یہ ایسے

Essential. - Pathognomonic - Accidental -

Plurisy - Cough - Neuralgic. -

Pathognomonic -

اسنسٹیل پاٹوگنومونک اقصیٰ ثقل پلوریس قاف
نور بحیث پاٹوگنومونک

علامت ہوتی ہے کہ بغیر اسکی وجود مرض کا متحقق نہیں ہوتا لیکن
اس طرح کی علامتیں بہت ہی کم ہیں * یرقان میں زردی جلد اور
زردی چشم + اور زردے ناخنوں کی علامت مختصہ ہے
ان علامتوں کو دیکھ کر بغیر اور تحقیقات کرنے کی تم نہیں کر سکتی ہو کہ مرض
یرقان ہے لیکن اکثر مجموعہ علامات ضرور کے اور غور کرنی ہر ایک
صورت حال مریض سے ہم مرض کو معلوم کر لیتی ہیں * علاوہ ان
علامتوں کی جو مذکور ہوئیں + اور علامتیں اتفاقی کہلاتی ہیں * بہتر یا
صورتوں میں علامات محض اتفاقی ہوتی ہیں + اور ہونا اور ناکا وجود
مرض کی لہی ضرور نہیں ہوتا بدون اسکی بھی مرض اکثر دیکھنی میں

آیا ہے * واضح ہو کہ باعث بنایا جانے بعضی امور اور بعضی علامات کی خاصیت
مرض کی اکثر دریافت ہو جاتی ہے * اگر دو مرض اس طرح کی ہوں
کہ ان میں بعضی علامات مشترک ہوں - مگر ایک مرض کی ایک ایسی
علامت مخصوص ہو کہ دوسری میں بھی نیائی جاتی ہو + تو در صورت
نہ موجود ہونی اس علامت خاص کے اصل حال مرض کا معلوم
ہو سکی گا * یہاں سے واضح ہوا کہ خیال رکھنا موجود ہونی خاص
علامات کا اوسیقہ ضروری ہے جس قدر کہ لحاظ موجود ہونے
اور علامتوں کا ضرور ہے *

Jaundice -
اقصہ تفل

Accidental -
جائز من

حال مرض کا اگرچہ تمام و کمال باعث موجود ہوئے علامتوں کے تحقق نہیں ہوتا۔ مگر بہتر ہی اکثر معلوم ہو جاتا ہے۔ * قرار دینی مرض اور اس کے نام و خاصیت کو تشخیص مرض کہتے ہیں۔ مثلاً رقان کی صورت میں باعث زردی جلد اور سفیدی براز۔ اور مکدر ہونی رنگ بول کی تم تشخیص مرض کر کے کہہ سکتی ہو کہ یہ رقان ہے۔ اگرچہ صرف سبب دیکھنی زردی جلد اور طبقہ صلیبہ کے ہی ہم کہنا البتہ ممکن ہے۔ لیکن نکلوا اکثر دریا ہو جاوے گا کہ تشخیص مرض فقط علامات کی وسیلہ سی باسانی نہیں ہو سکتی۔ تمہیں مرض کے اسباب مجرب اور واصل کو بھی دیکھنا پڑے گا۔ اور یہ تحقیق کرنا ہو گا کہ کس طرح کا میلان غالباً مرض رہے۔ سکتا ہے۔ اور کون سا سبب مجرب اس سے لاحق ہوا تھا۔ اور کونسی بات کے وقوع میں آئی کا گمان ہو سکتا ہے۔ اور باعث ملاحظہ کر لی اون امور کی جو ظہور میں آچکی ہیں۔ اپنی دانستگی موافق تم کو حال مرض کا بہ نسبت سابق کی زیادہ بہتر واضح ہو جاوے گا۔ تمہاری تشخیص مرض کی بھی سبب دریافت کرنے حال مرض کے ہو وکی۔ اسکی لئے فقط ملاحظہ کرنا علامات کا جو نظر آتی ہیں کفایت نہ کرے گا بلکہ تم کو مرض سے تمام سرگزشت اسکی بخوبی ابتدا سے پوچھنی پڑے گی۔ اس تمہیں تحقیق ہو جاوے گا کہ آیا وہ حقیقت میں جو مرض نے بیان کیا ہے۔ تمہیں اس حال مرض کی ہر جو نمئی اپنی نزدیک تصور کیا تھا یا نہیں۔ *

Diagnosis - Scientifica -

تقلید و تفتا

دیالگوٹیس

وقت دریافت کرنے حال مرض کی معلوم کرنا اس معالجہ کا جو بشر
عمل میں آیا اہم ہے اگر تم کو یہ واضح ہو جاوے کہ باوجود معالجہ کا مغبغی کی
مرض کو کچھ فائدہ نہوا تو تم کو مرض کی تشخیص میں جو کمی تھی شک و اطمینان
ہو گا پس تشخیص مرض میں تمام ان مراتب کا کہ جو پہلے مذکور ہوئی دراز

خیال رکھنا لازم ہے *
نام آوری معالج کی اکثر صحیح اور خوب تشخیص کرنی سے ہوتی ہے جبکہ تابت
ایک مرض کی ایک بار تحقیق ہو جاتی ہے تو پھر علاج کرنی میں کچھ وقت نہیں
پڑتی + اس وقت اور اوصاف کا ہونا معالج میں درکار ہوتا ہے +
اکثر تو صرف جرات یا استقلال اور کا ضروری ہوتا ہے + مگر تشخیص
اور تحقیقات نوع مرض کا ایسا کام ہے کہ ذی علم مشاق طبیب کم استعداد
کی اور اس میں بڑا فوق لیجا تا ہے * لیکن انوس ہے کہ اس بات کی طرف
جیسی کہ توجہ چاہنی ویسی نہیں کی جاتی * بہتر سے آدمی اپنی مشاققت
ہونی پر نازان ہوتی ہیں + اس واسطی کہ بغیر دریافت ہونی حقیقت حال
وہ یہ کہہ دیتی ہیں کہ فلا نے علاج سے فائدہ ہو گا * یہ طریق عمل کا
خلاف قواعد علمیہ کے ہے اور اگرچہ کسی مقام پر واسطے معقول تشخیص
کرنی کے نسبت مریض کے کچھ فائدہ مرتب ہوتا ہے ہی ہم بنظر
عمل میں لانی ایک اچھی عام قاعدہ کی + اور باعث علاج مریض کی اچھی
طوری کر نیکی نسبت عمل میں نہ لانی قاعدہ مذکورہ کی تا بمقدور خیال
تشخیص کار کہیں گی گو ہکو گمان غیر واقعی اپنی طرف ہو اور یہ خیال اہل
اس بہت سی رہے گا کہ اگر کوئی ناگہانی ضرورت درپیش آوی تو ہم وقت

۲۹
 اوسوقت عاری نہیں + ایک معالج جو تکلیف تشخیص مرض کی گوارا کرے
 تو بعینہ وہ مانند اوس جراح کی ہے کہ جس نے محنت شلا سیکھنے تشریح
 فنی کی نہ اڑھائی بلکہ یہ کہی کہ اگر میں فلانی فلانی طور سے کاٹوں گا
 تو انجی ہوئے اجر کو ایک دوسری سری علیہ کر کے عمل جراحی بخوبی پورا
 کر دوں گا * ہمیں چشم خود بہ حال دیکھا ہے لیکن جبکہ کوئی وقت پیش
 آتی ہے تب ایسے آدمی کیا کر سکتے ہیں یعنی وہ بیمار محض ہوتے ہیں
 اور حیرت میں رہ جاتے ہیں + اور جو افسی بہتر جانتے ہیں + اوسے
 رجوع لاتے ہیں * تشخیص مرض میں جتنی کوشش تم سے ہو سکے
 اوس قدر بہتر ہے *

تشخیص کرنا مرض کا لوجہ عام کفایت نہیں کرتا بلکہ یہ بھی دریافت
 کرنا پڑتا ہے کہ وہ مرض کس نوع کا ہے * آیا شدید ہے یا ضعیف *
 سوائے ایزین ذرا ذرا سی باتیں کہ جو اوس سے متعلق ہوں خیال کرنی
 پڑتی ہیں * یہ کام شاید صبر و تحمل کا ہے بلکہ کمال خوشی کا خصوصاً
 حصول خوشی کا اوسوقت ہوتا ہے جبکہ یہ معلوم ہو جاوے
 کہ تشخیص صحیح ہے *

وہ تجویز کہ جو تم اپنی نزدیک کر لیتی ہو کہ فلانی صورت میں انجام مرض کا
 یہ ہوگا اوس کو قیاس کہتی ہیں * واسطے صحت اس قیاس کی تشخیص
 کرنا مرض کا قرار واقعی درکار ہے اسلئے کہ اگر تمکو مرض نہ دریافت ہو

Diagnosis - Prognosis -
 دیاگنوسٹیس پرنوگنوسٹیس

تو اکثر تم یہ نہ کہہ سکو گے کہ انجام اوسکا کیا ہوگا۔ قیاس کرنے کے لئے
 ملاحظہ کرنا تمام علامات کا۔ اور دریافت کرنا تمام حال مرض کا بعینہ
 ویسا ہی درکار ہوگا۔ جیسا کہ تشخیص مرض میں درکار ہوتا ہے۔ بلکہ اس
 زیادہ * تمکو یہ دریافت کرنا پڑے گا کہ میل مرض کا صراحتہ کس طرف ہے
 اور ہمیشہ سے اس مرض کا طریقہ کیا ہے۔ اور اس خاص مریض کی
 عمر کیا ہے۔ اور مردہ یا عورت۔ اور عادات سابقہ ہی کہ جنکو ہم بنام
 خصوصیات کے پہلی سیال کر چکی ہیں دریافت کرنا چاہئیں۔ اور پہنچے ہی
 معلوم کرنا چاہئیں کہ بموجب اول تدبیروں معالجہ کے جو تم عمل میں
 لاسکتے ہو غالباً کیا واقع ہوگا۔ * مرض کی بعضی صورتیں ایسی ہیں۔
 کہ اگر انہیں ہم معالجہ بے مداخلت اور سہراحت اور کسی کے
 کریں۔ تو ہم شفا کی حاصل ہونے کا خیال کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر
 باعث مداخلت اور ون کے کہ جو ہمارے اور چالاک ہوں ہمارے
 ہاتھ بندہ جاویں۔ تو ہم قیاس شفا پانے مریض کا ہرگز نہیں
 کر سکتے۔ بیمار کو البتہ جان سی بات دہونا پڑے گا۔ * تشخیص مرض
 میں اس خیال سے کہ انجام مرض کا کیا ہوگا اکثر زیادہ عقل درکار
 ہوتی ہے۔ اس واسطے کہ بعضی آدمی بی دریافت کرنی کما بعینہ حال مرض
 کی یہ بات جانتی ہیں کہ آیا فلانا مریض بھی گایا نہیں۔ * بہت سے شخص
 جو علم طب سے واقف نہیں ہیں۔ یا کچھ جانتے ہیں۔ اس طرحی قوت مدد
 رکھتی ہیں کہ مریض کی صورت دیکھنی اور اپنے عام تجربات سے وہ قیاس
 صحیح مرض کا کر سکتے ہیں کہ مریض صحت پاوے گا یا جان سے جاوے گا۔

یہ امر بارہا دیکھنی میں آیا ہے۔ بہت سے عقلمند افسر فوج کی ایسی
 میں جو وقت لڑائی کی اپنی سپاہیوں کو گھسی ہوئی اور دار الشفا وغیرہ
 بڑی ہوئی دیکھ کر ایک نوع کی ڈاکٹر ہو گئی ہیں۔ اور اگرچہ وہ
 علاج مرض کا نہیں کر سکتی۔ اور نہ حال اوسکا بتا سکتی ہیں، مگر قیاس
 اونکا درباب انجام کار کے بہت صحیح اور تیزی عقل کا ہوتا ہے۔
 یہ بات بہت حین بعض آدمیوں میں خلقی ہوتی ہے۔ اور بعض نہیں
 نہیں۔ اگر طب میں تیزی عقل کی خلقی واسطی قیاس صحیح کر نیکی
 کافی ہو یا نہ ہو، مگر تشخیص کرنا مرض کا صحت کے ساتھ جس قدر
 کہ اوس سے ہو سکتی اوپر فرض ہوتا کہ وہ قیاس صحیح حتی الامکان
 کر سکی۔ اگر اوسکی فہم تیز نہ ہو، تب بھی باعث دریافت کرنے
 صورت مرض، اور مدد علم اور خیال جزئیات کی اوسکی راہ درباب
 مرض کی ویسی ہی ہوگی کہ جس طرح اوس شخص کی کہ جس کو استعداد
 خلقی ایسی امور کی لٹی ہوتی، اور اگر ایک شخص علم اور تجربہ، اور خلقی
 تیزی عقل سے بہرہ مند ہو، تو ظاہر ہے کہ اوس کا قیاس بدرجہ او
 اوس آدمی کی قیاس سے فائق ہو گا کہ جو فقط استعداد خلقی

رکتا ہے۔

جسکے کسی جسم کو خاص استعداد کسی قسم کی مرض کی ہوگی، تو بعض
 یوں کہا کرتی ہیں کہ جسم کو خاص استعداد اوس مرض کی ہے۔
 اس استعداد کو تم اکثر یاد آئے کہ دو صورتوں میں ہوتی ہے۔ ایک تو جن
 دیاتیس

کی صورت میں + اور دوسرا ضعیف و نحافت کی صورت میں + بلکہ
تلفن میں بھی + ایک کو ان میں سے استعدادِ جلن کی کہتی ہیں +
اور دوسرا کو ضعیف * مثلاً جبوقت ایک شخص کی جسم میں
بہت ہیجان + اور نبض میں امتلاء ہو + اور قوت اور حرارت بدن میں ہو
اور کوئی خاص مرض اوسکو لاحق ہو تو یوں کہتی ہیں کہ وہ استعداد
جلن کی رکھتا ہے یعنی ایک جلن کی حالت سکے بدن میں ہے * لیکن اگر
حالت مذکور کم روزی ہو یہاں تک کہ کوئی مرض جو لاحق ہی ساتھ
ضعیف و نحافت کی ہو * بلکہ علاوہ اسکی یہوشی غایت درجہ کی
اور میلان طرف تلفن کے پایا جاویں + تو اوسکو استعدادِ ضعیف

کی کہتے ہیں *

اب ہم بیان ادنیٰ علاماتِ مرض کا کرتے ہیں جن پر قیاس انجام
مرض کا + اور اوسکی تشخیص کا منحصر ہے * علاماتِ مرض کی شاید ایک
طو سے دو طرح پر ہو سکتے ہیں ایک تو ایسی علامتیں کہ جو خود
مریض کو معلوم ہوں + اور دوسرے وہ جو حاضرین کو بھی دریافت
ہو جاویں + یا فقط ادھین کو * بعض علامتیں اس طرح کی ہوتی ہیں
کہ جنکو صرف مریض جان سکتا ہے مثلاً درد کہ اوسکو صرف مریض
جانتا ہے *

اب جانا چاہیے کہ اقسامِ درد کی بہت ہیں + بعض درد میں تیزی اور بعض

Phlogistic or Athermic - Asthenic or Hemic.

دیک . یا استثنیٰ . استثنیٰ یا فلوگستیک

اور بعضے میں خلش ہنیا رکھی معلوم ہوتی ہے * بعضے در دین ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا درد ایک مقام سے شروع ہو کر دوسری طرف کو مانند زنجلی کی گزرتا ہے * ان سب طرح کی درد کا مریض ذکر کرتا ہے + کبھی درد اقسام مذکورہ میں سے نہیں ہوتا بلکہ وہ میا ہوتا ہے * بعض اوقات سر تیش اور رسول جیتی ہوئی معلوم ہوتی ہے + اور کبھی درد خلش کا سا گویا کوئی بہت سی سوئیاں چہوتا ہے * یہ باتیں جو بیان ہوئیں انکا خیال کیا پر ضرور ہے + اسو اسطے کہ دوسری شتر اوقات محل مرض دریافت ہو جاتا اور جبکہ مریض حال درد کا بیان کرتا ہے کہ وہ بہت یاد دہیا ہے یا تیش یا چہین تلاتا ہے + تم اوسے اکثر معلوم کر سکتی ہو + کہ آیا وہ سج بولتا ہے یا جھوٹ + اسو اسطے کہ تم اور وجہ سے دریافت کر لیتی ہو کہ اگر مریض کو کچھ درد ہے تو وہ غالباً فلا فی طرح کا ہوگا + اور نگو یہ بھی تحقیق ہو جاتا ہے کہ آیا وہ حال جو مریض بیان کرتا ہے + مطابق اوس حال کے ہے یا نہیں جو تم پیشتر توقع کرتی تھے کہ وہ ذکر کریگا + بعضی درد کا نام جھانٹ رکھتے ہیں + اور بعض دفعہ اسکی ایسی شدت + اور سوزش محسوس ہوتی ہے جیسے کہ جنگل میں *

اگر باعث دہانی یا استعمال میں لاکسی محرک کی در زیادہ محسوس ہو تو کہتی ہیں کہ چہیڑنی سے درد ہوتا ہے + لیکن درد چہیڑنی کا شاید واقع میں وہ درد ہے کہ جو محض دہانی سے زیادہ ہو * اور طرح کی تکلیف کو بھی مریض *Shooting. - Dull. - Smarting. - Pricking. - Stinging. -* شوتنگ - دل - سمارٹنگ - برڈنگ - ٹنڈرنس - *Stinging. -*

ذکر کیا کرتے ہیں۔ مثلاً بہاری بن جو خصوصاً سر میں پایا جاتا ہے۔ بعض اوقات
 آدمی تکایت امتلائی کرتے ہیں۔ گویا کہ کوئی مقام نہایت بہرہ والا ہے اور
 کبھی کبھی اسکی ایسی نوبت پہنچتی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ مقام بہت جاویدگار
 اسکو دے دیتے ہیں * بعض اوقات مریض یہ فریاد کرتے ہیں +
 کہ سوئیان سی چھٹی ہیں + یہ درداؤں دردِ خلش سے کہ جو پہلی مذکور
 ہوا الگ اور دردمر اس میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا نوکین سوئیونکی
 تیز نہیں ہیں * دردِ خلش کا ایسا ہوتا ہے جیسا کہ مرض سوزاک میں اکثر
 نایزہ کے اندر میٹس محسوس ہوتی ہے * نایزہ میں میٹس معلوم ہوا
 کرتی ہے * اس تکلیف کو کہ جو ہات اور پاؤں کی سوج جانی میں محسوس ہوتی
 درد نہیں کہتی * مریض کہا کرتے ہیں کہ ہات اور پاؤں میں سوئیان سی
 چھٹی ہوئی معلوم دیتی ہیں * اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہلکوا ایک جزو خارج
 جسم میں ایسی بے چینی معلوم ہوتی ہے کہ بیان نہیں ہو سکتی + اور یہ بی چینی
 اونکو دیوانہ کر دیتی ہے + مگر اسکو وہ درد نہیں کہتے ہیں + سمجھئے اس
 بی چینی کو مختلف اجزاء جسم میں واقع ہوتی ہوئی دیکھا ہے + ہما خوب
 یاد ہے کہ ایک عورت کو یہی تکلیف گردن میں معلوم ہوتی تھی + وہ تمام اپنے
 مکان میں رات دن چل قدمی کرتی پھرتی تھی + اور ایک لونڈی اسکی گردن
 کو مالش کرتی جاتی تھی + مگر مالش نہ کی جاتی تو وہ عورت بھواس ہو جاتی اور
 اسکی بشرہ سے کمال تکلیف ظاہر ہوتی تھی + کبھی مریض یہ فریاد کیا کرتے
 ہیں کہ کوئی چیز رینگتی ہوئی مانند چینی کے چلنی کی + یا بطور گرنی پانی کے
 اول پر سے معلوم ہوتی ہے + بعض عوارض ایسی ہیں کہ وہ قریب بدر

ہوتی ہیں اور درد نہیں ہیں * خارش اور سنسناہٹ جو سہی نہیں جاتیں
ایسی ہی ہیں *

ہم یہ تصور کرتے ہیں کہ سنسنہا زیادتی خارش کی مع احساس خارش
کی ہے + کبھی معدہ میں مالش معلوم ہوتی ہے + اور کبھی آدمیوں کی حواس
میں سے ایک خاص حس بالخصوص زیادہ تیز ہو جاتا ہے + مثلاً قوت
بصرہ + یا سامعہ وغیرہ *

یہ تمام علامات جو مذکور ہوئیں ایسی ہیں کہ صرف مریض ہی ان کو کچھ
دریافت کر سکتا ہے * ہم یہی کچھ حال انکا جانتے ہیں + اسلئے کہ ہم
ساری عمر میں کیس وقت بیمار ہو جاتے ہیں + لیکن طبیب کو چاہئے وہ
حال درد کا کہ جو مریض نے بیان کیا مان لی + کیونکہ وہ تحقیقات انکی آپ
صراحتہ نہیں کر سکتا + وہ اور علامتوں سے معلوم کر سکتا ہے کہ آیا

مریض سچ کہتا ہے *
سوائے ان علامتوں کی لوگ کبھی اپنی تین سست اور بہت ہی ناتوان پاتے
ہیں + مال کا ایک مرض غیر مزمن کی لئے اس امر کا لحاظ رکھنا نہایت
ضروری ہے + اسلئے کہ بعض اوقات یہ علامت نہلک ہوتی ہے * مثلاً
جب ایک مریض امعاء کی جلن کے بعد تکلیف سے چھوٹ جاوے + مگر نبض
میں سستی رہے + اور یہہ ہی کیجئے اس قدر ناتوانی معلوم ہوتی ہے +
کہ گویا میں مرجاؤں گا + اور پھر کبھی تمام عمر میں ایسی سستی اور خفت
نہیں ہوتی ہے + تو تم باور کرو کہ وہ دوسری روز سی پہلی ہی مرجاؤں گا +
کبھی اس طرح کی احساس سی آدمی فریب کہا تا ہے * عبور توں کو تو اکثر ایسا

معلوم کرنی میں بیشتر مریض^۵ کے قول کو یاد کرنا چاہئے۔ یہی حال بہت سی دارداتوں دل کاہرہ مثلاً جاتا رہنا اکثر خواہشوں کا۔ اور ہونا سخت آرزوؤں کا * انکی دریافت کی واسطے اپنی مریض سی استفسار کرنا پڑتا ہے * یہاں سے واضح ہوتا ہے کہ علامات دو قسم ہو سکتی ہیں + پہلی تو وہ کہ جو صرف مریض ہی کو دریافت ہوں + اور دوسری ایسی کہ جو معالج کو بھی دریافت ہو جائیں + یا صرف اسی کو معلوم ہو دیں * اب ہم ذکر جمعی قسم کی علامات کا کریں گی *

وہ علامتیں کہ جو ہمارے حواس خمسے دریافت ہو سکتی ہیں + ہر ایک جز جسم میں سرے لگا کر پانچ تک معلوم ہوتی ہیں + لیکن دو جز بدن جن بڑی علامات نگاہ اور لمس کے وسیلہ سے دریافت ہوتی ہیں + سر اور ہاتھ ہیں + یہ بڑی علامتیں فقط اپنی ہی لٹی نہیں ہوتیں + بلکہ تمام

اور اجزای جسم کی لٹر * چہرہ کی باب میں ہم یہ کہتی ہیں کہ اوس سے دو طرح کا حال انکشف ہوتا ہے۔ اول تو یہ کہ وہ صرف ایک جز جسم کاہرہ + یہہ جز بہ نسبت کسی اور جز بدن کے ہر ایک تفسیر سے موثر ہوتا ہے * دوسری اوس ہی حال باطن + اور تکلیف + اور راحت کا جو دل میں گزرتے ہو واضح

ہو جاتا ہے * اب جانا چاہئے کہ چہرہ واقع میں ایک جز جسم ظاہری کاہرہ اگر اکثر خون کی ہو تو وہ چہرہ سے بالخصوص ظاہر ہو جاتی ہے + اگر تم کسی اور جز بدن کو کہ جو برابر چہرہ کی ہو + مثلاً شکم یا پشت یا ساقوں کو دیکھو تو

۵۹
 اوس سے اس قدر حال دریافت ہو گا جتنا کہ چہرہ پر نگاہ کرنی سے
 معلوم ہوتا ہے * اگر جسم میں ذرا بھی امتلا ہو تو چہرہ سے معلوم ہو جاوے گا
 اگر خون جسم میں چکر کھاتا ہو اور حرارت بہت ہو دمی تو چہرہ ہی
 سرد معلوم ہو سکتا ہے اس واسطے کہ جلد رخسارہ کی بہ نسبت اور
 کسی جزو بدن کے زیادہ مائل مہرخی ہو جاتی ہے * اگر سردی تھوڑی
 سی ہی ہو تو وہ رخساروں اور ناک اور لبوں سے دریافت ہو جاتی
 ہے * تب دق بسبب سرخ پڑ جانی حلقہ کی رخسارہ پر ایک لحظہ
 میں معلوم ہو سکتی ہے * اگر مریض کو ضیق النفس ہو تو آنکھوں میں
 فوراً سرخی نظر آنے لگتی ہے * لب تھوڑے یا بہت سی پڑ جاتی
 ہیں اور تمام چہرہ کا رنگ شیشہ کا سا ہو جاتا ہے بلکہ بعض اوقات
 سیاہ پڑ جاتا ہے * اگر مریض کو یرقان ہو تو فوراً اس کے چہرہ سے
 واضح ہوتا ہے * مرض یرقان کا بہت دن پہلے نمودار ہونی کسی
 جزو جسم میں چہرہ اور ہاتھ کی دیکھنی سے معلوم ہو جاتا ہے اور جبکہ
 یہ مرض بہت رو بکمی لاتا ہے تب فقط چہرہ اور ہاتھ ہی میں بہت ذون
 تک اثر اس کا نظر آتا ہے * سفیدی چشم اور زردی رخ ناخن سے
 یرقان کا ہونا پیش از اوسکی نمودار ہونی سے کسی اور جزو جسم میں دریافت
 ہو جاتا ہے * اگر مریض کے جسم میں خون بہت کم ہو تو یہ بسبب زرد
 چہرہ اور زبان اور سرخ ہونے لبوں کی معلوم ہو سکیگا * دوسرے
 علامتیں خنازیر یعنی کھٹہ مالا کی چہرہ سے واضح ہو جاتی ہیں * ایک تو
 پھیل جانا پتلی کا اور دوسرے ہونا گرد کا نیچے لب کی *

زبان سی ہی بہت معلومات ہوتی ہے۔ جلن اکثر اجزاء بدن کی بغیر پیدا کرتی ہے۔
 تاثیر کے زبان پر امکان نہیں رکھتی * اگر مریض میں قوت ہو تو زبان اثر
 سفید ہو جاتی ہے، اگر امعاء اور معدہ میں جلن ہو، تو سرخ پڑ جاتی ہے،
 یہ سرخی زبان کی نوک اور اطراف میں، بلکہ تمام زبان میں نظر آتی ہے،
 اور شاید سرخ دھاریاں اوپر دکھائی دیتی ہوں * اگر معدہ میں قوت
 ہاضمہ کم ہو اور قبض بھی موجود ہو، تو زبان زرد اور بہت سی رطوبت
 لزجہ سے بھری ہوئی ہوتی ہے، * علامات زبان کی بی شمار ہیں * قدیم لایا
 سی وہ دیکھنی میں آئی ہیں، اور کوئی معالج بدون ملاحظہ کرنی زبان مریض
 کی اینٹ مشاہدہ کو تمام و کامل خیال نہ کرے گا، زبان بعض اوقات میں پھوٹے
 اور کبھی بالکل سیاہ ہو جاوے گی، * امراض متغفہ میں کہ جن میں ضعف کمال
 اور میلان عفونت کی طرف ہو جاتا ہے، زبان سیاہ پڑ جاوے گی *
 اور صورتوں میں وہ تمام چمکتی ہوئی اور شفاف معلوم ہوگی، اور ایسی
 حالت میں اکثر ترخ جادگی، * اور امراض میں جب طرح سے کہستی کی مارے
 لرزنی لگی، * اس وقت زبان اکثر ملائی کی سی چپ سی آلودہ پائی جاتی ہے،
 اور یہ چپ گہرا اور زرد نہیں ہوتا، بلکہ ملائی سے بہت ہلکا ہوا اور ایسا
 چمکا ہوتا ہے، کہ زبان تر رہتی ہے *
 اگر ہم آنکھوں کو لیں اور ملاحظہ کریں، تو اوٹکی چمکا ہٹ اور سرخی اور زردی
 ہونی سے ہم ایک لحظہ بہرین دریافت کر سکتے ہیں، کہ دماغ میں مریض کے

Delirium tremens. - Mucus.

میوٹوس دیروم ترینس

بڑا جوش ہو رہا ہے * بسبب نقل آنکھوں کی ہم معلوم کر سکتی ہیں کہ فلانا
 شخص درد سر میں مبتلا ہے۔ اور بعض امراض سر میں آنکھیں چند ہی اور
 بل کہائی ہوئی مختلف طرحوں سے معلوم ہوتی ہیں * اکثر اوقات
 ایسا ہوتا ہے کہ مریض نیند میں آنکھوں کو خوب بند نہیں کرتا + اور ہمیشہ
 علامت مریض کے ہے * حال آنکھوں کی پتلی کا یہی بڑی علامت اکثر
 امراض سر میں سے ہے * اگر تم کل آنکھ کو لو اور نظر کرو تو اکثر اوجین
 چمک + یا بیرونی ظاہر ہوتی ہے یا اگر تم خاص اجزاء کو اسکی دیکھو تو پتلی
 چوڑی معلوم ہوگی + یا بالعکس اسکی نہایت تنگ اور ان سب امور کا
 خیال رکھنا لازم ہے + اسلی کہ اوجین امراض خاصہ دریافت ہو جاتی ہیں *
 * مثلاً اگر تم سکتہ کو خیال کرو تو پتلی ہمیشہ چوڑی ہوگی + اور دماغ کو
 کمال تکلیف + لیکن جو پتلی بہت ہی چھوٹی ہو جادی یہاں تک کہ سوئی کی
 نوک کی مانند + تو تم غالباً یہ یقین کہہ سکتی ہو کہ مریض نہ بچی گا *
 اگر ایک شخص بہت ہی افیون کھا جاوے تو یہی تاثیر پیدا ہوگی + اکثر تو پتلی
 بدرجہ کمال چھوٹی ہو جاتی ہے + اور اگر معالج کو حقیقاً حال مریض کے افیون
 کھا جانیکا نہ کہا گیا ہو تو جو آثار ہمیں اوپر ذکر کئی اس بات کی تشخیص میں
 مدد دیں گے * علاوہ اسچہ ہونی لگاؤ اور کھلی رہنی آنکھوں کے
 نیند میں تشنج اور ایٹھ مختلف صورتوں میں دیکھی جاتی ہیں + خصوصاً
 اگر بچہ کی کسی درجہ چہرہ میں ایٹھ ہو + مثلاً انھی کے جڑی کی پتھوں میں +
 پس وہ نیند میں دانستہ بجلے اور پتھیں لگتا ہے + اور آنکھیں
 تر رہیں

گردش کرتی ہیں۔ حالِ حدقہ چشم یا اون حیزوں کی کہ جو آنکھ کے
بباعت نظر کرنے کے حالتِ نہایت ناتوانی اور خافت اور لاغری مرض
ڈیلی مین ہوں۔ تم نہایت ناتوانی اور خافت اور لاغری مرض
کی خیال کر سکتے ہو۔ اگر وہ اجزا کہ جو گرد آنکھ کی ہیں سو کہہ جاوین تو
آنکھ میں حلقہ چشم میں گر جاتی ہیں اور اندر کو دھس جاتی ہیں۔
یہ علامت نہایت ضعف اور خلور و لالت کرتی ہی اور فقط اسی کو
دیکھ کر تم ایک نخطہ میں کہہ دو گے کہ مریض کس قدر بہ نسبت پہلی کی
زیادہ بگڑ گیا ہے۔

ساری چیز کی دیکھنی سے گو کہ یہ صرف ایک جزو جسم کا ہے تم اکثر کہہ سکتے
ہو کہ فلاں شخص کے پیچھے میں خلل ہے یا آنکھ میلان فساد شش کل
بہت سایا یا جاتا ہے۔ بعض اوقات اس امر میں ذرا ہی شک کرنا ناممکن
ہوتا ہے کہ اگر مریض بالفضل منسلول نہیں ہے تو وہ فوراً ریل کی مرض میں
گرفتار ہو ویگا۔ چہرہ کے دیکھنے سے خصوصاً آنکھوں کی صورت اور
آنکھ کی نکری ہوئی ہوتی ہے اور بباعت کل لگ بھگ یا اونکی سرخی
ماہیت مرض کی دریافت ہونے میں بہرحال شک باقی نہیں رہتا۔ بلحاظ
اور اجزای جسمانی کی تم خساروں کو دیکھ کر بتا سکتے ہو کہ مریض کو مرض
ترکیب عضوی ہے۔

امراض معدی اور امعاء اور اجزای گرد و پیش میں اکثر چہرہ کی رنگت

Organic -

اور کائناتی

مائل بزرگی اور پڑمردہ ہوتی ہے اور اعصابہ حسین چوٹی چوٹی رگین نمودار
ہو جاتی ہیں اور لال لال حلقی جیسی کہ تپ دق میں ظاہر ہوتی ہیں ویسے
انہیں معلوم ہوتی بلکہ رخساروں پر جال سا معلوم ہوتا ہے جب یہ علامات
پائی جاوے تب اکثر کسی جزو بطن میں مرض مرکب ہوگا طاقہ پریش
کی او سکی بشرہ سی ایک لختہ میں معلوم ہو جاتی ہے جبکہ معالج ایک شخص
تپ زدہ پاس علاج کی لٹی موجود ہو اور وقت بیشتر کچھ ضرورت استفسار
کی نہیں ہوتی * او سکی بشرہ کو ملاحظہ کرنی سے معالج کہتے کہ اگر آیا مریض
پہلی کی نسبت بہتر حال میں ہو یا بدترین * ایسا ہی حال اکثر امراض کا ہر
جبکہ مریض بہتر ہوتا جاوے یا بدتر تو معالج او سکی چہرہ سے فوراً بتا سکتا ہے
کہ میری بعد دیکھنے سے پہلے کیا تغیر مریض کی حال میں واقع ہوا ہے ہر ایک
شخص یہ دریافت کر لیتا ہے اور یہی باعث ہے کہ جب ایک آدمی اپنی دوست
ملا ہو تب وہ او سکی صورت دیکھ کر کہتا ہے کہ تم تندرست معلوم ہوتی ہو
یا آنگہ میں تم کو بیمار دیکھ کر ملول ہوتا ہوں جس صورت میں کہ ایک ناخبرہ کار
شخص دوسری شکل کی ملاحظہ سی حال صحت کا او سکی معلوم کر لیتا ہے تو دیکھو
کہ طبیب کتنے زیادہ دریافت حال بشرہ ہی کر لگتا کیونکہ وہ ہر ایک درجہ
تغیر اور اختلاف کو جو ہر ایک خاص جزو میں واقع ہوتا ہے خوب جانتا

ہے *

ایک عجیب صورت بشرہ کی ہر ایک مصنف نے جس کی کوئی رسالہ دنیا
علم طب کی لکھا ہے بنام چہرہ بقراطی کی بیان کی ہے یہ وہ ہیئت چہرہ کی ہے
فیسینس پوٹریقا

Facies Hippocratica۔۔

کہ جو تھوڑی دیر پیش از مرگ نمودار ہوا کرتی ہے * اس وقت میں بدن بالکل
ضعیف ہوتا ہے اور جان لبون پر ہوتی ہے * وجہ تسمیہ اس کی یہ ہے
کہ بقرہ طے نے اس کا صحیح حال بیان کیا ہے * وہ بیان یہ ہے کہ اس میں
ناک تیز اور آنکھیں اندر کو دھسی اور کن پٹیاں دہلی ہوئی اور کان پچی ہو
اور چھوٹے ہو جاتی ہیں * لیکن تھنوں کی سوڑ جاتی ہیں * جلد پیشانی
کی مضبوط و سخت اور خشک ہوتے ہے * تمام چہرہ پیلا بلکہ شاید سیاہ
پڑ جاتا ہے * یازد رنگ اور سیلی شکل مثل رنگ کی بن جاتی ہے *
یہ وضع جو مذکور ہوئی مرنے سے تھوڑی دیر پہلی ہوتی ہے * جب تم کسی
آدمی کو ایسی مرض سے مرنا ہوا دیکھو کہ جسکی اس کو تدریج خفیف کر دیا ہو
تو اس کی چہرہ کا حال بعینہ ایسا ہوتا ہے *

اس مقام میں ہم یہ ذکر کر سکتے ہیں کہ امراض جلد اور غیر مزمن اور حرق
مرض جلد کی اکثر چہرہ پر نسبت کسی اور جگہ کے بہتر نظر آتے ہیں *
جب کسی بچہ کو گرمی دانی نکلنے کو ہوتی ہیں تب یہ چہرہ سی معلوم ہو جاتا
ہے * جب کہ ایک بچہ گرمی کی حالت میں ہوا اور نکولین اس بات کا ہوا
کہ وہ کسی نہ کسی آزار میں گرفتار ہوا چاہتا ہے تو یہ پہلی چہرہ ہی سی اول
واضح ہو جاوے گا اگر خلل گرمی والوں کا ہے * اس میں انکسور نکھولنے سے
جاتے ہیں اور امتلا معلوم ہوتا ہے اور پہلی دانی نکولین سے آہن وہ
چہرہ پر دکھائی دیتی ہیں * اکثر امراض غیر مزمن جلد چہرہ پر ظاہر ہوا

Eruption. - Measles - Papular. -

آرپش منس واحد میل پاپولی

+ اور جو وہاں نہیں معلوم ہوتے ہیں تب بھی اثر اذکچہرہ پر ہوتا ہے +
 تو اس سے ٹھیک حال مرض کا واضح ہو جاتا ہے + اور کسی اور جز جسم کے
 ایسا دریافت نہیں ہوتا * سب اسکا یہ ہے کہ چہرہ بہ نسبت اور اجزا کے
 جسمانی کی زیادہ رگین رکھتا ہے * اکثر لوگوں کے رخسار سے نال برخی
 ہوتے ہیں + اور ذرا سی حرارت سے چہرہ اذکچہرہ نسبت کسی اور جز
 بدن کے لال ہو جاتا ہے + اور یہی وجہ ہے کہ امراض غیر مزمن جلد کی چہرہ پر
 خوب نمودار ہوتے ہیں *

چہرہ پر جو محض ایک جز بدن کا ہے نسبت کسی اور جز جسم کے فالج
 بآسانی معلوم ہوتا ہے * اگر ایک آدمی بچلا بیٹھا ہو تو تم یہ نہیں بتا سکتے
 کہ اس کے ہاتھ یا ٹانگ میں لقوہ ہے + لیکن اگر چہرہ میں لقوہ ہو تو تم اکثر
 ایک لحظہ میں اسے معلوم کر لو گے اسطور پر کہ وہ مقام جہاں لقاہ
 لقوہ کا ہے دوسری طرف کو پھرا ہو گا + یا مریض تھوک کو نگل نہ سکا ہو گا +
 ایسا ہی حال زبان کا ہے جس لحظہ کہ آدمی بولنا شروع کرتا ہے تم اکثر لقوہ
 کی بیماری میں وجود بیماری کا دریافت کر سکتے ہو + اس مرض میں زبان
 اکثر ایک طرف کو حرکت کرتی ہے + لیکن بیشتر مخالف اس جانب کی جد ہو
 موہ نہ کہنجا ہو * اور اور امراض میں لغزش زبان کی بڑی علامت ہے *
 اکثر تمام جہنم لڑتا ہے + مگر زبان خصوصاً * ضیق النفس اور سکتہ میں زبان
 سوچ جاتی ہے + لیکن چہرہ سے بالخصوص حال مریض کے باطن اور طاق

Vascular - Paralysis - Dyspnoea -
 Apoplexy - داسٹور - پیرلیس - ڈسپنیا - اپوپلیکسی

اور طاقت کا عموماً واضح ہو جاتا ہے * بشرہ سے فوراً ظاہر ہوتا ہے کہ آیا
مرض تکلیف میں ہے یا نہیں * قوی اور سوزش امعاء میں تکلیف مریض
کی بشرہ سے ایسی صاف واضح ہوتی ہے کہ ایک لحظہ پہرین یہہ مسام
ہو جاتا ہے کہ بیشک کچھ فساد موجود ہے * ہلکواس بات کی بیان
کرنے کی کچھ احتیاج نہیں معلوم ہوتی کہ جنوں میں وہ ترنگ جسکا غلبہ
ہوتا ہے بشرہ سے دریافت ہو جاتی ہے * ایک نظر میں معلوم ہو
ہے کہ فلانا دیوانہ یا غضبناک یا مغرور یا مایوس ہے * قطع نظر بشرہ کے
دیوانہ کے سر کی وضع سے بہت سی باتیں کہل جاتی ہیں * جو مغرور ہونے
میں وہ اپنے سر کو بلند رکھتی ہیں اور جو ملول ہیں وہ سر بھی ڈالے
رہتی ہیں * لیکن بشرہ قطع نظر اس سے کہ طریق سر کا دیکھا جاوے
ماہیت مرض کی ظاہر کر دیتا ہے * پانگل پن تو فوراً چہرہ کی دیکھنی سے
معلوم ہو جاتا ہے * بشرہ کے وسیلہ سے واضح ہو سکتا ہے کہ فلانا
آدمی کی طاقت اور آرام کا کیا حال ہے اور دل کی خواہشوں میں سے
کسکا غلبہ ہے * ہم پہلی ہی فکر کر چکے ہیں کہ تم بسبب کون سے چہرہ ایک شخص
اور خیال کر فی اس بات کے کہ چہرہ اسکا ہوا ہے حال اسکی صحت
کا دریافت کر سکتے ہو * بلکہ بشرہ کے دلالت کرنی سے بہت احوال
کہل جاتا ہے * پس واضح ہے کہ بہت سی باتیں چہرہ کے ملاحظہ کرنی
معلوم ہو جاتی ہیں اور یہہ محض لمبا ط امراض چہرہ کی نہیں ہوتیں بلکہ تمام
اجزاء جسمانی کی ہی ہوتیں ہیں *

خون ^۱ اجزاء جسمانی کی ہی ہوتیں ہیں *
Chole. - Enteritis - ^۲ (انترائٹس)

لیکن علاوہ دلالت کرنے پر کہ عموماً ہلکویہ بیان کرنا ضرور ہے کہ بہت
 سا حال تکلیف مریض کا اوسکے جسم کے طور سے واضح ہو جاتا ہے تپ میں
 مریض کے لٹی کوئی اور علامت بد نسبت اسکی نہیں ہے کہ وہ پہلی کر دھت
 لیٹ کر بہر آہستہ آہستہ پشت کے بل پڑ جاوے اور جب کہ وہ صفا
 فراش ہو جاوے تو اوپر ہی زیادہ محل تردد ہو تا ہے * باعث اسکا صاف
 یہ ہے کہ نسبت پشت کے بل لیٹنے کے کر دھت سے سوئی کی لٹی زیادہ
 طاقت اعصاب میں درکار ہوتی ہے پس جبکہ مریض نحیف و لاغر ہو جاوے
 اور بستر سے نہل سکی تو یہہ نشان اسکی کمال ضعف اور ناطاقتی کا ہے *
 تمام جسم کی بیقراری کے باعث سے یہی بہت سا سال منکشف ہو تا ہے *
 منجملہ علامات ردیہ اکثر امراض میں سے کمال بیقراری جسم کی بھی ایک
 علامت ردیہ ہے * بیقراری کا ہونا صرف عورتوں میں اونکی بی اسقلا
 سے ممکن ہے لیکن جبکہ امراض غیر مزمنہ میں شدت سے نا توانی ہو تو غاب
 یہ ہے کہ یہہ بیقراری سے ایک علامت منجملہ علامات ردیہ میں سے

ہے *
 اگر کوئی بیماری خاص چہرہ ہی پر ہو تو وہ البتہ وہاں ویسی ہی معلوم ہو
 جیسی کہ اور اجزاء جسم میں خواہ وہ سوجن ہو یا لی جانے ایک
 عضو کے سبب یا کوئی خاص مرض جلد کا ہو یا کچھ اور ہو *
 اب ہم بات کا ذکر کرتے ہیں *
 یہہ وہ جز بدن کا جو مانند چہرہ کی ہے اور تمام ملکوں میں خواہ وہ
 تربیت یافتہ ہوں یا نہوں اکثر معلوم کروائی والا آفات بدنی کا ہے *

بات میں ہی بڑے علامتیں پائی جاتی ہیں، اگرچہ وہ علامات حقیقت میں بقدر قوی نہیں ہوتیں، مین جتنی کہ علامات چہرہ کی قوی ہوتی ہیں ہاتھ ہی سے پہلی کمی حرارت و برودت کی دریافت ہوتی ہے۔ یہ ایک منجملہ اول اجزائے جسم کی ہر جو سرد ہو جاتی ہیں بعینہ جسطرح سی کہ ناک اور کان ٹھنڈے ہوتے ہیں * ہکویقین ہر کہ جو فرق اسکی حرارت و برودت کے اندر حالت تب اور صحت میں واقع ہوتا ہے، تو وہ نسبت فرق گرمے اور سردی اور اجزائے جسم اکثر زیادہ ہر * ٹھنڈا پسینا ہی پہلے ہاتھ میں معلوم ہوتا ہے، تب قی میں ہی جسم میں چہرہ پر سرخ خلق پڑ جاتے ہیں، پتیلی کو بھی سرخ کر دیا ہر، اور پالو کی لموے کو بھی * لیکن یہ رنگت خصوصاً پتیلی میں ظاہر ہوتی ہے اسواسطیکہ جلد ہات کی بہت پتلی ہر * تکلیف دم لسنے کی ناخنوں کی شکل سے واضح ہو جاتی ہر * اگر تھن میں تم ہونٹوں کا رنگ ارغوا دیکھو، اور چہرہ پہرا ہوا، اور رصاصیت رنگ کی نظر آوے، اور انکھیں لال ہو جاویں، تو رنگ ناخنوں کا ہی ارغواں ہو گا، اور اگر ہو گا سیہ وہ اجزاء جو ناخن کے نیچے ہیں ارغواں رنگ ہونگی * یرقان کی ذکر میں ہم بیان کر چکے ہیں، کہ یرقان کی ہونے سی پہلی ناخنوں کی جڑ اور طبقہ صلیبیہ میں اثر مرض کا معلوم ہوتا ہے، اور جبکہ وہ سارے جسم سے جاتا رہیگا، پھر ہی بسبب موجود ہونے زردی ناخن اور طبقہ صلیبیہ اسکا وجود پایا جاوے گا * اس طرح سے ہم خیال کرتے ہیں کہ مرض

فصل ثانی

Selenitea. -

۶۹
 کہ مرض کے اندر غذا کی غیر منہضم ہونی سے یہی تیز تر آنکھوں اور ناخنوں سے
 برابر جاری رہتے ہیں + خشکی اور حرارت اور لینیت اور خشونت بات کی بلکہ
 گرفت مریض کی بھی تمام علامات والہ میں سے ہیں + مرض سل کا اگر
 آنکھوں سے معلوم ہو تو خمیدگی ناخنوں سے بھی یہ دریافت ہو جاتا ہے
 اور اسی طرح بعض اور تکلیفیں خنازیری بھی معلوم ہوتے ہیں *
 قلب کی منقبض ہونے

جتنا کہ خون بائیں بطن میں ہوتا ہے کل کر شرائین میں چلا جاتا ہے اور
 اس خون کو جو پہلی سی شرائین میں ہوتا ہے زور و قوت سی حرکت دیتا ہے
 وہ مانع موج کی لہر آتا ہے + اس موج کو بہترے اجزای جسم میں انگلی
 سی معلوم کر سکتے ہیں اور اسی کو نبض کہتے ہیں + ظاہر ہی کہ نبض سے
 تم دریافت کر سکتی ہو کہ مقدار خون کی شرائین میں کقدر بڑی ہے
 اس واسطی کہ وہ متلی ہوگی اور موج طویل ہوگی اگر خون بافراط ہو
 طاقت اور چالاکی قلب کی بھی دریافت ہو جاوے گی + پس اقسام نبض کے
 تفصیل یہ ہیں جو آگے بیان ہوتی ہیں + اول لمجاظ تعداد القباض
 قلب کے وہ یا سریع ہوگی + یا بطی + اگر ایک منٹ میں ۸۰ دفعہ سے
 زیادہ جلی تو تم خیال کر سکتی ہو کہ قلب میں بہت ہڑک ہو رہی ہے +
 دوم لمجاظ کیفیت طول موج کی اگر موج خون کی چوٹی ہوگی اسکو قصیر کہتی ہیں
 اور اس صورت میں اگر لہر نبی ہوگی طویل کہلاتی ہے

Dyspepsia - Pulse - Frequent -
Rare - Short - Long -
 دُپسپیا پُلس فَرِیْکْوِنٹ رِیْر شُورٹ لَنگ

تسرا۔ بلحاظ خون کی ممکن ہے کہ نبض ممتلی ہو سکے یعنی تھکوا ایک بڑی لہر
 انگلی کے نیچے محسوس ہو یا چھوٹی۔ ممکن ہے کہ وہ سخت ہو و اس
 صورت میں اگر امتلا ہی پایا جاوے تو یہ علامت جلن ہی ہو یا آنک
 قابل دبا یا جالی کے ہو یہ حال اکثر اختناق الرحم میں دیکھا جاتا ہے اور
 جلن سے ملتا ہوا ہوتا ہے اگرچہ حقیقت میں جلن نہیں ہوتی *
 ممکن ہے کہ نبض بڑی ہو اور سخت ہو وی یا سخت ہو اور بڑی ہو بلکہ بالعکس
 اسکی نہایت چھوٹی ہو۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ نبض بسبب بڑی ہو
 کی قوی ہی ہو اور زیباغت اسکی چھوٹا ہونے کی ضعیف ہونا اسکا صر
 ہی۔ مگر نبض سخت اور بڑی ہی ہو تو وہ قوی ہی ہوگی۔ اگر نبض
 چھوٹا اور ملایم ہو تو اسکو ضعیف خیال کرنا چاہئے۔ صرف ملایت
 اسقدر ہو سکتی ہے کہ اسکی سبب سے نبض ضعیف تصور کیجاوے اور جو
 نہایت ضعیف ہو تو تم انگلی کو ذرا دبا کر دیکھو اسکو معلوم کر سکتے
 ہو۔ اس طرح کی نبض کہ اوچلتی ہوئی نبض کہتی ہیں اگر اس میں سخت
 ہی ہو۔ یہ نبض عمل میں باسانی معاوم ہو جاتی ہے اور بہت سی صورتوں میں
 علامت مرگ ہی۔ اگر نبض نہایت سخت ہو اور چھوٹی ہی تو اسکو تار کی
 طرح کی نبض کہتی ہیں۔ تار کی اور سخت بالضرور ہوتی ہے اور وہ نبض
 جسمین پر اوصاف ہون تار کی طرح کی کہلاتی ہے۔ یہ قسم نبض کی ایک

Full. - Small. - Hard - Flutering -

Wavy.

نَظَرٌ سَمَلٌ اَرْدٌ فَلْتَرَجٌ دَوْرِحِي

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

اوس قسم کی نبض سے جو دہاگی کی طرح کی ہوتی مختلف ہے + ان دونوں میں
اختلاف ویسا ہی ہے جیسا کہ دہاگی اور تار میں + دہاگی کی طرح کی نبض
مراد وہ نبض ہے جو جھوٹی اور بلایم + اور کم زور ہو + اس قسم کی نبض میں
کیرپی کی چلنی کی سی حرکت ہوتی ہو + جبکہ معدہ میں جلن شدت ہوتی
ہی تب نبض تار کی طرح کی ہو جاتی ہی + لیکن ایسی صورتوں میں صرف
نبض پر اعتماد نہ کیا جائے + اگر اور یہی علامات معدہ یا امعاء یا صفاق
جلن کی پائی جاوین تو تم کو یہ کہنا چاہی کہ مرض نہیں ہی + اس واسطیکہ
تک نبض تار کی طرح کی نہیں معلوم ہوتی *

سابو میں جو بیان ہوا اسکی علاوہ حال گردش خون کا بھی بخوبی بات ہے
کہلتا ہو + بات یا کلائی میں ملاحظہ نبض کا زیادہ آسانی سے نسبت
کسی اور جز بدن کی ہوتا ہی + تشخیص کرنا حال کا سوا ہی نبض کی اور مقام
سی بھی ممکن ہے + لیکن وہ اس قدر صحیح اور آسان نہیں ہی جتنی کہ کلائی
ہاں سی دیکھی ہوتا ہی + بلحاظ اور باتوں کی چکا دیکھنا درکار ہوتا ہی
یعنی اعتدال اور حرارت اور برودت اور لینت اور پینتی کا ہم یہ خیال
کرتی ہیں کہ یہ بہ نسبت دیکھی جانی کسی اور مقام کی سوا بات کی جو زیادہ
صحیح ہی نہیں دریافت ہوتی + بلکہ بات ہی ان خاص علامات میں نسبت
اور اجزائی ظاہری جسم کی زیادہ مؤثر ہوتا ہی *

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

Steady - Clammy -
ثابت - تر

۴۲
اب ہم ذکر اس بات کا کرتے ہیں کہ دونو باتوں کی نبض کا دیکھنا ضرور
اگر تم فقط دست چپ کی نبض کو دیکھو تو شاید تم اکثر یہ خیال کر لو کہ نبض
کو باعث کمال نا طاقتی کی طاقت قصد کی نہیں ہے۔ لیکن جو تم دست
راست کی نبض کو بھی دیکھو تو تمہاری رائے اکثر پہلی رائے سے مختلف ہو جاوے
+ نبض دونو باتوں کی اکثر یکدہ دوسری سے مختلف ہوتی ہیں۔ پس
بہت سی صورتوں میں فقط دست راست کی نبض سے صحیح حال

منکشف ہو سکتا ہے۔*

ہم فی نبضوں کو کبھی بلحاظ تعداد القباض قلب کی ایک زمانہ میں مختلف
نہیں دیکھا۔ مگر زور میں البتہ بڑا اختلاف پایا ہے۔* اولن مازک صورتیں
جہانکہ تدبیر معالجہ میں یہ تامل ہو کہ کونسا علاج کیا جاوے گا۔ اور
کونسا نہیں۔ یہ مناسب ہے کہ قلب کا حال دیکھنا چاہیے اور اگر حال
مرض قلبی ہو تو قلب ہی کو دیکھنا چاہیے۔ اس واسطے کہ بعض امراض
میں صرف بسبب مؤثر ہونے قلب کی نبض بہت زور سے چلتی ہے
یہاں تک کہ گمان بہت سی خون نکالنے کا ہوتا ہے۔* ایسی صورتیں
نبض سے طاقت مرض کی نہیں معلوم ہوتی ہی بلکہ محض مرض قلبی
+ بالعکس اسکی بعض امراض قلبی میں نبض بہت صغیر ہوتے ہی اور
قلب کو دیکھنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ وہ بہت زور سے دھڑکتا ہے۔*
لیکن بسبب چھوٹی ہونے سورس کے خون ذرا ذرا

نکلتا ہے۔*

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ نبض ہر زمانہ عمر میں مختلف ہوتی ہے۔*

ہر جسد رجھوٹی عمر ہوا سیکر نبض میں سرعت ہوگی۔ نبض عورت
کی نسبت نبض مرد کے جلد چلتی ہے۔ اور گرم ولایت کی باشندوں
کی نبض اکثر نسبت نبض اون لوگوں کی کہ جو معتدل مقامات میں
ستیں کم زور ہوتی ہے۔ ان سب باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے
اسواسطیکہ اگر تم مقدر نبض ایک بجہ کی ۱۲۰ ایک منٹ میں اور ایک
مرد بالغ کی بھی کہ جس کو پ ۱۲۰ دیکھ کر یہ تصور کر دے کہ بچہ کو بھی تپ
تو یہ غلطی عظیم ہوگی۔

اب جانا چاہئے کہ گردن سے ہی خاص معلومات ہوتی ہیں۔ لیکن بہت
نہیں ہوتی ہیں۔ لہذا اور تلاً ہونا گردن کا مع اور علامات کے
اکثر نشان بل کا تصور کیا جاتا ہے۔ بالعکس اسکے کوتاہی اور موٹاپا
اوسکے سر استلا سر اور سینہ کا ظاہر ہوتا ہے۔ گردن کی نبض بے
علامت امراض مختلفہ کی ہے۔ بہت سے امراض دماغی میں دو
قرۃ یعنی شہ رگ اسقدر دہر گئی ہیں کہ دور سے نظر آتی ہیں
اور اکثر امراض صدری میں بھی یہی بات مشاہد کی جاتی ہے۔ یہاں
بھی واضح ہوتا ہے کہ ایک علامت سے زیادہ کی طرف ہی توجہ
کرنا ضروری ہے۔ جبکہ تم زور سے دہر کنا قرۃ کا دیکھتے ہو
تو تم یہ نہیں بتا سکتے کہ وہ باعث مرض صدر کے ہے یا
یا دماغ کے۔ اسواسطیکہ وہ دونوں ہی ظہور میں آتا ہے۔ دہر کنا

Carotid - Jugular vein. -
قرۃ - جوگڑ دین

کا بھی اکثر علامت مرض صدر کی ہر رقیق ہونے کی سبب سے
 خون کی پونچھا نے میں صدر کی رستی سے رگین گلی کی بہت دھڑکنے
 لگتی ہیں + عربی زبان میں شریان شبالی کہلاتی ہے +
 صدر کی ملاحظہ سے بھی بہت معلومات ہکھو مولی ہر + اس کے اطراف
 اور ادھنا ع سے حال جسم کا عموماً معلوم ہو جاتا ہے + مسلول
 آدمیوں کا سینہ اکثر تنگ اور چٹا ہوتا ہے اور مختلف سمتوں میں سکر مٹانا اور سکا معلوم ہوتا
 آگے سے کچھ اونچا اور کچھ چٹا اور اطراف میں سکرٹا ہوا ہوتا ہے + اگر ایک شخص کو
 سکے کی طرف میلان شخص کثرت اور اجتماع خون ہو تو چھاد کی مدد ہو جائے گی علی بن القیاس اور
 اشخاص کی جو نفس میں مبتلا ہوں اکثر باعث یلوا کی + کہ وہ ایک
 جال لپٹی ہوئی پیر طے پر ہر + سینہ عیب دار ہو جاتا ہے + جبکہ پانی
 یاریم زحف و شماریم یا پور امین جمع ہو جاوے تو عجب نہیں ہر کہ اطراف
 صدر کے بڑی ہو جاویر + پس امراض صدری میں اکثر ضرور ہے
 کہ مریض کیڑے اوتار کر صدر کو ملاحظہ کروا دی اسواسطیکہ نگاہ کرنی
 ایک گونہ مخالف صورت اصلی سے اسکی ظرفین میں معلوم ہو جاتا
 جو مس سے نہیں دریافت ہو سکتا + ایک ایسا مخالف طبیعت
 اصلی سے لی دیکھنی کے دریافت نہیں ہوتا + اکثر نگاہ کی ذریعہ
 معلوم ہو جاتا ہے + اس میں شک نہیں کہ بلحاظ موضع ذرا دادر
 حال دم لینے اور حالت قلب کے باعث تشنہ ہٹ کی کہ جو تھم
 مس کرنی سے معلوم کرتی ہو یہی بہت باتیں دریافت ہو جاتی ہیں

- Pleura - - - - -

- - - - -

بعض صورتوں میں ضیق النفس میں ایک سنسناہٹ سی سانس کے بہنے میں معلوم پڑتی ہے + اور بعض شدتوں قلب میں بھی بروقت دبانے ایک جڑ قلب کے ایسی بات ظہور میں آتی ہے جو مطابق حرکت قلب کے ہے + بعضی صورتوں میں اور نیم اور تھامین امراض قلب میں بہت دھڑکن بات سے معلوم ہو جاتی ہے +

اگرچہ نگاہ اور لمس کرنے سے یہ حال منکشف ہوتا ہے مگر ایک اور حس کے ذریعہ سے امراض صدر کا بہت حال کہلاتا ہے + یعنی سنسنی سے + ایسی صورت میں فعل شش کا بہترے اور اعضا کی فعل سے مختلف ہوتا ہے + یہ فعل شور کی بات کیا جاتا ہے + اور ایسی ہی فعل قلب کا + آواز ہوا کے پونچنی کی شش میں اور خون کی قلب میں سنائی دیتی ہے + اس کے سنسنی کی لئے کان کو نزدیک صدر کے رکھتے

بہت * شش کے اندر بہہ بھی جانا چاہئے کہ بعض اوقات آواز سانس کی کہ جو صحت میں ہوتی ہے بالکل موقوف ہو جاتی ہے + بعض مقام پر شش بند ہو جاتا ہے + یعنی ہوا اس میں سے گزر نہیں کر سکتی + یہ مانع ہونی کسی امر کے خون کی جانے کو شش میں واقع ہوتا ہے + یا باہر سے دیا یا جانے شش کی بھی یہ امر ظہور میں آتا ہے + کیونکہ پورا اس کو پہلے سے مانع ہوتا ہے + الغرض اس سے تحقیق ہو سکتا ہے + اس مقام میں سانس نہیں چلتا + علاوہ بالکل نہ معلوم دینے

انوریم اور تھامین - Aneurism of the Aorta

آواز کی بعض امراض صدر میں بعض مرضوں مذکورہ میں ایک آواز
 خلاف عادت سنی جاتی ہے + آواز سانس لینے کی موقوف تھیں
 ہوتی + مگر عجب ہے کہ بہت بدل جاتی ہے + معلومات حال کی محض
 سماعت ہی سے نہیں ہوتی ہے + بلکہ بجائے سی ہی + اگر تم صدر کو
 بجاؤ تو شش کی حالت صحت میں گہرا آواز سنائے دیوگی + شش
 ہوا سے بھر ہوتا ہے اور اسی جہت سے گہرا آواز نکلتی ہے +
 اگر ہوا کی جگہ پر کوئی اور چیز آ جاوی + یا شش صحت ہو جاوے
 یا سبیل سے پریا گہرا ہو تو ایسی صورت میں اگر تم اس مقام پر
 کو بجاؤ تو بہت آواز دیوگا اسلئے کہ وہاں ہوا ہو دیوگی + یہ سب

فی الحقیقت ہوا کرتی ہے *
 جانا چاہئے کہ فقط علامات سنی ہی کی طرف توجہ رکھنا لغو ہے +
 تصور آؤں لوگوں کو امراض صدر میں نقطہ کان سے کام لیتے ہیں
 اوستیڈر بڑا ہے جبکہ قصور اذن اشخاص کا جو کانوں کو بالکل
 کام میں نہیں لاتے یعنی کان کانی سے دریافت حال نہیں کرتے
 اور یہی بہت سی علامتیں وسط انکشاف حال مرض کے اکثر ہیں
 جنہیں کان سے کچھ کام نہیں پڑتا + لیکن قطع نظر اس سے کہ وہ
 علامات واقع میں ہوں یا نہ ہوں معالج پر فرض ہے کہ اور علامات
 کیلئے ہی ویسی ہی توجہ رکھی جیسے کہ علامات گوش پر رکھتا ہے +
 اکثر باعث ملاحظہ کرنے مریض کی جبکہ وہ دم لے رہا ہو حال سانس
 پرکھن

Percussion -

سانس بہتر کیا کہل جاتا ہے * ٹمکو معلوم ہو جاوے گا کہ سانس ہی مانس نہیں کے
 آبا صورت اصلی سے زیادہ چلتا ہے ، یا انکے زیادہ ترمیت اصلی پر
 بہ نسبت اکثر کے ہے * جس طرح کہ نبض سریع اور بطی ہوتی ہے ۔
 اسی طرح سانس کے بھی دو طور ہیں * کبھی ہم دیکھتی ہیں کہ سانس
 دفعہ لیا جاتا ہے * یعنی دم باہر اور اندر اچانک آتا جاتا ہے اور سکوت
 سانس کی کہتے ہیں ۔ اور عکس اسکا جبکہ دم رہا سسکی کہلتا ہے بطی
 کہلتا ہے ویسا ہی جیسا کہ نبض کو سریع اور بطی کہتے ہیں * یہ باتیں
 محض نگاہ کرنے سے سیکھی جاتی ہیں * سانس لینے میں بعینہ ویسی ہی
 اختلاف واقع ہوتے ہیں جیسی کہ نبض میں ، کیونکہ وہ با ترقیب ہوگا *
 یا بے ترقیب ، اور بطی یا سریع ، اور دفعی یا تدریجی * سانس
 یا تو زور سے لینا ہوگا یا نہیں ، ایک صورت میں تو ہوا کم اندر ہوگی *
 اور دوسری میں قرار واقعی سانس لیا جاوے گا ، جس کا نبض مثلی
 اور قوی ہوتی ہے ایسی ہی حال سانس کا ہو سکتا ہے * ہم یہ
 نہیں کہتے کہ دھڑکنا اور فعل شش کے ایک ہی زمان میں واقع
 ہوتے ہیں * لیکن جیسا کہ نبض سریع اور بطی اور ممتلے اور قصیر
 وغیرہ ہوتی ہے ویسی ہی سانس بھی کئی بار ایک وقت میں اوڑھتا ہے
 لیا جاتا ہے اور گہیر اور غیر گہیر اور دفعہ اور تدریج اور بی تدریج
 وغیرہ ہوتا ہے * جب سانس وقت میں لیا جاتا ہے تب اسکو
 ضیق النفس کہتے ہیں *
 دُشپنیا

۸۰
 بروقت خیال کرنے ان آوازوں قلب کے بڑی خبرداری اس بات میں ضرور
 ہی کہ پہلی ہی بار کی دیکھنی سے تم کوئی تجویز قرار نہ دو + علامات عامہ کے
 دیکھنی سے یہی دلیل کافی مرض عضوی کی حاصل ہوتی ہے + لیکن
 اکثر ایسا ہوتا ہو کہ سوای اسکے اور وجوہ نہیں پائی جاتیں + ممکن ہے
 کہ آواز جو کان میں آتی ہے کسی ایسی سبب سے پیدا ہوتی ہو جو تھوڑے
 عرصہ تک رہی اور تم دور و زہی متواتر اوسی نہ سکو + یہاں سے
 ظاہر ہی کہ صرف انہیں علامتوں کا مانند علامات نبض کی لحاظ کرنا
 نچاہئے بلکہ اور علامتوں کا یہ اوس کے ساتھ خیال

ضرور ہے +
 اب ہم ذکر بطن کا کرتے ہیں + بڑی علامتیں اس مقام کی نگاہ اور
 مس سے ظاہر ہوتی ہیں + سماعت سی بہت حال بطن کا نہیں کہلاتا
 الا سبب اوسکی بجائے کے گرد و بڑھ گیا ہو + اگر تم اوسکو
 انگلی یا ایک ٹکڑے ہاتھی دانت کی سے بجاؤ تو تم کو معلوم ہو جائیگا +
 کہ آیا سوجن بیاخت رطوبات رقیقہ یا غلیظہ کے ظہور میں آتی ہے +
 کیونکہ اوس میں سے آواز طبل کی سی نہ نکلی گی + گویا کہ تمنی ران کو بجا یا +
 بالعکس اسکے اگر سوجن فقط ریا ح کے سبب سے ہو تو آواز
 اوسکی مانند آواز ڈھول کی سنائی دیوے گی + ہاتھ پیرنے
 سی باہرنگی بطن پر تمکو دریافت ہو جائیگا کہ آیا کوئی عضو اپنی طبیعت

Abdomen. - Percussion -

ابدومن

پزکشن

ہیت اصلی سے بڑھ گیا ہے اور ڈپانچ بڑھ رہی ہوگی جگر کا باسانی معلوم ہو سکتا ہے اس واسطیکہ سو جی ہوئی عضو کے بجانی سے آواز ڈھول کی نہیں نکلتی اور جو مقام بطن کا کہ اپنی حالت صحت میں ہو گا وہاں سے ڈھول کی آواز سنائی دیگی * نکان فقط اسی امر کی لیے بہت کام

میں آتا ہے * اگر مرض کا بطن نگا کرین تو ایک تبدل ہیت کا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اگر مرض کا بطن نگا کرین تو ایک تبدل ہیت کا جو بات لگانے سے دفعہ معلوم ہوتا دریافت ہو جاوے گا * بطن کے باب میں نگاہ کرنے سے سو جن کسی خاص جای یا تمام بطن کی معلوم ہو سکتی ہے * لیکن واقع میں مس کی ذریعہ سی بہت معلومات ہوتی ہے * ہاتھ سے آماس مختلف اعضا کا اور سختی مختلف اجزا باطنی تبسم کی دریافت ہو جاتی ہیں اور اگر وہاں کوئی شے سیال ہو تو باعث وقوع کمی و بیشی کے وہ بھی تحقیق ہو جاوے گی * لیکن ایک بڑا کام مس کرنے بطن کا تحقیق کرنا بطن کا ہے * جلن بطن کے مس کرنی سے کبابی دریافت ہو سکتی ہے اس سبب کہ بطن پر کوئی سخت پردہ مانند ستوان کی نہیں ہوتا اور غیر مزین میں نہایت ضروری ہے کہ بطن کو ہوشیاری ہاتھ سے دیکھیں * تب یا خصوصاً مختلف آفات مجاری غذا میں اگر تمام بطن ہاتھ سے دیکھا جاوی تو ممکن ہے کہ حال جلن کا معالج کو معلوم نہ پڑے * اور باعث اسکی نظر سے بچنی کی وقوع خطر کا امکان رکھتا ہے * تب میں بہر کیف یہ ضروری ہے کہ بطن ہر روز یا دوسری روز دیکھا جاوے اور بطن کی اوپر سے جہاں کہ بیشتر از او پہنچتا ہے ملاحظہ کرتے ہوئی تمام تک

بہت سے اسباب مرض کی صرف تھوڑی دلوں تک رہتی ہیں +
 مثلاً کبھی ایک شخص کو ایک سبب قوی مرض کا لاحق ہو جاتا ہے
 اور جبکہ سبب دفع کا ہوتا ہے تب البتہ اکثر صورتوں میں اثر بھی
 اوسکا زائل ہو جاتا ہے + یہ کچھ ضروری نہیں ہے کہ باعث رفع ہو
 سبب کی اثر بھی اوسکا جاتا رہے + مگر اکثر ایسا ہی اتفاق ہوتا ہے
 بعضی اسباب ایسی ہوتے ہیں کہ جسم پر کچھ تاثر پیدا نہیں کرتے
 گو مدت تک وہ قائم رہیں + اگر زہر حشک کا تھوگ لگ جاوے
 تو اوس سے ایک ایسا مرض پیدا ہوتا ہے کہ جو صرف تھوڑی عرصہ
 رہتا ہے + ممکن ہے کہ مریض مر جاوے لیکن اگر نہ مری تو بھی مرض فقط
 ایک خاص وقت تک جاری رہ سکی گا اور جبکہ مرض ایک بار واقع
 ہوا تب اکثر صورتوں میں جسم پر تاثر اوسکی نہیں ہوتی + یہ وہ مختلف
 وسیلی ہیں کہ جو قدرت ایزدی نے مرض کی رفع ہونی کی لئے سرانجام
 کردئی ہیں + یعنی واسطی زائل ہونے اسباب مضرہ کی پیش از اسکی
 کہ وہ حقیقت میں مرض کو ظہور میں لا دیں اور یہی آپ سے آپ جارہے
 رہتی امراض کی لئے *

بعضی معالج اس قدر اعتماد قدرت ایزدی پر رکھتی ہیں کہ وہ ہر ایک مرض
 میں علاج نہیں کرتے اس طرح کی علاج کو معالجہ علی التوکل کہتے ہیں +
 بہت سی صورتوں میں اس طرح کا توکل پہلائی پیدا کرتا ہے خواہ وہ صوبہ

Expectant treatment.

اکپشت خرمینت

و دو صورتیں دوا دینی کی ہوں یا جراح کی مگر اکثر صورتوں میں اس سے کام
 نہیں نکلتا + جس شخص کو کہ سخت جلن شش کا لاحق ہو، وہ اس موقع
 میں کہ شفا دل بدن جلد می سے حاصل ہو وی کی ہرگز خاموش ہو کر
 نہ بیٹھ رہے گا، جبکہ اسکو یہ بات معلوم ہو گئی کہ فشر کے ذریعہ سی فوراً
 آسائش ملی گی اور تکلیف جاتی رہے گی + جبکہ ایک شخص نے
 زہر کھایا ہو تو البتہ یہ اسکی ہو قوفی ہو گی کہ وہ محض توکل پر شفا کی
 بیٹھا رہے گا + وہ دوا طب سے طلب کرے گا یا جراح سے +
 تمام مہم جو ایک قسم کی محارمی ہر منگیو اویگا + معالجہ امراض
 اجسام انسانی کا دو طرح پر ہے، ایک تو حفظ صحت اور دوسرے
 ازالہ مرض + ہم یا تو تدبیر روکنے وقوع مرض کی کرتی ہیں یا اسکی
 دفع کریں گی، اور جبکہ اسکو دفع نہیں کر سکتے تب قصد اسکی گھٹانیکا
 کرتے ہیں + مرض کی منع کرنی سے مراد وہ تدبیر ہے کہ جو حفاظت
 جسم کے لئے آفت مرض سے عمل میں لائی جاویں + اور تدبیر شافے
 وہ ہے کہ جو مرض کی مدافعت کی لئے کریں + اور جبکہ ہم مرض کو دفع
 نہیں کر سکتی تب ہی اسکی زور کے گھٹانی کی نئی بہت سے تدبیریں
 کر سکتی ہیں + پس واضح ہوا کہ دوا سے یا مرض کا جاتا رہنا یا
 تخفیف دینا ہوتا ہے + یہ ایک بڑی بات ہے کہ ہم ایک شخص کو جب تک
 کہ اسکی عمر و فاکری آرام اور خوشی سے گذرنے کی نئی سامان حاصل

Stomach-pump. - Preventive. - Curative. -
 Prophylactic. - ستونامہ پمپ پر دیشیو، قورٹیو، پرذیقیق

کر دین اور اگر اسکی اجل ہی آ پونچھی ہو تو یہی بڑی بات ہے اگر ہماری سہمی
 سی و دہ آسانی جان دیوے بہت سی صورتوں میں علل سے
 مرض کا دفع ہونا اور تخفیف پانا دو ٹوکئی جاتی ہیں یعنی ہم دفع
 کرنا مرض کو بطور خاطر کہتے ہیں مگر تخفیف مرض کی وسیلہ کو یہی ترک
 نہیں کرتے اور مقصود اس میں کم کرنا کسی ایک علامت یا خاص
 علامتوں کا ہونا ہے کہ جبکا دفع ہونا مطلوب ہو یا انکا گھٹنا پہلی اسکی
 کہ مریش شفا یا دے یہ مطلب کھل + مثلاً شش کی جلن کی صورت میں
 اگرچہ ہم فصد کی وسیلہ سے قصد حصول شفا کا کریں تب بھی بعض
 اوقات جلدی سے روک دینا کہانسی کا خواب آور دواسے بہت بڑی
 بات ہوگی +

قطع نظر اس سے کہ ہماری تدبیریں اور سلاج سے انسداد امراض کا
 ہو یا شفا پانا یا گھٹانا و تدبیریں دو قسم ہیں بہت سی امراض
 علل اور یہی انکی انسداد میں ہم متوافق قواعد عامہ کی عمل کرتے ہیں اور
 تمام سلاج بخوبی مطابق قواعد حکمت کی ہوتے ہیں + مثلاً اول تو ہم
 تشخیص صحیح کرتے ہیں اور بعد ازاں خلل کو جو واقع ہوا ہے دیکھتے ہیں
 اور ایسی تدبیریں عمل میں لاسے ہیں کہ جو صراحتہ دفع خلل معلوم ہوں +
 یہ تو ایک قسم کا معالجہ ہے لیکن بعض امراض اور اختلافات مرض
 میں ہم قواعد مقررہ پر عمل نہیں کرتے بلکہ ایک خاص طور سے علاج

Palliative - Rational -
 تھپتھپ - عقلی

کرتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ کس واسطے ہی کو گمان کامیاب ہوئی کاہتر
 بہہ دوسری قسم علاج کی ہے اور اسکی دونوع میں بعض اوقات
 ایک مرض کی لئے ہماری پاس ایک دوائی تجرب ہوئی ہے اور
 اسکا باعث ہکو معلوم نہیں ہوتا اور اور صورتوں میں ٹھیک
 دریافت کرنا نوع اور سیرت مرض کا نامکمل ہوتا ہے۔ پس ایسے
 حال میں ہم ایک تیز تار کی مین لکھاتے ہیں جس سے کچھ قباحت پیدا
 نہیں ہوتی بلکہ کچھ ہللائی ہی ظہور میں آتی ہے۔ مثلاً علاج جلن کا بہت
 موافق قواعد متقرر ہی کے ہوتا ہے۔ اور علاج طرح طرح کی ششہ جو
 ہی ایسا ہی ہے۔ اور علاج تب مستمرہ کا کہ جو ہم خیال کرتے ہیں
 اسے طرح کا ہے۔ لیکن علاج تب لرزہ اور خارش اور آتشک کا
 موافق قواعد متقررہ حکمت کے نہیں ہوتا اسواسطے کہ یہ معلوم نہیں
 کہ کس لئے۔ کوئین سے تب لرزہ رفع ہو جاتا ہے اور کس لئے
 گندہک ہی خارش زائل ہوتی ہے۔ اور کس واسطے آتشک مجرداً استعمال
 پارہ کی جلد رفع ہو جاتی ہے۔ کوئی شخص پہلی سے خیال کر لگا کہ ان
 دوائوں میں ایسی ایک خاص صفت ہے۔ مرض اور علاج کے
 خواص میں کوئی بات ایسی نہیں پائی جاتی کہ جس سے ہم اسطر حکایت
 نکالیں۔ اکثر اذن صورتوں میں ہی علاج مطابق قواعد حکمت
 کی نہیں کیا جاتا چنانکہ سب واصل مرض کا متحقق نہیں ہو سکتا
 مثلاً اکثر صورتوں میں مرگی کے سبب نامعلوم ہے کہ جو وہ سبب
 کوئین۔

استفراغ کرنا نہایت نامناسب معلوم ہوتا ہے اور مرض بہت آرام
رہا ہے جبکہ اسکو فقط کھانا بغیر تکلف کے ملا ہے اور کچھ اور علاج
نہیں کیا گیا +

اب جانتا اس بات کا ہے ضروری ہے کہ مخالف مقتضا مرض کی کیا ہیں
آیا کوئی خاص امر مرض میں ہے + بعض مرض ایسی ہوتی ہیں
کہ وہ اس علاج کی تاثیر کا جو ایک مرض کی التمی نہایت مناسب ہے
ہرگز تحمل نہیں کر سکتے ہیں + ممکن ہے کہ حال مرض سے ضرورت
عمل میں لائے انکے خاص طریق علاج کی صاف معلوم ہو مگر کوئی
خاص امر مرض کا اس کے استعمال کو مانع ہو سکتا ہے + مثلاً
مکڑی کہ ایک شخص کو آتشک اور شکایت تلی فرمیں کی ہو + اس صورت
بارہ دینا چاہئے اگرچہ وہ آتشک میں اکثر فائدہ بخشتا ہے + یہ جستجو
بعض اوقات میں صرف خاص دوا ہی سے تعلق نہیں رہتی بلکہ
خاص اقسام کی غذاؤں سے بھی + بعض وقت ممکن ہے کہ کوئی اور
مرض ہی موجود ہو جو ایک خاص علاج کی کیا جانے کو مانع ہو
وہ مقتضای مرض جو صورت حال مرض سے

معلوم ہوتے ہیں دو طرح پر ہیں، ایک تدبیر غذا اور اعتدال مقام اور
حرکت اور سکون اور ایسی ایسی امور ہیں + اور دوسرے ذکر ادویوں میں
نسخہ لکھنے کی وقت یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ دو ایسی ہی اچھی ہو اسکی
تاثیر کارگر نہ ہوگی اگر بعضی اور باتوں کا لحاظ نہ رکھا جاویں + اس میں شک
سپلین -

نہیں کہ بہت سے علاج مفید ہوتے ہیں + بوٹیان اور اڈر ترکیب معلوم
ہی۔ لیکن ہم نے اکثر ان کی اثر کو بیکار دیکھا ہے اس واسطی کہ جب وہ علاج
کئی گنی تھے تب اور امور کا خیال نہ کیا گیا اور اس میں کچھ قصور
و دکانہ تھا + مثلاً اگر واسطے روکنی ایک شدید جلن کی پکار ہو یا جاو
تو تم توقع شفا کی نہیں کر سکتے ہو۔ اگر مرض کی قصد کرنے میں غفلت
یکجا دی اور اگر پارہ دینے کی ساتھ قصد ہی ہو تب ہی بغیر لحاظ خدا کی
فائزہ نہ نکلی گا + ایسا ہی امراض جلدی میں بہت سے علاج ہیں
کہ جو ایک خاص عمل رکھتے ہیں اور اس کو ہم بیان نہیں کر سکتے +
وہ علاج فی الواقع مجربات ہی نہیں ہیں۔ مگر ان اسی بہت فائدہ ہوتا +
در میان ان امراض کے ممکن ہے کہ جلد جلن کی حالت میں ہو دی اور
اگر تم قصد کرو اور غذا سے گرم کا حکم نہ دو تو رفع مرض نہو سکی گا +
جس طرح کہ کسی ایک علامت پر اعتماد نہیں کیا جانا ویسی ہی علامتوں پر
اعتماد نہیں ہوتا + جب کہ تم مرض کو دو ابتدا و اس وقت تمام اور
باتوں کا جنکی باب میں تمہیں اطلاع دینی مریض کو درکار ہر خیال کہنا
چاہئے +

الغرض یا وجود کمال تو جب کے سب باتوں کی طرف کہ جو ہم نے ابھی مذکور کی ہیں
اکثر مقصود تھا علاج کرنی ہی حاصل نہو گا + مگر اس سبب سے بیدل ہونا
نچا سٹے + پیشہ طبابت ہی بہت سی پہلائی نہو رہیں لاسٹے
جاسکتی ہے + خصوصاً امراض کی مزاحمت میں + بسبب
بہتر کیا جانے وسیلوں صفائی اور ہوا اور غذا اور اڈر چیزوں

اسی قسم کے وہ امراض کہ جو پیشتر کثرت سے پیدا ہوتی تھے اب بہت ہی کم ہوتے ہیں اور ہم مرض کی دور کرنے سی کہ جو واقع ہوا ہو بہت سی ہلکائی ظہور میں لاسکتی ہیں + اکثر امراض جلن کے ہوتی ہیں اور جلن پر بوسیلہ فصد اور اور علاجوں کے ہم کو کمال قدرت ہے + جب کہ ہم ایک مرض کو یک قلم زایل نہیں کر سکتی تب بھی یہ بڑی بات ہے کہ تکلیف کو گھٹا دیں + یہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگرچہ بہت سی امراض میں ہماری تدبیر کارگر نہیں ہوتی مگر ہم سعی کریں تو بتدریج زیادہ معلومات ہوتی جاویں گے اور وہ لوگ کہ جو بعد ہماری آدین گی وہ کام کر سکیں گی جو ہم نہیں کر سکتے +

اب جانا چاہئے کہ ہر چند کچھ امراض کا ترتیب دینا قوتِ حافظہ غیر کی لئے فائدہ مند ہے مگر یہ ماننا چاہئے کہ تمام یہ مختلف انواع امراض مرتبہ کی صرف پریشانے خاطر اور انتشار طبع کا پیدا کرتی ہیں + ہماری رائے میں سید ہاں ترتیب امراض کا اپنی دلیلیں جس سے یاد بہت رہی دو وضع کا ہے + اول تو حال امراض معلوم کرنا چاہئے کہ آیا وہ جلن کے ہیں یا عضوے + یا افعالی + یا خارجی + یا ناشی + اس واسطے کہ مجرور دیکھنی حال مرض کی اور اسکی نوع دریافت ہو جاتی ہے + دوم اس جانے کو معلوم کرنا چاہئے جہاں کہ خلل واقع ہے +

Inflammatory. - Structural. -

Functional. - Mechanical. - Parasitical.

ان فلمی بشرقن متنقشیل بنی نقل پاراشتیل

بیان نزف الدم یعنی جریان خون کا

واضح ہو کہ ہم اس مقام میں جریان خون کا ذکر اوسے قدر کر چکی ہیں جتنا کہ معائنہ طبیب سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ ذکر جہاں تک فن جراحی سے متعلق ہے بہت دلچسپ ہے اور کتاب جراحی میں بیان اوسکا بہ تفصیل آویگا *
فصل پہم بیان اخراج خون کی تجارت کی طور سے

جب خون باعث کسی عمل جراحی یا زخم کی نکلتا ہے تو کسی بڑی رگ سے ہوتا ہے۔ یہ بڑی رگ یا تو کٹ جاتی ہے یا کسی طرح سے اوس میں شقی پڑ جاتا ہے۔ اگر تم اس پر قیاس کر لی یہ تصور کرو کہ اوس جریان خون میں ہی جو اندر جسم کے واقع ہوتا ہے یہی حال ہوتا ہے یعنی جسم کی اندر زخم پڑ جاتا ہے اور فرق ان دو صورتوں میں صرف بلحاظ محل رگ کی ہی اتنی ہے غلطی فاحش ہے اور باوجود غلطی مولی اس امر کے لوگوں کی راہ میں ہی بات سمائی ہے۔

جب کسی شخص کے اعضا یا باطنی سے خون بوسیلہ مجاری طبعی جسم کے مثلاً ناک یا مونہ وغیرہ سے اخراج پاتا ہے تو یوں کہا کرتے ہیں اور بلکہ یہی Hemorrhage۔ Hemorrhage by the mouth۔
ہموریج یا ہمنٹیشن۔

یہ خیال ہی کرتے ہیں کہ اسکی کسی رگ خون کا موہ نہ کہل گیا ہو *
 ایسا اتفاق بہت شاذ و نادر ہے گو بعض اوقات میں اسطرح کا امر
 ہو جاتا ہے * اول تو ہیٹ جانارگ کا وقوع میں نہیں آتا اور حیانا
 اگر ایسا ہوا ہے تو دس صورتوں میں سے نو صورتوں میں صرف عروق
 شعریہ جو بہت سی ہیں ہیٹ جاتی ہیں لیکن اکثر یہ ہیثوت کو نہیں
 پہنچتا * پس جس صورت میں کہ ہیٹ جاناعروق شکا نابت نہیں ہوتا
 تو کھان سے اور کسطرح خون انہی تجارتی طبعی سے اخراج پاتا ہے
 اور کس لئی اون اعضا سے جن پر کوئی اثر شکستگی کا نہیں ہے اور نہ کیلر
 خراش شراہین یا اور وہ یا عروق شعریہ کی نمودار ہوتی ہے خون بہتا ہے
 یہ خون یعنی اوسیطرح نکلتا ہے جسطرح کہ عروق جلد سی اور رطوبت لڑجہ
 امعا میں سے اور غالب ہے کہ یہ اخراج انہیں مجاری سی ہوتا ہے جن سے
 کہ خون بہتا ہے *

اگر یہ امر جو مذکور ہوا یا یہ ثبوت کو پہنچے تو فی الواقع ایک عجیب بات ہے
 ہر کوئی خواہ غواہ وجہ اسکی صداقت کی پوچھی گا اور وجہ اسکی صاف
 یہ ہے کہ ہم اوسطرف کو جان سے معلوم ہوتا ہے کہ خون بالضرور میں سے
 نکلا ہے دیکھتی ہیں اور وہ ان کوئی صورت شکستگی کی نہیں پائی بعد
 اسکی اوس مقام کو دہو کر تر کہتے تاکہ وہ ان کی اجزا ڈیسے ٹر جاویں
 اور بخوبی نظر آنیکے لئی خرد میں سی جو ایک آلہ واسطے مدد نگاہ کی ہر کام

یتیمین * با وجود ان سبب کوششون اور احتیاط کی ذرا سبب ہی ختم
 یا کوئی نشان خراش یا رگڑ وغیرہ کا نہیں ملتا * مثلاً جب کہیں جریان
 خون معدیہ یا معاریسی باطن شرت واقع ہوا ہے کہ آدمی مر گیا اور اسکی
 مر جانے کا سبب کافی صرف یہی نقصان خون پایا گیا ہے تب باوجود
 کما بینگی ملاحظہ کرنی تمام معیار کی کوئی نشان موندہ کھل جانی خون کی رگ
 نہیں پایا گیا اور نہ کوئی خراش اسکی سطح پر یا کسی طرح کا تغیر اسکی جوہر
 میں نظر آیا * بعض اوقات وہ غشاء جس سے رطوبت لزجہ رستی ہے
 کہیں کہیں سرخ رنگ معلوم ہوتی ہے اور گویا کہ خون سی مشتمل ہے *
 مگر بعض دفعہ غشاء مذکور سلی اور شفاف نظر آتی ہے اور رگون کا جال
 جو بھی اسکی دیکھائی دیتا ہے تہرہا ہوا اور سو جا ہوا معلوم ہوتا ہے *
 کہیں رنگ کا پتا ہی نہیں ہوتا اسواسطیکہ سبب جریان خون کی پتھر
 سی وہی رگون کا جال جو مذکور ہوا بالکل خالی ہو جاتا ہے اور کہیں غشاء
 کی ادیز کی سطح سی بہت سی چھوٹی اور سیاہ رنگ دانہ مانند دانوں
 ریت کی نکلنی لگتے ہیں اگر ذرا دبا دیں * اس بات سی ترکیب جریان
 خون کی جو واقع ہوا ہو صاف ظاہر ہو جاتی ہے * اس میں شک نہیں
 کہ یہ وہ چھوٹی چھوٹی ذرات خون کی ہیں جو عروق یا مجاری جریان خون
 میں رہ گئی ہیں اور گرہ کی صورت بن گئی *
 سان مذکور الصدر سی بخوبی واضح ہوا کہ جریان خون ایسی کسی جہان کہ
 کوئی پتاشکستگی یا خراش یا رگڑ وغیرہ کا مطلق نہ ہو ممکن ہے بلکہ بعض
 شاذ و نادر صورتوں میں یہہ امر فی الواقع دیکھنی میں آیا ہے * اکثر معتبر

صور تین جریان خون کی جلد سی کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں جس مقام پر
جلد کی کہ بہت ہی چھوٹی قطرہ خون کی مانند شبہ کی نظر آئی وہاں
بعد پونچھا جانی کی جو دکھا تو بہرہ و نمودار ہوئی اور ایسی ہی بارہا تجربہ کر
سی ظاہر ہوا اور کوئی تغیر جلد کی سطح پر سوا اسکی کہ رنگ اسکا کبھی کبھی
فی الجملہ متغیر ہو جاتا تھا دیکھنے میں نہ آیا ۔ اس طرح سی قطرہ قطرہ
جاری ہونا خون حیض کا ایک زندہ عورت کے رحم معکوس سے
دیکھنے میں آیا ہے ۔ اس امر واقعی کو ہم نے اس نئی بیان کیا ہے کہ اس
میں اور اس ذکر خون میں جکا ہم حال لکھتی آتے ہیں ایک مشابہت
پائی جاتی ہے اور اس پر خیال کرنی سے یہ ذہن نشین ہو جاتا ہے
کہ اس طرح خون غشاء سی بی آنکہ اس میں کوئی اثر شکستہ یا رگڑ وغیرہ
کا یا تا جاوے بخارات کی طرح نکل سکتا ہے مگر ہم اسکو اور کسی مطلب کے
تائید یا توضیح کی لئے مذکور نکرین گے کیونکہ خلاف محل ہو گا ۔ جریان خون
حیض کا کچھ فساد کی سبب نہیں ہے ۔ کمال صحت میں درمیان خاص
اوقات زندگی ایک عورت کی جو حاملہ ہو جاری ہونا اسکا مناسب ہے بلکہ
ضروری اور وہ حقیقت میں خون نہیں ہوتا بلکہ ایک خاص قسم کا

لال پانی ۔
اس امر واقعی سے جو آگے بیان ہو گا ظن غالب ہے کہ خون او نہیں عرو
یا او نہیں جاری ہی نکلتا ہے جن سے کہ حالت صحت میں وہ رطوبات
اخراج پاتے ہیں جو مختص سات ایک عضو کی ہیں ۔ وہ امر واقعی ہے
منسترون

Menstruation :-

کہ بعض اوقات میں جریان خون بسبب کثرت برآمد اخلاط کی واقع ہوتا
اور بعد بہنی خون کی افراط اخلاط ظہور میں آتی ہے۔ در صورت نکلنے خون
کی اون غشاؤں میں ہے جن سے کہ رطوبت لزجہ رسی ہے۔ بعضی شخصوں
میں وقوع ان امور کا جو آگے آتی ہیں مقتضای عادت سے یا بالکل
معاول تو صرف اخراج رطوبت لزجہ کا بہت ہوتا ہے بعد اسکی رطوبت
لزجہ خون کی سرخی لٹی ہوئے اور بھی اسکی محض خون + بند ہونا ہی
اسکا اسطرح بتدریج ہوتا ہے مگر ترتیب مقلوب سے یعنی پہلے تو
خون محض بند ہوتا ہے بعد اس کے رطوبت لزجہ جسم میں رنگت خون
کی ملی ہے اور نیچے اوس سے رطوبت لزجہ + یہ رطوبت آخر کار کم ہوجا

ہے یا جاتی رہتی ہے۔
جب کہ خون اسطوریہ نکلتا ہے تب ہم کہا کرتے ہیں کہ یہ جریان خون
بخارات کی طور پر واقع ہوا ہے۔ یہ ایک معقول عبارت ہے اس
منقصود ہمارا بغیر بڑی پانی الفاظ کی نکل آویگا + ہم نہیں جانتے
کہ وہ عروق یا مجاری جن میں سے کہ خون بخارات کی طرح سے نکلتا ہے
اور خشکو کہ ہم عروق متجزہ کہتے ہیں حقیقت میں کیا ہیں + آیا وہ
شعبہ اذن عروق شعریہ کے ہیں جو اپنی حالت اصلی میں اس قدر بڑی نہیں
ہیں کہ اون میں ذرات سرخ آسکیں یا آنکہ وہ صرف مسامات ہیں اور
اطراف عروق شعریہ میں واقع ہیں + یہ وہ امور ہیں جنکا حال ہم کو جو

Exhalation - Excretion -

اکسپنلشن

اکسپنلشن

خوب تحقیق نہیں ہے * یہ تو ہم جانتے ہیں کہ وجود اس طرح کی مجاری کا ضرور
ہیہ اگرچہ ہم ان کو دیکھ نہیں سکتے اور نہ بدلیل ثابت کر سکتے ہیں *
اور یہ بھی معلوم ہے کہ جب تک ہر ایک جز جسم کا صحت کی حالت مز
ہیہ اور کیسٹر حکمی شکستگی اوس میں واقع نہیں ہوئے تب تک مجاری مذکور
خون کو اپنی میں سے گزر نہیں دیتی *

اگرچہ جریان خون اعضا کی باطنی سے اور طرح پر ہی امکان رکھتا ہے
مثلاً سبب پھٹ جانے اور سم کے یا باعث پڑ جانی ایک سورخ
کی کسی طرہی رگ میں یا زیادہ ہوئے جانی قروح کی سے تب بھی
اکثر صورتوں میں جریان خون بخارات کی طرح سے واقع ہوتا ہے *
نکلنا خون کا بخارات کی طرح حیر منزلہ ایک قاعدہ کی ہے اور اور طریق
جریان خون کے بطور نادرات کی * لیکن اس بیان میں سے جو عموماً کیا
گیا ہے ایک نوع جریان خون کو علیحدہ کرنا چاہئے * یعنی اوس جریان
خون کو جو دماغ سے متعلق ہے * دماغ کے باب میں وہ صورت جسکو
ہم منی اوپر استثناء میں داخل کیا ہے منزلہ قاعدہ کے ہے * قریب
تمام صورتوں میں جریان خون کے دماغ ہی خون باعث پھٹ جانے
رگ کی نکلتا ہے *

وہ جریان خون جو بطور بخارات کے واقع ہوتا ہے کئی طرح پر ہے * ان
طرحوں کو ہم یہاں ایک بعد دوسرے کی ایسی صاف اور مختصر طریق سے
ذکر کریں گی جیسا کہ جسے موسکی گا *
ذکر اوس جریان خون کا جو عادی ہو گیا ہو

بعض جریان خون اسطر کے ہیں کہ اگر ہم انہیں بلحاظ تمام خلق کے نظر کریں تو وہ صحت کی حالت سے تعلق نہیں رکھتے۔ باوجود اسکی جب کبھی کوئی واقعہ ہو دین اور اس پر اطلاع امراض کا بلحاظ اوس شخص کے جسکو وہ لاحق ہے بجا نہیں ہو سکتا۔ بعض آدمی بلکہ لقیثا اکثر آدمی ایسے ہیں کہ انکی جسم میں سے جریان خون بیشتر اوقات اور اکثر اوقات معینہ میں ہوا کرتا اور کوئی ایسا اثر نقصان کا انکی صحت میں عموماً نہیں پایا جاتا جو معلوم ہو سکے اور بظاہر کوئے سبب محرک بھی نہیں دریافت ہوتا ہے۔ پس ایسا واضح ہوتا ہے کہ یہ جریان خون کسی خاصیت ذاتیہ یا لازمیہ جسم انسان سے سی واقعہ میں آتا ہے۔

اسطر کے جریان خون کو جو بیان ہوا ہم جریان عادی کہیں گے۔ یہ جریان اکثر معاست تقیم یا تہنوں سے ہوا کرتا ہے اور اور مقامات سے کہ اگرچہ صورت میں اسکے واقوع کی مشانہ اور ریہ وسیعہ سے ہی قلم بند ہیں۔ چونکہ یہ جریان اوقات معینہ میں ترکیب خلقی جسم کی تعلق رکھتا ہے تو اسکو بعض اوقات ہمنے موردی بھی پایا ہے یعنی اگر باپ کو ہو تو اولاد کو بھی اوسکی لاحق ہوتا ہے۔

درمیان اس جریان عادی کے جو دو نو مرد اور عورت کو ہوتا ہے اور جاری ہونے خون حیض کے جو عورتوں کی ساتھ مختص ہے ایک عجیب مشابہت ہے۔ یہ مشابہت بنسبت اوس اندازہ کی جو بادی انظر

Habitual haemorrhage. - Nectum. -

بابتوئل ہمنویج

رقم

میں معلوم ہو بہت زیادہ ہے، مگر بعض آدمیوں میں جو عادی اس طرح کے
 ہیں بہ نسبت اور اشخاص کے یہہ مشابہت خوب دریافت ہوتی ہے۔
 صورتیں مشابہت کی درمیان ان دونوں کے مختصر حال جریان عادی کی
 جو آگے بیان ہوتا ہے صاف عیان ہو جاتے ہیں۔

یہہ جریان عادی مانند خون حیض کی اکثر تمام عمر تک نہیں واقع ہوا کرتی
 ہیں۔ اکثر صورتوں میں تو وہ پیش از ایام شباب کے شروع نہیں
 ہوتا۔ اور زمان پیری میں بالکل وقوع میں نہیں آتا اور جو واقع ہوتا ہے
 تو بہت ہی مدت بعد۔ بعض اوقات میں پیش از شروع ہونے
 جریان خون کے تمام بدن کسب ہو جاتا ہے، اور معلوم ہونا خفیف تپ کا
 اس صورت میں شاذ و نادر ہے۔ بعض یہ کہتی ہیں کہ اس میں چہرہ
 سیلا ہوتا ہے اور سیطرح جیسا کہ اون جوان عورتوں کا جبکہ ایام شروع
 ہو جاتے ہیں یا اوپر کچھ عرصہ گزر جاتا ہے۔ جریان خون کبھی ٹھیک
 اوقات میں واقع ہوتا ہے اور اکثر مہینہ مہینہ پیش از اسکے
 جاری ہونے کے ہر نوبت میں وہی کل وغیرہ معلوم ہوتی ہیں اور ایک
 خاص مقام سے وہ وقوع میں آتا ہے اور اتنی ہی عرصہ تک جاری
 رہتا ہے اور ایک ہی مقدار خون کی ہر نوبت میں اخراج پاتی ہے۔ بند ہو جانا
 اسکا اتفاق اکثر باعث ظہور فساد کا صحت بدنی میں ہوتا ہے اور جبکہ اسکی
 کثرت ہوتے ہیں تب مانند بہت جاری ہونے خون حیض کا وہ ایک
 مرض ہو جاتا ہے۔

Chlorosis.

خلو راسین

۱۰۰
ذکر اوس جریان خون کا جو بعوض جریان دوسری مقام کے ہو

جریان خون میں ایک عجیب بات یہ ہے کہ وہ اکثر عوض میں ایک دوسرے ہو کر
کرتے ہیں یا اگر ایک جگہ سے خون نکلتا ہے تو دوسرے مقام سے
خون جاری ہو کر عوض اوس کمی کا کر دیتا ہے اور بیشتر اوقات بعوض نکلنے
خون کے رحم سے اور جگہ سے اخراج خون ہو جاتا ہے * یہ اخراج خون
اور مجاری سے سوائے مجاری طبیعی کے ہے * یہاں سے ہی ایک مشابہت
درمیان جاری ہونے خون حیض اور جریان عادلی کے ظاہر ہے * وجہ
خون جو طبیعت سے تعلق رکھتی ہیں ایک خاص جگہ سے ہمیشہ اخراج
نہیں پاتے * جس طرح کہ بعد بند ہونے ایام مقررہ کی جریان خون رہ
اور معدہ اور امعاء مستقیم یا جلد سے واقع ہوتا ہے اور سیطرہ مثانہ اور
مونہ اور اور مقامات سے ابھی ابھی بعد بند ہو جانے اور جریان عادلی
کی خون نکلنے لگتا ہے * اس طرح کے جریان خون جو خلاف قیاس ہیں
اکثر ہر نوبت میں ایک ہی عضو خاص سے وقوع میں آتی ہیں * ایسا کم ہوتا
کہ مختلف اعضا سے بہ ترتیب واقع ہوں * عجیب و غریب صورت میں
جریان خون کی خصوصاً جریان خون کی جلد سے اسی طور پر ظہور میں
آتے ہیں *

یہ عجیب انتقال مکان درمیان بعض جریان خون کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ

Vicarious haemorrhage. - Rectum. -
جو قیاس ہنورینج

۱۰۱
 کہ اصولِ مداخلت کچھ تو ضیح کر دیگا + یہ اصول اگرچہ بخوبی سمجھ نہیں گئے ہیں
 مگر تب بھی معالجہ کے باب میں اکثر مفید ہوتی ہیں +
 اوس جریان خون سے جو بعض دوسرے مقام کی جریان کی ہو ہمیشہ
 یہ دریافت ہوتا ہے کہ تمام جسم کی صحت میں خلل واقع ہوا ہے اور وہ خود ایک
 بیماری سے +
ذکر صلی جریان خون کا

بعضی قسمین جریان خون کی جداگانہ اوس جریان خون سے ہیں جنکو ہم نے
 حادثی قرار دیا ہے + اس جداگانہ قسم کے جریان خون کو جریانِ اصلی کہتے
 ہیں اس لحاظ سے کہ وقوع اور ناکا بدن کسی ظاہری علاقہ کے ساتھ پیشہ
 مرض اوس مقام کے جہاں سے کہ جریان خون ہوتا ہے ممکن ہے +
 اور باتوں میں سوائی اوس امر کے جو مذکور ہوا ان میں اختلافِ عظیم ہوتا ہے +
 اور ان میں امتیاز کرنا ضرور ہے اور الفاظ پہنچ اور ساکن سے جوابات مستعمل
 ہیں دو علیحدہ علیحدہ صورتیں اس قسم کی جریان کی ایک دوسرے ایسی طرح
 ممتاز ہو جاویں گی +

واضح ہو کہ پیش از وقوع ہونے پہلی صورت کی جریان یعنی جریانِ پہنچ کے
 اجتماع خون ہو جاتا ہے اور ذرات خون کے جنبش میں رہتے ہیں +
 اس میں اور جلن میں اسی چہتہ سے ایک مناسبت ہے اور اکثر وہ علاج جو

Revelution. - Idiopathic haemorrhage.
 ریولوشن - ادا ذاتی ہیموریج - ایدیوپاٹھک ہیموریج

۱۰۲
 جن میں کیا جاتا ہے اس میں ہی درکار ہوتا ہے * اکثر بغیر ظاہر ہونے کی طرح
 دوسری صورت کا جریان یعنی جریان ساکن اکثر بغیر ظاہر ہونے کی طرح
 کی اجتماع کے پہلی سے واقع ہوتا ہے * وقوع اس قسم کی جریان خون
 ساتھ کسے تغیر کے ان عروق یا مجاری میں جہاں کہ صحت میں رطوبت
 بخارات کی شکل میں اخراج پاتی ہیں منسوب کیا گیا ہے * لیکن یہ تغیر اول
 تغیر سے جدا ہے جو کثرت خون سے وقوع میں آتا ہے * بعض حکماء نے
 اس تغیر کو جو عروق یا مجاری میں واقع ہوتا ہے بسبب فساد و ضعف یا دہیلا
 پڑ جانے عروق کی تصور کیا ہے * وقوع ایسی حالت کا بعض اوقات میں
 ناممکن نہیں ہے بلکہ غالب ہے * لیکن چونکہ ہم کو ان مجاری کی حال اصلی سے
 بالکل اطلاع نہیں ہے تو ہم درباب ان تغیرات کے جو مرض کی حالت میں
 انہیں شاید واقع ہوتے ہیں کچھ گفت و گو نہیں کر سکتے * اس احتمال
 کی تائید میں ہم یہ کہتے ہیں کہ استعمال قابض چیزوں کا گاہ گاہ واد
 روکنی جریان خون کے اوق صورتوں میں کارگر پائا گیا ہے * جبکہ کوئی اور
 دوام پیدا نہیں ہوئی * قطع نظر اس سے کہ وہ قابضات خاص مقام جریان
 خون پر لگائی جاویں یا اندر جسم کی پچھلے *
 اس احتمال سے جو مذکور ہوا غالباً یہ احتمال قوی ہو سکتا ہے کہ کچھ تغیر خون
 گہراں یا ادسکی ترکیب میں واقع ہوا ہے * پس جبکہ خون اس طرح پتلا پڑ گیا
 تو وہ ان مجاری میں سے نکلیا و گاجن میں کہ صحت کی صورت میں وہ
 گذار نہیں کر سکتا تھا * اس احتمال کی تائید میں یہ امور واقعی بیان کی
 Plethora—
 پلٹورا

گئی ہیں کہ جریان خون در صورت زيادہ پتلا اور پيلا اور زيادہ رطوبت وار ہو
خون کی واقع ہو اسی ملکہ اوس صورت میں ہی جبکہ اُون اجزاء میں جس سے وہ
بنا ہے کچھ ایسی کمی و بیشی ہو گئی کہ بدلیل ثابت ہو سکتی تھی، یا جبکہ وہ
ایسا متغیر ہو جاتا ہے کہ حواس خمسہ کے پردی تغیر اوسکی اوصاف میں صلیک
ظاہر ہوتا ہے جیسا کہ بعض صورتوں سکرو میں * معالجہ اسطرح کے جریانوں
اُون تدبیروں سے کیا جاتا ہے جن سے گمان اصلاح اور بہر درسی پر آجانی
خون کا بوسیلہ کسی اچھی یا ایک خاص قسم کی غذا کے مثلاً کاغذی نمون
کی جہت سے ہوتا ہے *

صورت اُون اختلا فون کی جنکا ذکر چلا آتا ہے واقع میں کچھ ہی ہو مگر اس میں
شک نہیں کہ ہونا اونکا ثابت ہے اور جریان خون کی صورتوں میں اونکا
ذکر بلاشبہ آتا ہے اور چونکہ اصل اونکی کوئی پہلی کی بیماری اوس خاص مقام
میں نہیں ظاہر ہو سکتے جہاں کہ جریان واقع ہوتا ہے تو اس لئی اونہیں
جریان اصلی ہی کی قسم میں ہمنے داخل رکھا ہے * شرح بیان کرنا علی علم
قسموں مہیج اور ساکن جریانوں کا اس مقام میں مناسب معلوم ہوتا ہے
اسواسطیکہ بعضی صورتوں میں فرق ان دو جدا جدا قسموں میں صاف
واضح ہے * بیان جریان مہیج کا

اس قسم کا جریان خون جس سے پہلی اجتماع خون مہیج کا ہوتا ہے بالتحصیل اُون
Scoury. - Active haemorrhage -
سفر دی اکتیو ہمویرج

اشخاص میں دیکھا جاتا ہے جو جوان اور قوی ہو چکے ہوتے ہیں اور خوب
 کھاتے پیتے ہیں اور کمالانہ بسر اوقات کرتے ہیں اور جن پر کہ تاثیر ادا
 اسباب کی خوب ہوتی ہے جن سے احتمال پیدا ہونی افراط خون کا ہوتا ہے +
 کبھی منشاء وقوع جریان خون کا کوئی سبب متحرک ہوتا ہے جیسا کہ گرمی کہاں
 یا جوش غصہ کا یا سخت ریاضت یا سعی جسمانی لیکن اکثر نئے سبب
 متحرک نہیں پایا جاتا + مریض کو ایک طرح کی بے آرامی تمام اعضا پر
 معلوم ہوتی ہے اور ایک درجہ ہلکا نے جو رفتہ رفتہ اس مقام میں
 قرار پاتا ہے جہاں سے کہ جریان خون واقع ہونے کو ہو + ایک سلسلہ
 ادا علامات کی سے جو مقام مذکور میں پائی جاتے ہیں یہاں خون کا طرف
 عضو ماؤف کے اور اس کی اعضا متصلہ کے صاف ظاہر ہوتا ہے +
 علامات مذکور دیہہ میں کہ نقل اس مقام پر محسوس ہوتا ہے یا تمدد یا بڑھ
 اور سنسناہٹ اور گھبراہٹ اور آس اور نظر آنا سرخی اور ممتلے ہونا بڑھ
 بڑی اور وہ کا + ٹھنڈ اور سلاٹ جانا اور سکڑنا دور کے اجزا کا
 خصوصیات پر ونگا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ گردش خون اکی ان
 اعضا میں بہ نسبت عضو ماؤف کے کم ہے + ایسی حالت کے بعد
 تمام جسم کی اعضا میں کثرت حرارت کی معلوم ہونے لگتی ہے + نبض
 ایک ان میں کئی بار حرکت کرتی ہے + اور ممتلے اور پھلتی معلوم دیتی ہے +
 آخر کار جبکہ خون پھوٹ نکلتا ہے تب وہ اکثر جلد نکلتا ہے اور بہت سرخ رہتا
 ہوتا ہے اور ایک ہی عضو سے اخراج پاتا ہے اور جلد جم جاتا ہے اگرچہ صاف
 جدا ہونا رطوبت رقیقہ مانہ کا خون غلیظ سے کم وقوع میں آتا ہے خون

خون بہنے کی حالت میں علامتیں اجتماع خون کی اوس مقام سے کم اور زیادہ ہو جاتی ہیں + ہات اور پانوں میں بہر حرارت آجاتی ہے + اور نبض کو پہر اپنی قوت اصلی حاصل ہوتی ہے + مریض کو یہی تسکین معلوم دیتی ہے اور پہلی کی نسبت وہ اپنی تین زیادہ صاحب طاقت اور شگفتہ خاطر پاتا ہے + اس قسم کا جریان خون اپنا علاج آپ ہی + بسبب نکلی جانے ایک خاص مقدار خون کے جریان او کا خود موقوف ہو جاتا ہے + اور وقوع فساد کا بعد جریان خون کے صرف اوس صورت میں ہو سکتا ہے کہ خون بکثرت نکل گیا ہو + یا جبکہ اوس سے کسی طرح کا خلل اوں اجزا کو پہونچا ہو جن میں سے اونی اخراج پایا +

اوپر ہم یہ بیان کر چکے ہیں کہ جریان مہیج کے وقوع سے پہلی اجتماع خون کا ہوتا ہے + اور اسی جہت سے اوسکو جلن سے ایک مناسبت ہے + شاید یہ بات زیادہ سچ ہے کہ جریان مہیج کی بعضی صورتیں واقع میں آغاز جلن کا ہے + اور نکل جانا خون کا ایک قدرتی علاج اوسکا ہے + اسطیکہ بڑا معالجہ جلن کا اخراج خون ہے + اور وہ وقوع میں آجاتا ہے +

ذکر جریان ساکن

بالعکس جریان مہیج کے جریان ساکن اوں صورتوں سے واقع ہوتا ہے جو بالکل مخالف جریان مہیج کی صورتوں سے ہیں + اس طرح کا جریان اوں اشخاص کو لاحق ہوتا ہے جو خلقی ناتوانی رکھتی ہیں + یا مرض کی جہت

پائو ہونیج Passive haemorrhage -

۱۰۶
 ضعیف ہو گئی ہیں + یا ماندگی یا نیسر نے غذائی مقوی سے بہت
 بہت نکل جانے رطوبات کے + یا عائد ہوئی غم و سنجش کے + پھر
 واقع ہونے اس طرح کی جریان کی اکثر کوئی علامت اور کسی ظہور کی
 نہیں معلوم دیتی + خون جو اخراج پاتا ہے سیاد رنگ اور رطوبت
 آمیز ہوتا ہے + اور جھنے کا ڈھنگ اس میں نہیں پایا جاتا + اور کمر
 اطراف جسم سے ایک ہی بار نکلتا شروع ہوتا ہے + اگر وہ خون جو پاتا
 ہوتا ہے ذرا ہی زیادہ نکلے + تو جلد ہی ناقضی مریض کے جلد زیادہ ہو جا
 چہرہ اور کاپیلاٹ جاتا ہے + اور بدن میں سے گرمی جاتی رہتی ہے +
 بعد نکلیا نے خون کی مریض بدتر حالت میں بہت اس حالت کی ہو جا
 ہی جبکہ خون نہ نکلتا تھا + نکلیا نا ایک خاص مقدار خون کا اس طرح کے
 جریان میں خون کے زیادہ نکلتی کو مانع نہیں ہوتا + جیسا کہ جریان مہج
 میں ہوتا ہے + بلکہ جقدر دیر تک کہ وہ ہوتا رہا ہو اور جتنا کثرت سے
 کہ وہ نکلا ہو اور سیدر پہنڈ کرنا اور کاشکل ہو گا +

ذکر جریان سببی کا

جریان اس قسم کے جسکو ہم بیان کر رہے آتی ہیں + یعنی وہ جریان جنکا
 وقوع اور کسی ظاہری مرض عضو منہ نہیں ہے + اور جنکو اسی بہت سی سببیں جریان
 اصلی نام رکھا ہے + ہم یہیں واقع ہوتے + قطع نظر اس سے کہ وہ مہج
 ہوں یا ساکن + بلکہ اکثر وہ جریان جو بخارات کی شکل پر ظہور میں

تشویش ہو رہا ہے - Symptomatic haemorrhage -

آتے ہیں سببی ہوتے ہیں یعنی وہ بسبب کسی پہلی بیماری اور اس عضو کے
 جہانے کہ خون اخراج پاتا ہے واقع ہوتے ہیں یا باعث مرض کسی
 عضو کے جو عضو مذکور سے کسی طرح کا تعلق رکھتا ہے۔ پیش از
 واقع ہونے جریان سببی کے اجتماع خون ہو جاتا ہے۔ مگر یہ اجتماع
 مہج کی قسم کا نہیں ہوتا۔ بلکہ اند خون کا۔ اور اس کو تعلق زیادہ تر ساتھ
 اور ردہ اول مقام کے ہوتا ہے جو خون دیتی ہیں اور شرائین سے کم
 مثال اسکی یہ ہے کہ ہم اس غشاء سے جو ریا اور سینہ پر ہے خون کا اخراج دیتے
 ہیں۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ کچھ خام اور سماروغی مادہ ریا میں اگر اس کے
 بعض جز کو بہر دیتا ہے۔ اور خون کے بہرنے کو اس میں
 مانع آتا ہے۔ یہ مثال جریان سببی کی ہے جو بخارات اور ترشہ کے
 طریق پر واقع ہوتا ہے۔ اور وقوع اسکا اوپر کسی پشتر کے بسبب مرض
 کے جو اس عضو میں سے جہان سے کہ خون نکلتا ہے موقوف

بعضی صورتوں میں اس جریان کے بسبب موجود ہونی سوزش کے
 یہ گمان ہوتا ہے کہ جریان خون مفید اور مسکن مرض اجتماع خون
 مہج کا ہے جو باعث ہٹل سماروغی کی پیدا ہوتا ہے۔ اور باعث روکنی گردل
 خون کے وقوع میں نہیں آتا۔

کبھی ہم پاتے ہیں کہ خون ریا سے نکلتا ہے یا ریا میں جاتا ہے۔ یہ نتیجہ

Symptomatic

Tubercle

سمپٹومیٹک

تیوبزکل

اسے مرض قلب کا ہی جو خون کے جانیکیوریہ سے قلب میں مانع ہوتا ہے
مثلاً تنگ ہو جانا مائیکل اور فیس کا * یہاں خون ریہ میں بند رہتا ہے
جب تک عروق شریہ اس قدر پھول جاتے ہیں کہ زیادہ پھولنے کی گنجائش
نہیں رہتی پس اوں میں یا تو شق واقع ہوتا ہے یا وہ ایسی پھیل جاتی ہیں
کہ خون اوں کی مجاری بخارات سے نکلتا ہے * اس طرح بعینہ اوس مرقہ
عشار سے جو معدہ اور امعاء پر ہی سبب مرض کبد کے خون بہتا ہے اور
چونکہ یہ خون جو امعاء سے جگر کی وسیلہ سے قلب کی طرف رجوع
کرتا ہے جگر میں سیدو دہتا ہے تو یہی حال ظہور میں آتا ہے * یہہ مثالیں
اوس جریان سببی کی ہیں جو بخارات کی شکل میں اخراج پاتا ہے اور حکما
وقوع اوپر پہلی سے مرض ہونی اوس عضو کے موقوف نہیں ہر جس
خون بہتا ہے بلکہ اوپر مرض ایک اور عضو کے جو پہلی عضو سے بہت
قربت رکھتا ہے *

جب ہم یہ کہتے ہیں کہ جانا خون کاریہ میں ۱ در کلنا اوسکا وہاں سے
ایسے مرض قلب کا نتیجہ ہے جو مانع گردش خون کا ہے تو ٹکویہ تصور
کرنا چاہئے کہ صرف ریہ ہی اس طرح کا مجری ہے جس سے خون مجتمع اخراج
پا سکتا ہے بلکہ مرض قلب کا اکثر موجب اجتماع خون کا تمام اوردہ
میں ہوتا ہے اور جریان خون جو باعث اس طرح کی اجتماع کے ظہور میں
آئیکی قابل ہوتا ہے کسی مقام سے جہاں کہ اوردہ بہت پھول گئی ہوں

Central aortic - Symptomatic -

میکل اور فیس

سینٹومٹیک

گئی ہون واقع ہو سکتا ہی ۔ جاری ہونا خون کا مختلف اجزاء مرطوب غشاؤں
 کی سہ حقیقت میں اکثر اوقات نتیجہ مرض قلب کا ہی ۔
 اثر اجتماع خون کا جو صراحتہ موجب جریان خون کا ہی بعض اوقات اون اشخاص کے
 جسم میں صاف عیان ہوتا ہی جو یہاں فسی دیئے جاتے ہیں ۔ ظاہر ہے
 کہ جب وقت کوئی ضرورت ہو اس کے پہنچنے کی ریرہ میں نہیں رہتی ۔ اس وقت دل منی
 طرف قلب کے اور بڑی اور دہ بلکہ تمام اور دہ پھری ہوئی اور سلی ہوئے
 سیاہ خون ہی ہو جاتی ہیں ۔ معدی پانچ آدمیوں کے جنگو قل ملا تھا ہر
 ملاحظہ کیا جانی کے پررگ دکھی گئے ۔ اور ان پانچ میں سی دو آدمیوں کے
 معدون میں جو خیال کیا تو پایا کہ خون واقع میں اپنی مقام اصلی رگون کیسے
 نکل آیا تھا ۔ اور غشا کے اوپر چٹا ہوا تھا ۔ مختصر یہ ہے کہ جریان واقع
 ہوا تھا ۔

اوس جریان خون کی باب میں جو بخارات کی شکل پر واقع ہوو اور کسی قسم کا اقام
 مذکورہ الصدر میں ہو اکثر باتیں قابل بیان ہیں ۔
 اول تو یہ بات ہی کہ بعض منسج جسم کے سے اکثر اور جلا خون جاری ہوتا ہے
 اور بعض سے کم ۔ خصوصاً غشاء مرطوب سے بیشتر ایسا ہوتا ہی ۔ چنانچہ اوس
 غشاء مرطوب سے کہ جو منخرین کے اندر ہی ۔ اور غشاء مرطوب ریرہ اور معدہ
 اور امعاء اور مجاری بول اور رحم وغیرہ سے جاری ہوتا ہی ۔ یہ ہر تمام
 علیحدہ علیحدہ صورتیں مرض کی ہیں کہ جنگو ہم غقریب مشرح کیا
 کریں گے ۔
 یہ جو مذکور ہوا امر واقعی ہی ۔ اور اس سے سوالات دلچسپ پیدا ہوتے ہیں ۔

اور وہ یہ ہیں کہ آیا جریان خون کچھ علاقہ ترکیب اور اعمال غشاء مرطوب سے
ہی یا اذن منسجون سے جو اوکھی نیچے ہیں۔ یا باعث اس امر واقعی کا یہ ہے
کہ غشاء مرطوب کہ جو خوب نہیں ملی ہی تو سبب جلد جمع ہو خون کا اذن عروق
میں ہی کہ جو اوکھے نیچے ہیں۔ یا انکہ بخارات کی طبیعت اور غلظت اصلی کچھ تعلق
اوس میلان ہی رکھتی ہی جو مرطوب غشاؤں میں اس جریان کی طرف پایا جاتا ہے
یا یہ خیال کریں کہ وہ عروق یا مجاری کہ جسے رطوبت لزجہ نکلتی ہی خون کو
زیادہ آسانی سے اخراج دیتی ہیں بہ نسبت اوز عروق یا مجاری کی کہ جن سے
اور تیلی رطوبتیں نکلتی ہی ہیں۔ مثلاً زرد آب یا پسنا * ان سوالات کا کچھ تو
جواب دیا جائے کہ تمکو وہ امر واقعی یاد رکھنا چاہئے کہ جس کی سبب سے سوالات مذکور
کئی گئے *

واضح ہوا کہ خون کا جاری ہونا بخارات کی شکل میں صرف مرطوب غشاؤں ہی پر منحصر
نہیں ہے۔ بلکہ اوز غشاؤں سے ہی ہو سکتا ہی کہ جن میں زرد آب ہے۔ لیکن اس طرح کا
جریان بہت کم ہوا کرتا ہے۔ اکثر صورتوں میں جہاں کہ خون اپنی مقام اصلی سے
نکل کر اوز بطن میں پایا گیا ہی جو کہ غشاؤں رقیقہ مائیدہ سے بنا ہی تو سبب اس کا
یا تو جلن ہے۔ یا انکہ خون کسی اتفاقی مجری سے نکل کر کسی بڑی رگ میں پہونچا ہوا
دیکھا گیا ہے۔ * جاری ہونا خون کا جلد سے ہی بہت کم ہوتا ہی۔ سبب اس کا
شاید یہ ہی کہ اوپر کا رخ جلد کا خون کے نکلی کو مانع ہوتا ہی اس واسطے کہ چھوٹے
چھوٹے دہی سرخیا کے جو علامت پر پر اس کے ہیں واقع میں جریان خون میں +
ہر چند کہ اس میں خون اوپر کی طرف جلد میں سرایت نہیں کرتا۔ لیکن جیسا کہ ہم

پہلی ذکر کر چکے ہیں کہ بعض ایسی صورتیں ہوتی ہیں کہ جن میں خون شبنم کی طرح پرباہر نکلتا ہے * ۔

دوسری بڑی بات درباب اوس جریان کہ جو بطور بخارات کی واقع ہوتا ہے یہ ہے کہ وہ بعض خاص اجزاء میں مرطوب غشاؤں میں سے اکثر بنبت اور اجزاء کی حسب اختلاف عمر کے ہوا کرتا ہے نہ چنانچہ بچوں کو جریان خون اکثر اوس غشا ہی ہوتا ہے کہ جو تہنوں میں ہے * جو انون کو چٹکیوں پیسیر اور سینہ میں سی * اور سن دونوں یا بڑی عمر میں المعامستقیم اور رحم اور مجاری بول سے * اور اسی کی ساتھ یہ بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ بڑا کپے میں دلخ کی رگوں سے بھی جریان واقع ہوتا ہے مگر فرق کصورت اس میں صرف یہ ہے کہ جریان خون بخار کی طرح نہیں ہوتا * ۔

چونکہ ہم اوپر کی صورتوں میں یہ بیان کر چکے ہیں کہ جریان خون اکثر بطور بخارات ہوتا ہے تو اس سے البتہ محکومہ خیال گذرے گا کہ بعض اوقات اوسکا ہونا باعث کہو نہی کسی بڑی رگ کے بھی امکان رکھتا ہے * مثلاً خون کا ہنا گلی سے ممکن ہے کہ جب قرح اوس مقام میں پڑ گیا ہو اور یہ قرح کسی درید یا شریک کی پوست تک سرایت کر گیا ہو * خون کا تھوکناسل کی مجاری میں کہی کہی بسبب چر جانے رگ خون کے اتنی عرصہ میں ہو سکتا ہے کہ جسم میں ملائم اور دور ذنبوں کے ہو سکیں * معدہ میں سے خون کا نکلتا بعض اوقات چہل جانے کسی بڑی رگ سے ہوتا ہے جبکہ سرطان معدہ میں ہو * یا بسبب

Haemoptysis - Haematemesis -
ہماپٹیسس ہماتیمسس

جڑ جانے چوٹی قروح کے کہ جن سے اذیت پہنچتی ہی واقع ہوتا ہے۔
 * جریان امعاء میں سیاخون کا نکلنا اکثر اس سبب سے ہوتا ہے کہ امعاء و قان
 میں زخم پڑ جاتا ہے * مثلاً میں تپہری کا ہونا اکثر موجب پھٹ جانے کسی
 رگ خون کا ہوتا ہے۔ اور خون نایزہ سے اخراج پاتا ہے * پہلی ہونی رگین
 ہی جسم کے کسی مقام میں سے پھٹ جاسکتی ہیں۔ لیکن یہ کم پایا گیا ہے۔
 جبکہ ہم اسکو جریان خون کہتے جو بخارات کی شکل میں واقع ہوتا ہے اور نہیں متفا
 سی مقابلہ کر دیکھیں جہاں کہ رگین پھٹ جاتی ہیں *
 سر میں یہ صورت بالعکس ہوتی ہے۔ ہموکھین ہوتا ہے کہ خون بعض اوقات
 دماغ کی چٹائیوں سے رستا ہے۔ لیکن اکثر اوقات خود بخود جریان خون دماغ
 بسبب کھل جانے کسی شریان مآذف دماغی سے ہوا کرتا ہے *
 یہ امر آگے تحقیق ہو دیکھا کہ آیا سب صورتوں کو رگ
 میں جریان خون کئی چھوٹے دھانوں طبعیہ ایک ہی جگہ سے ہوتا ہے۔ یا
 ایک سو رانخ اطراف ایک ورید یا ایک شریان میں واقع ہو گیا * بعض دفعہ تو
 امتیاز ممکن ہے۔ اور بعض اوقات ہم مقررین کہ یہ امتیاز کرنا ان دونوں خصوصیتوں
 ہمارے طاقت سے زیادہ ہے۔ یعنی ٹھیک مقام اور طریقہ خون کے
 خارج ہونی کا تحقیق نہیں ہو سکتا *
 اب جانا چاہئے کہ بلحاظ اوس مقام کے جہاں سے خون بہتا ہے اور یہی بلحاظ
 اوس مواقع کے کہ جن میں جریان واقع ہو خطرہ کا عائد ہونا یا ہونا منحصر ہے
 بعض اوقات ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ صرف خون کے کم ہونے سے خود
 اذیت پیش
 Dr. F. C. —

خود ایک ہی بار بہت خون نکلنے سے یا بار بار نکلنے سے جبکا انسداد متعذر ہو
 مریض جانے جاتا رہتا ہے، لیکن اس طرح کا اتفاق کم ہوتا ہے۔ اور جبکہ ہوتا ہے
 تو دیکھا جاتا ہے کہ خون اکثر ایک بڑی رگ سے نکلا کہ جوشق ہو گئی تھی + یہ صورت
 زخم سے خون نکلنے کی صورت کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے، مگر اس میں بہت فرق
 ہے کہ ہم رگ مجروح تک کاٹ نہیں سکتی، اور نہ اس سے بازہ سکتی ہیں، لیکن
 اکثر بسبب موجود ہونے اور دباؤ اس خون کے کہ جو اپنی مقام اصلی سے
 نکل کر بیرونی اجزائیں یا اونکی اوپر آ رہا ہو خطر عظیم پیدا ہوتا ہے + مثلاً
 جس صورت میں خون کہو پیری سے ہی گاؤہ دماغ پر دباؤ کر گیا، اور در صورت
 سیلان خون کے ریسے سے ریہ +

اکثر صورتوں کی اندر علامات میں ہی بہت سا اختلاف ہوا کرتا ہے، بلکہ جریان خون کا
 ہی دریافت کرنا ہمیشہ آسان اور متحقق نہیں ہو سکتا + جبکہ وہ جز
 کہ جسم میں خون پہنچا جسم پر دھنکے کی ساتھ تعلق رکھتا ہے تو کچھ خون کے
 اکثر جلدی یا دیر میں نکلنے سے یہ ثابت ہو دیکھا کہ وہ جریان خون کی ایک صورت
 ہے + سمجھنے لفظ اکثر کا اسلٹی بڑا دیا ہے کہ بعضی صورت میں ایسی دیکھنی میں
 آئی ہیں کہ جن میں مریض جو پیشہ کمال ضعف و ناتوانی کی حالت میں تھی صرف
 بسبب نکل آنے خون کے اپنی مقام اصلی سے غشی کی حالت میں جان کر
 گئی ہیں + ہر چند کہ خون فی جسم سے باہر اخراج نہیں پایا + بعد نکل جانی جان
 معدہ اور امعاء خون سے بھرا ہوا دیکھا گیا + مگر اب تفرغ اور اجابت کی
 صورت میں بالکل نشان خون کا نظر میں نہیں آیا ہے + اور جس صورت میں
 کہ خون باہر نمودار ہوتا ہے تب بعضی دفعہ اس بات کا قرار دینا دشوار ہوتا ہے

کہ آیا وہ کسی خاص عضو سے نکلا ہے یا اون مقامات سے کہ جو درمیان عضو
مذکور اور مجری طبعی کے جس سی کہ وہ آخر کار نکل جاتا ہے واقعہ میں *
مثلاً بعض اوقات یہ تحقیق نہیں ہو سکتا کہ آیا خون جو بول کی ساتھ نکلتا ہے
گروہ سی نکلا ہے یا مثانہ سے یا نایزہ سی *

خون باہر نکلنے کی وقت بموجب زیادہ نکلنے اور پاس سے نکلنے کی اکثر زیادہ
اور زیادہ چمکتا ہوا ہوتا ہے اور زیادہ گاڑہ سیاہ رنگ باعتبار
درازی مدت اس کے رہنے کی جسم میں بعد نکل آنے کے اپنی مقام اصلی
ہوتا ہے * یہ طویل مدت کا دو باتوں پر موقوف ہے یا تو خون جو اپنی مقام
اصلی سے نکل آتا ہے مقدار میں کم ہوتا ہے اور اسی جہت سے وہ اعضا
کہ جن میں سے وہ گذرا ہوا اس کی برداشت کر لیتے ہیں یا یہ کہ اسی دورے
آتی ہوئے عرصہ لگتا ہے * واضح ہو کہ خون کے رنگت میں کہ جو اپنی مقام
اصلی سے نکل آیا ہو ہم عجیب عجیب باتیں بیان کریں گے جبکہ ذکر استفراغ
خون کا آدیکا * اس مقام میں ذکر اذکار اذ محض ہو گا *
اگر باہر کی ہوا اس مقام تک نہ پہنچے جہاں
کہ وہ خون نکلا ہو تو ہم اس تحقیقات کے محروم رہتے ہیں جو خون کی حقیقت میں
دیکھنے سے حاصل ہوتی ہے لیکن ایسی صورت میں بیاعت واقع ہونے
خلل کے اس مقام میں جہاں سے خون نکلا ہے ہماری مطلب کے لئے مدد ہو جا
ہے * یہ خلل یا تو بسبب عضو موقوف دباؤ ہونے پر ظہور میں آتا ہے
یا بسبب چر جانے یا پھیل جانے اس عضو یا اور اجزا کی کہ جو اس کی متصل ہو
اور اس کی سوای اور معلومات علامات غیر صریح سے کہ جو تمام ترکیب جسمانی میں

ظاہر ہوتی ہیں ہر سکتی ہیں + ان علامتوں میں سے اکثر ایک ہی نہج پر رہتی ہیں
خواہ خون باہر نمودار ہو یا نہ ہو + اختلاف کا ہونا ان علامات میں متواتر خون نکلنے
ہوئی اور اسکی جلد نکلنے پر موقوف ہے + عمر اور طاقت مریض کی باعتبار یہی کہ
اختلاف ہو کر تاہی +

بعضی ان علامات غیر صریحہ میں سے ہمیشہ اولی سبب اصلی ہی منسوب نہیں کئے
گئی ہیں + چہرہ کا زرد ہونا اور کستی اور صغیر نبض کا درمرد ہو جانا یا آون
اور پیر و نکا اور غشی کی طرف میل کرنا جو سبب جریان خون سے تعلق رکھتے سکتے ہیں بعض
اوقات ساتھ اس اندیشہ اور خطر کے منسوب کئی جاتی ہیں جو خون کی دیکھی سے
مریض کے دل میں پیدا ہوتاہی + بعض دفعہ یہ امر فی الجملہ مطابق واقع کے
ہو سکتاہی، مگر اون صورتوں میں جہاں کہ جریان خون جسم کے اندر ہی واقع
ہوتاہی یہ بات کرسی نشین نہوگی، باوجود اسکی علامات مذکورہ التصدیر اکثر پہلے
اون صورتوں میں پائی جاتی ہیں + پس واضح ہوا کہ اون علامتوں کا ہونا
غالباً تمام صورتوں میں بیشتر اور گردش نہ کرنے خون کے حقیقت میں
منحصر ہے +

تدبیر کرنا واسطے ہر ایک علیحدہ صورت حسب جریان خون کی ضرورت ہے کہ اوپر اون
خاص مواقع کے منحصر ہو جنہیں کہ وہ وقوع میں آوین + وہ ذکر کہ جو ہم
تدبیر جریان خون میں کیا چاہتے ہیں البتہ عموماً ہوگا، لیکن پیش از اسکی بیان کے
ایک عمدہ سوال پیدا ہوتاہی - اور وہ یہ ہے کہ آیا جمیع صورتوں جریان خون
میں روکنا خون کا مناسب اور مفید ہوگا یا نہیں +
مؤلف کے نزدیک بغیر بڑھانے الفاظ کی مختصر یہ قاعدہ مقرر کرنا بہتر ہوگا

کہ جریان معقادی میں کہ جکا اوپر ذکر آچکا ہے کچھ مداخلت نہ کی جاوے جب تک
 کہ کوئی ظاہر ضرر تندرستی کے لئے نہ معلوم ہو۔ اور جب تک کہ جریان خون
 (جیسا کہ اکثر ہوا کرتا ہے) اودن مقامات واقع ہو جنکی ترکیب کے بگڑنے کا یا وقوع
 خلل کا اوٹکی افعال میں بسبب بار بار بہنے خون کی احتمال نہ پیدا ہو۔ اکثر
 اوقات خون کی برآمد کی جگہ جریان معقادی میں جیسا کہ ہم پہلی قسم بیان کر چکے
 ہیں معامستہ تقیم ہے۔ اور وہ دو صورتیں عدم مداخلت کی جو مذکورہ میں
 اس معامکے باب میں خوب برقی جاسکتی ہیں۔ * نزف الدم یا کمینز ہی اسی قسم
 کی مثال ہو سکتی ہے، لیکن وقوع اس کا کم ہوتا ہے۔ جبکہ جریان اپنی مقام
 اصلی سے ہو وین، بلکہ کسی اور بڑے عضوی سے ہو تو منجملہ اور تدبیروں معالجہ
 یہ بھی اکثر مناسب ہو گا کہ کوئی تدبیر برآمد خون کے اصلی مقام سے کیجاوے۔
 ایسا اتفاق بہت کم ہوتا ہے کہ اس تغیر مقام سے کچھ زیادہ فائدہ حاصل ہو
 یعنی بسبب بدل جانے اس مقام کے چھانسی کہ وہ خون بہتا ہے اور
 موجب خطر ہی ایسے مقام سے جہاں کہ پیش کی نسبت کم اندیشہ ضرر کا ہو
 انفرض جبکہ جریان معقادی جیسا کہ اکثر اتفاق
 ہوتا ہے اودن اشخاص کے اندر کہ جنکی جسم میں کثرت خون کی ہو۔ اور جبکہ بسبب
 استعمال غذای غیر معتدل اور عیاشی کے عادات کی موافق جریان معقادی
 ظہور میں آوین تو قطعاً مشاہدہ ہی پر اکتفا کرنا چاہئے۔ * جریان خون کے
 اشخاص میں چور کھڑکی کا کام کرتا ہے۔ بعض آدمی ایسی میں کہ جنی بوا
 خونی اور جاری رہنا خون کا اوٹکو گوارا نہیں مگر یہ اوٹکو منظور نہیں ہوتا کہ
 اپنی ٹیکسٹ۔

۱۱۶
 کہ او نکی زندگی میں کچھ تبدیل کیا جاوے۔ یا گولی اور تدبیر معالجہ کی سب سے عمل میں آدی۔ ان صورتوں میں البتہ خون کے بند کرنی کی کو اسطے کچھ تدبیر کرنی چاہئے مگر ایسی مریضوں سے یہ کہہ دینا ضروری ہے کہ خون بوایسر کا نکلنا تسکین دینے کثرت خون میں چند ان قابل استناد نہیں ہے۔ بلکہ اکثر اوس سے تسکین کافی حاصل نہیں ہوتی ہے۔ اور جب تک کہ کثرت خون کی موجود رہی گی تب تک بند ہو جانے خون بوایسر اندیشہ عائد ہونی اور امراض ہلکے اور مقامات میں خصوصاً سر میں دامنگیر ہوگا۔

تجربے سے واضح ہو گیا ہے کہ فوراً بعد بند ہو جانے خون بوایسر کے سکتے۔ یا داغ سی اکثر خون جاری ہو جاتا ہے۔ مریض کو یہ بھی سمجھا دینا چاہئے کہ نکلنا خون کا کثرت امعاء مستقیم کے عروق سی ممکن ہے۔ اور اگر تب کسی ریاضت یا اور صورت کے اوسکو زیادہ تحریک ہو تو ممکن ہے کہ مقعد کے پاس اسقدر سوزش پیدا ہو کہ نہایت تکلیف دلوے۔ اور جو علاج کرنے پر او نکی جہاں ٹہکی تو اوسکی لئے ایسی تدبیریں کہ جنہیں کچھ خطر عائد نہیں ہو سکتا بلکہ غالباً دفع ہونا کثرت خون کا ہی کہ جو موجب اندیشہ کا تھا۔ اوقات وقوع جریانون میں علاج کرنا غالباً چاہئے۔

اون جریانون میں کہ جو پہلے بنام جریان مخصوصہ کے کہہ ہو چکی ہیں تدبیر ون کا کرنا صراحتہ واسطے بند کرنی خون کے بیشتر اوقات مناسب نہوگا۔ مگر اوس صورت میں جبکہ باعث نکل جانے بہت سی خون کے مریض کی طرف سے اندیشہ عائد ہو اسطرح کی جریان اکثر اپنے علاج کے قابل آپ میں۔ اس طریق سے کہ مریض کثرت خون کو تمام جسم یا کسی خاص مقام میں تسکین دیتی ہیں۔ اور کثرت

خون ہی موجب اونکی ظہور میں آنیکی ہے + ان جریبانوں کی سنے کہ جو جلن کے
ساتھ بہت مشابہت رکھتے ہیں ممکن ہی کہ اکثر اوقات وہی معالجہ کہ جو جلن
لئی کرتے ہیں درکار ہو + یہہ ایک تدبیر غیر صریح ہی + اس سی غذا و جریبانوں
کم ہو جائیگی اور بار بار وقوع میں نہ آویں گے

سوائی اذن صورتوں کے کہ جو بیان ہوئیں دو نو صبر عم اور غیر صریح تدبیر
واسطی بند کرنے خون کے جقدر خلد ممکن ہو تمام اور صورتوں میں کام میں
لائی چاہئیں + اور طریق مناسب یہ ہے کہ مرض ایسی مقام پر ہو جاکہ
چار طرف سے تازہ اور سرد ہوا اوسکو لگے + اور بالکل بے جنبش ٹھارا
ہی + غم و غصہ وغیرہ کہ جو دل سے تعلق رکھتی ہیں + اور اذن اقسام اغذیہ
اور اشربہ سے کہ جو پیچ ہوں اجتناب کلی کرے + مختصر مقصود یہ ہے
کہ جس سے گردش خون کی جلد ہونے لگی اوس سے با احتیاط تمام پرہیز کرے
اور جسم مریض کا ایسی وضع پر رہے کہ جس میں بہت ہی کم احتمال جانے ہو گا
طرف عضو باؤف کے ہو + جو خون المعایار رحم یا بجا رکول سی جاری ہوا ہو
تو لیثنا خطر عرضی کی صورت پر مناسب ہو گا + نکیر اور جریان خون دماغ کا
صورتوں میں سر کو اونچا رکھنا بہتر تھا + الغرض اگر جریان خون

استقدر شدت سے ہو کہ ضرورت معالجہ طبیب کی پڑے تو واسطے استعمال
ایسی غذا اور دوا کی تاکید شدید کیجاوے کہ جس سے ہیجان پیدا نہ ہو
منجملہ اذن تدبیروں کے جو حقیقت میں واسطی

اندر جریان خون کے کی جاتی ہیں سب سے عمدہ تدبیر اور بند کور ہو چکی ہے
ذیبق شش Venesection -

یہ ایک اولٹی بات ہے کہ خون کے روکنے کی لئے اس صورت میں خون نکالنا
 پڑتا ہے مقصود ہمارا یہ ہے کہ زور دل کے ٹکڑے جانیکا گھٹ جاویں اور کثرت
 خون کی جہاں کہیں ہو کم ہو جائے اور جو اجتماع خون کے خاص جا میں ہو تو
 وہ انسی نکل جاویں اور عضو ماؤف کی طرف رجوع نہ کرے * ترکیب نکالنے
 خون کی اور مقدار اور ضرورت دفعتاً رگ زنی کی البتہ موقوف مواقع ہر ایک
 خاص صورت مرض پر ہے * حصول انہیں مقاصد کا بعض اوقات
 اور ترکیبوں سے ہی ممکن ہے * یعنی بسبب تنقیہ تمام جسم خصوصاً
 مہلات سے *

علاوہ فصدینی کے استعمال قابضات کا جریان خون کی لئے بہت مفید
 ہے * قابضات میں سے سردی بڑی چیز ہے * اگر اوس مقام کو کہ جہاں
 خون بہتا ہے اوسکی محاذی سرد چیز کہیں تو سود مند ہوگا * چنانچہ
 استفراغ خونی کے بند کرنی کی لئے برف کہاتے ہیں * یا اگر جریان
 بشت ہو ایسا کہ نحیف کر دے تو سرد پانی امعا مستقیم میں حقہ سے
 پہونچاتے ہیں * یا عنق الرحم میں اگر خون رحم سے بہتا ہو * یا سرد چیز کو
 جسم جلد کی اوپر متصل اوس مقام کے لگا دیں کہ جہاں سے جریان
 واقع ہو * مثلاً نکسیر کی صورت میں ناکہ اور ماتہی کے پاس *
 اور خون تھوکنی کی صورت میں چھاتی کے اوپر * اور جب معدہ سے
 خون جاری ہو تو پیٹ اوپر اور معدہ سی نیچے یا عجان پر جو امعا یا رحم
 یا مجاری بول سے جاری ہو * لیکن واضح ہو کہ کڑا چوٹی عروق کا
 دجائیٹا - Vagina -

سردی سے ادھین متعلقہ ہر کہ جو اسکی مقابل میں ہو مگر اس
 ٹکڑے نے دور دور کی اجسٹہ سردی کی جہت سے ہی جریان خون منقطع
 ہو جاویگا + مثلاً سبب ٹریڈی دینے ٹنڈی پانی کے گردن یا پشت
 یا اعضا کی تسلسل پر نکسیر بند ہو جالی ہو + بچوں کے علاج میں ایک سرد
 مگنہی کو کپڑوں اور چلہ بن کے اندر پشت پر اوپر سے سینچے کی طرف
 پھیرتے ہیں +

ایک تاثیر مضاد سردی کی ہم ہمیشہ اسطور پر دیکھتے ہیں کہ اگر انسان
 سردی اور ترسے پانوں کو پہنچے تو خون جاری ہونا حیض کا موجب
 ہو جاویگا +

بہت سی ادویات ایسی ہیں کہ ضمیمین صفت رکھنے خون کی کم و بیش

موجود ہر بشر طیکہ ادھین کہا لیون + اکثر یہ ادویہ قابض ہیں + اور

بعضی بہت ہی مفید + اس ملک میں اصیت اف لکشا نہ نسبت

اور قابض اور مفید ادویہ کے زیادہ مشہور ہیں +

اکثر نباتات قابضہ کی ترکیب میں ساد اور ان کا حموض موجود ہوتا ہے

مثلاً راتالی روٹ اور آدوا اور سی اور بستورت اور توتز منٹل

اور انار اور کینو اور کائنچ وغیرہ +

Acetate of lead. - Gallic acid. -

Rhatany root. - Uva-ursi. - Distort. -

Sormentil. - Kino. - Catechu. -

وغیرہ * * *
 قوت بند کرنے جیریاں خون باطنی کی مختلف اشخاص نے شور اور جھڑ
 معدنی اور موثر یا تھقیٹوراف آئرن اور پیکری اور تیل گندہ بیروزہ
 یقینی طور تو تم وغیرہ کو منسوب کی ہے *

بیان استقارکا

ذکر کلیات استقارکا اور استقار ساکن عشا اور قلب اور گردہ کا اور ذکر

استقار ہتج یا غیر مزمن یا استقار حمی کا اور قواعد درباب

علاج استقار کے

استقارہ ہے کہ ایک ایسے بطن یا کئی بطن جسم میں پانی پہنچے کہ وہاں سے نکل
 نہ سکی اور اوغین رستا گذار کا ہو یا پانچ عشا منہج متخلخل کے یا دونوں میں *
 قطع نظر اس سے کہ اوس میں جلن واقع ہو وی یا نہ ہو *

ہم پہلے بیان کر چکی ہیں کہ اخراج رطوبت رقیقہ مائتہ کا برب جلن کے ہے
 ہم اکثر یہ کہہ سکتے ہیں کہ اخراج مذکور جلن سے پیدا ہوا ہے یا تو اس طرح پر

Note. - Mineral acids. - Muriated tincture of Iron. - Secale cornutum. -

کہ پانی ساتھ بعضی اوند چیزوں کے جو بلاشبہ جلن سے پیدا ہوتی ہیں
 ملا ہوا ہوتا ہے۔ مثلاً ساتھ لطف کے جب تک کہ علامات جلن کی چلی جائیں
 اور جاری رہیں وہ وقوع میں آتا ہے۔ لیکن اکثر صورتیں اجتماع رطوبت قریقہ
 کی ایسی ہیں جنکو کسی وجہ سے یہ نہیں خیال کر سکتے کہ جلن کے باعث یہ
 ظہور میں آئی ہیں۔ اسی قسم کی صورتوں پر ہم اطلاق لفظ استقامت
 کریں گے *۔

اوس مستحق کے حق میں کہ جب استقامت مرض عضوی کے اوپر منحصر ہو
 دو علیحدہ علیحدہ مجموعہ علامتوں کا ہوتا ہے۔ ایک تو وہ کہ جو اصلی مرض پر
 موقوف ہے۔ اور دوسرا وہ کہ جو پانی کے مجتمع ہونے پر منحصر ہے۔ یہ
 دوسری صورت جس سے اکثر بہت تکلیف پہنچتی ہے بیشتر علاج پیر
 پہلی قسم کی علامتوں کی شکایت جو اکثر دیر یا ہوتی ہیں مریض کم کیا کرتے ہیں
 یا تکلیف کم معلوم کرتے ہیں الا جبکہ پانی بہنے لگی *۔

استقامت اگرچہ ایک اوند امراض میں سے ہے کہ جو اکثر کم علاج پذیر ہیں لیکن یہ
 خاص اپنی ذات سے اکثر لائق علاج کی ہوتا ہے *۔ بعضی صورتیں استقامت
 کی ایسی ہیں کہ اوند میں علاج پانی کے بہنے اور اوس حالت کا بعض اوقات ممکن
 ہے کہ جو سبب ذاتی پانی کے بہنے کا ہو چنان کہ کہیں کہ ایک بطن سب طرف سے
 بند یا ایک منہج متخلخل میں استقامت ہو *۔

مثلاً ممکن ہے کہ بطون دماغ یا ام الدماغ میں استقامت ہو اور باعث یہ ہوگی

^۱Symptom - ^۲Dropsy - ^۳Diamater -

نوبت ہلاکت کی پہنچے * یا استقار پلورا اور منج متخلل ریہ یا خنجر کی منج متخلل کا ہو جو بلغمیہ ہر * ہر ایک استقار ان استقاروں میں سے بہیم گہو منے کے موجب ہلاکت کا ہو گا * اور استقار حجاب القلب کا غشی کے باعث سے * مقصود ہمارا خاص ان صورتوں کے مذکور کرنی سے ظاہر کرنا اس بات کا ہے کہ استقار سے قریب ہلاکت کے ہو جاتا ہے اور تمکو چاہئے کہ ایسی خطرناک بیماری کی طرف توجہ تمام کرو * جبکہ بطون دماغ پانی کے سبب پھیل جاتے ہیں تو اس صورت کو سپر وڈ ہتی میں * اور جبکہ رطوبت مائتہ پلورا یا حجاب القلب میں جمع ہوتی ہے تب اسکو ہیڈ رڈ پیرقارم کہتے ہیں * اگر اجتماع پانی کا صفاق میں ہو تو اسکو استقار بطنی کہیں گے * جبکہ منج متخلل ایک چیز کی رطوبت سے پُر ہو جاتی ہے تو اسی ذی اوڈیم کہتے ہیں * اگر اجتماع پانی کا ہو تو ایسا بہت منج متخلل میں صح تمام جسم ہو تو اسکو اناسارقا کہتے ہیں * یہ نام خصوصاً اس بڑی اوڈیم کا ہے جو زیر جلد نمودار ہوتا ہے * استقار کلی یا عام عبارت شمول اناسارقا اور جلندر ایک یا کئی بڑی بطون مائتہ سے ہے *

اور یہی استقار جزئی یا خاص سوا انکی جو مذکور ہوئی ہوتے ہیں * لیکن

Pericardium - Hydrocephalus. -

Hydropericardium. - Peritoneum. -

Ascites. - Oedematous. - Anasarca. -

General Dropsy. -

سبب اسکی کہ وہ بالکل فنِ جراحی سے تعلق رکھتی ہیں تو ہمو کو کچھ ضرورت
اونکی تفصیل بیان کرنیکی اس مقام میں نہیں ہے *

بیان کلیات استفاکا

سوال * عجیب صورتوں استفاکا جو اوپر مذکور ہوئیں کیا معقول حال

بیان کیا جاسکتا ہے *
اس سوال کے جواب کی لئے کچھ مسائل علم افعال کے یاد رکھنی چاہئیں *
وہ بند بطون جنہیں کہ پانی جلد رکھا گہرا ہوا رہتا ہے حیات اور صحت کی صورت میں
بہت کھلتے رہیں رطوبت کے اونکی اوپر کی سرخ سے نمناک رہتی ہیں +
اور سو نمناک رہنی کے اور کچھ نہیں ہوتا اسواسطیکہ رطوبت جو اسطرح پڑ
نکلتی رہتی ہے ہمیشہ وہ گردش خون میں پھر جذب ہوتے
جاتی ہے *

جب یہہ بطون بغیر وقوع سورشس کے اور نین رطوبت سے بہرہ کر ممتد ہو جاوے
اور یہہ رطوبت حسبِ حادث کے اور نین سے نکلتی رہی تب تین باتوں مفصلہ ذیل
میں سے کوئی نہ کوئی بالضرور ہوگی * یا تو مقدار رطوبت کی جو بخار
کی طرح پرنکلتی تھی زیادہ ہوگئی اور قوتِ جاذبہ میں کچھ فرق نہ آیا
ہوگا۔ یا رطوبت بخارات کی طرح پر بستور نکلتی ہوگی ولیکن قوتِ
جاذبہ کم ہوگئی ہوگی یا انکہ اخراج رطوبت کا بخار کی وضع پر زیادہ ہو گیا
ہوگا۔ اور قوتِ جاذبہ یا تو گھٹ گئی ہوگی یا موافق اندازہ زیادہ دتی رطوبت
اور میں کچھ زیادہ دتی ٹھہرین نہ آئی ہوگی * یہہ پہلی صورت ان دو پہلی

اون دو پہلی صورتوں میں سے مرکب ہی اور ہلکو ضرورت بیان کرنے صرف
پہلی دو صورتوں کی ہے *

اب جا مایا جائے کہ رطوبت کا کلنا شکل بخارات کے اور جذب ہونا
رطوبت کا اکثر برابر نہیں ہوتا۔ اور ان تمام صورتوں میں فی الواقع استقامت
پیدا ہوتا ہے *

ہماری عنایت یہ میں پہلے ذکر کرنا اون اقسام جلد روزگاہتر ہی جو سبب کم
جذب ہونے رطوبت کے پیدا ہوتے ہیں اور خشکو اکثر استقامت میں
یسا کن کہتے ہیں *

اگرچہ ہتیر می امور واقعی سے جو اکثر ہوتے ہیں اور اون سی جنگی تاثیر صریح
ظاہر ہی یہ صاف عیان ہوتا ہے کہ عروق کو پیدا کرنے یا کرنے استقامت
مداخلت اور کسی شے کے زیادہ دخل ہی لیکن پہلے سب آدمی اس بات کو
تسلیم نہیں کرتے تھے اب ہوڑی عرصہ سے یہ بات علی العموم سب کی نزدیک
متحقق ہو گئی ہے * اس سے پہلی لوگوں کے نزدیک یہ بات قرار پائی ہوئی
تھی کہ اون ماسار یقا کہ جو جذب رطوبات کرتے ہیں استقامت کے پیدا کرنے
یا کرنے میں دخل تمام تھا * ان عروق کو البتہ اس امر میں دخل ہی لیکن
نہیں کہ جتنا مذکور ہوا *

حال کے مصنفین کی کتابوں کی مطالعہ کرنے سے تمکو واضح ہو جاوے گا کہ نہوں
عروق کا انہی حالت اصلی پر اور قوت کا کم ہونا اونہیں یہ ہی ایک بات
استقامت کا ہے * ذہ یہ کہتے ہیں کہ کم زور عروق اور رطوبت کو کہ جو زیادہ
جمع ہو جاتی ہی بخوبی جذب نہیں کرتیں ہیں * مراد انکی مسامات جاذبہ

و مغرب میں جو فی الواقع اور موافق قواعد تشریح کے جاذب رطوبات ہیں* جبکہ اس صورت سے کم زوری قوت جاذبہ مسامات کی باعث ظہور استسقاء کی قرار پائی تو معالجہ یہی اوسکا اسی خیال پر کیا جاتا ہے* مقصود معالج کا یہ ہوتا ہے کہ مسامات مذکورہ کو بہت سی طاقت حاصل ہو جاوے*

ادھر مذکور ہوا ہے کہ کمی قوت جاذبہ مسامات کی موجب ظہور استسقاء کا ہے لیکن اس میں صریح ایک وقت واقع ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ مستحق جسم میں جذب رطوبات فی الواقع اور بہت جلد ہو جاتا ہے* چرنی اوکی جاتی کہ ہتی ہے* اور وہ نہایت ہی لاغر ہو جاتے ہیں* کوئی بیماری ایسی نہیں ہے کہ جس میں جسم بہ نسبت استسقاء کے زیادہ نحیف اور لاغر ہو جاوے* یہ بھی تم دیکھو گے کہ جن لوگوں کو انما سارقا ہو تو اوکی اور اثر پاری یعنی سیلاب کا بہت جلد ہوتا ہے لیکن پیش از پیدا کرنی کسی تاثیر ذاتی سیلاب کے اوسکا جذب ہونا البتہ شرط ہے*

ہم اس بات کے متقین کہ ہلکو حال جذب رطوبات وغیرہ کا نہ تو تمام و کمال دریافت ہے اور نہ بالتحقیق معلوم ہے لیکن ایک وجہ معقول اس امر کی تصور کرنیکی موجود ہے کہ وہ عروق شعریہ ماسار یقا جن میں سے کیلوں گذرتا ہے اور مفیض اور ادرودہ جذب کرنے میں شرکت رکھتی ہیں اور غالباً عمل جذب رطوبت کا ماسار یقا مذکورہ میں فی الجملہ اسطور پر ہوتا ہے کہ عروق کیلوں کیلوں کو مجرما خذ کے اوپر سے جذب کرتی ہیں اور خون میں اوسکی مٹی پیدا ہونیکا پہونچاتے ہیں، المفیض اوں پر لے اور بجان

Symphatics-

اگر اسے جسم کو خون میں ملا دیتے ہیں جنکا دور کرنا واسطی رکھتے تازہ اجڑا
 ادنیٰ جایی میں ضروری ہوتا ہے اور وہ گاہم جذب کرنا اوس رطوبت
 رقیقہ کا ہے کہ جو بخارات کی شکل پر غشاؤں لڑ جب کے اوپر سے نکلتی ہے
 اور منجہ متخلخل میں جاتی ہے * سمیات اور اور چیزوں کو بھی جو رطوبت
 مذکورہ میں کھل جاتی ہیں اور وہ جذب کر لیتی ہیں *

اگر یہ امر اسی طور پر ہو تو وقت جو اوپر مذکور ہوئی جاتی رہیگی + اون
 دو قسموں میں ساریقا جاذبہ میں سے یعنی لمفیٹس اور اور وہ میں سے
 مکن ہے کہ ایک اپنا کام کرتی رہے اور دوسری سے جذب رطوبات
 ہو سکے * مرض استقامین ایسی بات دیکھنی میں آیا کرتی ہے اور
 یہ بیان گو تمام دشمال صحیح ہو یا نہ ہو مگر یہ البتہ صحیح ہے کہ اور وہ کو بیچ
 جذب رطوبات کے بہت دخل ہے * بہت لوگوں کی تجربوں سے یہ بات
 بخوبی متحقق ہو چکی ہے *

یہ بھی خوب تحقیق کو پہونچا ہے کہ جسم زندہ میں رطوبات اور وہ سب نکلتی ہے
 ہن اور اذنین گذرتی ہیں + اور اسکی ہونے کی صورت یہ ہے کہ صرف
 جسم ہی اوندکو عروق مذکورہ کے پردوں کی ذریعہ سے چوس لیتا ہے اور اگر
 مردہ رہتی ہے + جبکہ اور وہ رطوبت مائتہ سے ایک خاص درجہ تک
 بہر کر پھیل جاتی ہیں تو پہونچا اوسی قسم کی اور رطوبت کا ادنیٰ اطراف میں
 رگ جاتا ہے یا بالکل نہیں ہو سکتا بلکہ امتداد اور وہ کا اور زیادہ ہو جاوے
 زبانی جو خون میں ہر رگ میں سے اور سمت کو گذر سکتا ہے + لیکن بالکس
 اسکی جبکہ اور وہ فی الجملہ خالی ہوں تب پانی جو ادنیٰ آس پاس ہی فوراً

اور نین چلا جاتا ہی یعنی جذب ہو جاتا ہو * جذب کرنا اور دھکار طوبال
کی تین اور پیر و اصول مفصلہ ذیل کے مبنی ہے : ایک تو یہ کہ سیال
شی میں جو لطیف ہی ہو صفت گذر نے کی غشا کی وسیلہ سے درمیان
ایسی بطن کے موجود ہوتے ہی جسم کوئی سیال کشیف ہو کر دھار
یہ کہ سیال لطیف بواسطت غشا کے ایک بطن سے نکل کر کسی کشیف
سیال سے جاملتا ہو * یا جذب کرنا اور دھکار طوبات کے تین موافق
عام اور آسان قواعد جذب اشیای متضادہ کی ہے :

امتناس جو ایک صورت جذب مذکور کی ہے تمام غشاؤں جسم سے
کہ وہ کیسے ہی مختلف درجوں میں ہوں قلاق رکھتا ہی یعنی بعض غشا بہت
بعض کے زیادہ طاقت چوسنی کی رکھتی ہیں * تیزی امتصاص کی
اور یہی سمت اسکی بلحاظ کجک دار پوشش ایک رگ کے جو رطوبت سے
گہری ہوئی ہو اور جسمین رطوبت ایک درجہ خاص خلطت پر موجود ہو
بموجب مختلف مراتب تدبیر رگ مذکور کے مختلف ہوگی * جبکہ رگ
بہت نمکی نہیں ہوتی تب باہر کی رطوبت بغیر وقوع خلل کے اندر کی طرف
گذرتی ہو اور اندر کی رطوبت اسی کیخ لیتی ہو ، لیکن بالعکس اسکی جبکہ رگ
سبب افراط رطوبت کے بہت باہری اور نمند ہوتی ہو اور وقت وہ رطوبت
جو اندر اسکی ہی یا اس رطوبت میں سے وہ جز کہ جو زیادہ پتلا ہی ہمیشہ
باہر کی طرف گذر کر تا ہو * ایک اوسط درجہ کا ہی امتداد ہوتا ہو جسمین
دباؤ اسقدر پایا جاتا ہو کہ رطوبت کے گذار کو دو نو سمت میں مانع ہو تاسے *
ایک صاحب نے بہت سی کامل تجربات یہہ معلوم کیا کہ موافق کم یا زیادہ امتداد

امتداد عروق کے اثر زہر کا کہ جو اخلاط جسم میں گہل گیا ہو جلد ہی یادیر میں
اثر کرتا ہے اس سے واضح ہے کہ جذب اور امتصاص کا گہٹا اور بڑا ہونا اس کے اختیار
میں تھا *۔

اگر یہ مسائل صحیحہ علم افعال کے جو مذکور ہوئی ذہن میں رہیں تو اس بات کے
واضح کر دینی میں پہر کہ بہ وقت نہی کی کہ وقوع اشتقاق فرس کی صورتوں کا
فی الجملہ اور بیشتر اور بعضی اوقات تمام و کمال اور وہ کی زیادہ ممتد ہو جا
سی منسوب ہو سکتا ہے اور متلی ہونا عروق کا قریب ہمیشہ باعث
کسی مانع کی جو خون کو بے رحمت طرف قلب کے آئی نہیں دیتا ظہور میں
آتا ہے *۔

بیان اشتقاق ساکن کا کہ جو امتلا اور وہ پیدا ہوتا ہے

جبکہ منہج متخلل ایک جز بدن کا رطوبت رقیقہ سے متلی ہو کر پھول جاتا ہے
تو اویسکو ہم اویسکہ کہتے ہیں * لیکن خاصیت اویسکہ اور اناسار کا کی بعینہ
ایک سی ہے * اب جانا چاہئے کہ اکثر سبب رک جانی رطوبت کے
اور وہ میں کسی باعث خارجی سے اویسکہ پیدا ہوتا ہے * اسکا ہونا تمہاری
مرضی پر منحصر ہے * اگر تم زندہ کشتی کی و داج کو باندھو تو تم بعد گزرنے
دو چار گھنٹوں کے دیکھو گی کہ تمام اجزاء جو قلب اور رگ بند ہی ہوئی سے
پری تھی بہت سوچی ہوئے ہیں * اور بعد چیرنے جسم حیوان مذکور کے
یہ عیان ہو جا دیکھا کہ منہج متخلل اجزاء سر اور چہرہ کے تمہارے گھٹان کے
موانع خون سے بہری ہوئی نہیں ہیں * بلکہ صاف اور چمکتی ہوئی پائی *۔

کہ تم ایک رک بند کو اوپر ورید جو فک کے ٹھیک دیا فرغ پرا بند ہو تو جان
 فوڑا نکل جاوے گی اور بیت سا پانی حنفاق کے اندر بطن میں دیکھا جاوے گا۔
 اگر ایک وریہ مختلف اجزائی جسم میں دہائی
 جاوے یا بند ہو جاوے تو اسے طرہ کی عجیب باتیں مشاہدہ کی جاویں گی
 ایک جہت اس نے سچ معالجہ اور سما کے وریہ نڈ کو بانڈا اجزا منسج اور متحرک
 عنہ نڈ کو رکے فوڑا رطوبت مائے سے بہر گئی + مدت کا اوڈیا ایک بانڈ
 اور ٹخنہ کا ایک بارگی بیاعت رنغ کیا جانے فق ساق کی جو مدت دراز سے
 ران کی عروق پر دباؤ رکھتا تھا جاتا رہا ہر + حمل کی صورت میں بعض اوقات
 بوجہ رحم کا اور وہ دقایقہ بریڑا ہی + اور خون کو ادھین سے گلنی نہیں د
 نالی اسکا بہہ ہوتا ہے کہ نیچے کے دہترین اناسار قاہو جاتا ہے + اذبحر دس
 ہوئے بوجہ مذکور کے بچہ کی پیدا ہو جانی سے استفادہ کورائی نہیں
 رہتا + اگر جگر میں مرض ہو تو خون کا جاری ہونا ورید الباب میں سی اکثر
 بند ہو جاتا ہے + اور سببوں سے ہی ایسا واقعہ ہوا کرتا ہے + رطوبت
 رقیقہ حنفاق میں جمع ہو کر استفادہ نہتی پیدا کرتی ہے + ایک نڈ سے
 طیب یہ بیان کرتا ہے کہ بروقت چیرنے جسم بہتری مرصیون کے
 بعد اذکی دقات کے ادنی گوشت کا سادہ ہون غشاء عسکولی میں پایا
 اور یہ دیکھا کہ غشاء القلوب اور وہ کے جدر فل کے بند ہو گئی تھے
 ان سب صورتوں میں جاری ہونا مواد کا اور دہین سے بند ہو جانا
 اور اور دہ عادت سے زیادہ پھول جاتی ہیں اور اس جزیں استفادہ
 دینا قادی سینیس - Pinus -

ہوتا ہے جہاں سبب کہ دی وقوع میں آتے ہیں + نکلنا رطوبت طبعی کا بخار
کی طرح پر جاری رہتا ہے + یہہ رطوبت نکل کر جمع ہوتی جاتی ہے اور بند
رہتی ہے اس واسطیکہ انکارستاند ہو جاتا ہے + جقدر زیادہ بڑی ویر
اور جقدر نرم زیادہ نزدیک قلب کے دیکھو اسقدر زیادہ اجتماع رطوبت
استقامتہ کا پایا جاوے گا + اگر ہم قلب کے نزدیک کوئی مانع رکھ سکتے
تو خون کو تمام آوردہ میں بند کر کے استقامتہ پیدا کرتی +

مرض اس طرح کا اوس مقام پر اکثر نافع رکھ دیتا ہے + خون جو پہر کرتا ہے داخل
ہونے کے وقت قلب میں رک جاتا ہے اوس جایی پر جہاں کہ تمام اڈر
جسم کی جمع ہو کر اپنی ذخیرہ کو قلب کے دائیں بطن میں ڈالتے ہیں +
پس انا سارقات تمام منسج متخلخل میں پیدا ہوتا ہے + اور تمام یا اکثر بڑی بطن
دائیں میں پانی جمع ہو جاتا ہے +

بالفعل ہمارا ارادہ واسطے تحقیقات اوس سبب کے نہیں ہے جسکی باعث سے
اس طرح کی بیماری قلب کی پیدا ہوتی ہے کہ جو موجب ظہور میں آنے استقامتہ
کی ہے + اکثر ہم دائیں اذن القلب اور بطن کو عرض و طول میں بڑھا ہوا پاتے
ہیں + اور سورخ جو اذکی درمیان میں ہے اصلی صورت کی نسبت زیادہ
بڑا ہوتا ہے + اور مصراع ذوالزویا الثلثہ جسکا کام بند کرنا سورخ مذکور کا
ہے اسقدر نہیں ہوتا کہ اسکو بند کر سکے + اس طرح کی حالت فاسدہ دائیں
طرف قلب کے اوس سبب ظہور میں آتی ہے کہ جو خون کے نکلنے کو اڈر

- *the circle - tricuspid valve* -

آرقل

ترقیقوسید و لوز

بطون سے مانع ہو * ممکن ہے کہ حالت فاسدہ بطون مذکورہ اصل باعث ہو لیکن
 شاید اکثر و بیشتر اس مرض کے ہوتی ہے * مثلاً ممکن ہے کہ حالت مذکورہ باعث
 مرض ریہ کے اسطور پر ہو جاوے کہ دل سے بطن کو اپنی تین بجوں خالی کرنی
 بطرف عروق ریہ کے مانع ہو * یا یوں ہو سکتا ہے کہ سبب خارج بہت
 فاصلہ پر بائیں طرف قلب کے ہو * اور ریہ کی عروق کو بہت ممتلی رکھ کر
 اس سبب سے ضمنا خون کی نکلنے کو دل سے بطن سے روکی * پس یہاں
 واضح ہوا کہ وقوع استسقا کا آخر کار اوپر وجود کسی مانع کی منحصر ہے

جو گردش خون کو ماسج ہو گو یہ ہر جہت اور طبی یعنی آہستہ کے موافق ہے
 موجود ہو * اگر سہ دور خون میں جو دہنی بطن قلب سے لیکر اور میں جا کر وہاں میں پھیلا کر
 موجود ہوں تو انکی سبب سے اولیٰ اجزا میں جو سچ عقب ریہ وغیرہ کے مانع
 ہیں تغیرات درجہ دوم کی پیدا ہوتے ہیں * لیکن مرض پید ہوتا ہے بتدریج
 اور بعض اوقات بہت آہستگی سے پہلتا ہے * یہ باتیں بہت کام
 کی ہیں * اور ہم عقرب اوں سبب کی تحقیقات کریں گے بذیہان ذکر
 انکا اشارہ اسلئے کیا گیا کہ تمکو اس امر واقعی کے دریافت ہونے سے
 وقت معلوم نہو کہ امراض قلبی اکثر عرصہ دراز تک بغیر تبدیلی کے استسقا
 موجود رہ سکتی ہیں * استسقا مزمن کا ہونا خصوصاً ساتھ بیماری
 دہنی طرف قلب کے تعلق رکھتا ہے قطعاً فطر اس سے کہ وہ بیماری درجہ اول
 کی ہو یا درجہ دوم کی *

بعض اوقات مرض صرف ایک کو اولیٰ دو پڑی تو زور اور دین میں سی بند کر دیتا
 Venous trunks
 پونہ من شریک

کر دیتا ہے کہ جنگلی مجمع ہونے کے مقام پر بانہا اذن القلب ہے + اس میں تفاوت
 درق نہیں ہوتا + یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا مرض کو بلحاظ مسئلہ مذکورہ
 یہ تجربہ ہدایت کی لئے کرنا پڑتا ہے + ایسی صورت میں استعنا فقط
 ادھر جسم میں رہتا ہے کہ جسم میں سرور و اور وہ نکلتی ہیں کہ جو خون کو بند تنور
 میں پونچھتی ہیں + یہاں پہل جو یہاں مولف کی نگاہ سے گزرا تو بہت ہی
 عجیب معلوم ہوا + مرض کو استعنا صرف اوپر کے ادھی دھڑ میں تھا +
 بائیں اور سکی ایسی پھول گئی تھیں کہ وہ اپنی کہنیوں کو اپنی پہلو تک نہ لاسکتا تھا
 گردن اور چہرہ اور قدر پھول رہی تھیں کہ یہ سب معلوم ہوتے تھے ہی انہیں
 باہر کو نکلی ہوئی اور ٹیکلی بازو دیکھتی تھیں + لیکن نیچے کا دھڑ اپنی صورت
 تھا اور مقابلہ اوپر کی دھڑ کے چھوٹا اور بد اسلوب نظر آتا تھا + باعث اس عجیب
 اور تکلیف دہندہ حالت کا بند ہو جانا ورید اجوف صاعد کا متصل اذن القلب
 پایا گیا + اطراف اسکی بسبب ایک بڑی انور سما اور طلی کے باہم پیوستہ
 ہو گئی تھی اور ایک مقام ورید کا خوب بند ہو گیا تھا + مولف نے
 اس ہنگام سے دو اس قسم کی اور صورتیں دیکھی ہیں +
 بعضوں نے اون نیکی کی صحیح ہونے پر کہ جو ملاحظہ صورتوں مذکورہ بعد
 نکالے گئے ہیں اعتراض کئی ہیں + اور تمکواؤ نے مطلع ہونا مناسب ہے
 اعتراض اول یہ ہے کہ باوجود بند پایا جانے اور وہ کی دیکھنی میں آیا ہے کہ اسے
 پیدا ہوا + اسکی جواب میں ہم کہہ سکتے ہو کہ ہر ایک ورید کی بند ہوئی
 اور مابصرہ نہیں پیدا ہوتا بلکہ بسبب بند ہوئی بڑی تنور اور دیتا اس
 دنیا کا سبب ہو

اوس ہیز کی جو آؤف ہو ۛ جبکہ صرف عرق شیرہ اور سواقیہ بند ہو جالی
 مین تب بھی ممکن ہے کہ خون بوسیله درجہ اول کی شعبون کی آؤ مٹی جلد کی
 کہ حتی درکار ہوئی ہے تسکین دینی پہولی ہوئی عروق شعریہ کی ملی اور واسطے
 روکنی اجتماع رطوبت رقیقہ مائتہ کے پہنچ سکتا اور مراجعت کر سکتا ہے ۛ
 اس پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ باوجود رستی کی مانند
 سخت ہو جانے خود بڑی وریدی بالکل نشان استقامت کا دیکھنی مین
 نہیں آیا ۛ اسکو ہم قلم کرتے مین اور یہ کہتے مین کہ اس سے یہ نتیجہ
 نہیں نکلتا کہ کسی شترکت استقامت مین نہ آیا تھا ۛ تم جانتے ہو کہ جب
 ایک بڑی شریان باندھی جاتی ہے تب گردش خون کی اسے عضو مین
 بوسیله شعبون شدائین اطراف کے جاری رہتی ہے ۛ یہ گردش
 ابتدا مین البتہ کامل نہیں ہوتے مگر آخر کار جبکہ مجاری مذکورہ گردش
 خون کی تعداد مین زیادہ ہو جالی مین اور ہرج او مین کم واقع ہوتا
 تب خون حسب عادت کے عضو مذکور مین با فراطی پہونچا ہے ۛ یہی حال
 بعینہ اور اور دکا ہے ۛ صرف یہ فرق ہوتا ہے کہ شاید وہ نمایان کہ جو با ہم
 تعلق رکھتی مین جلدی پہولی نہیں ظاہر ہو مین ۛ مؤلف کو کوئی ایسی صورت
 یاد نہیں پڑتی کہ جسم مین بڑی شریان بند ہو گئی ہو اور عضو مذکور مین
 کسی پہلی پائند ہونے شریان پر او ذرا ظہور مین نہ آیا ہو ۛ اون مقامات
 مین جہاںکہ اعمال تشریح کے کئی گئی مین ذکر اس حال کا قلم بند یا گیا ہے
 لیکن پہلے کا حال شخص مردہ مین کچھ دریافت نہیں ہوا ہے یا لکھا نہیں گیا ۛ
 ایک عورت کے بطن پر کی اور دہشت ہی پہول گئی تھیں ۛ اطبا جنون

اس عورت کو اسکی حیات میں دیکھا تھا یہہ حال اسکا ملاحظہ کر کے کمال
 حیرت میں رہتے تھے + اس عورت کو مرض استسقا ہوا تھا + بعد اسکی
 وفات کے جب واسطے دریافت کرنی باعث پہنچی اور وہ کی سخی بلغمی
 تب واضح ہوا کہ بطن اسفل بند ہو گیا تھا + اور نئی مجاری سے کام اصل تجربی
 حاصل ہوا تھا + یا اینہمہ حال اس مقدمہ کا بخوبی نہ کہلا + کیونکہ یہہ تحقیق نہیں
 کہ آیا اس عورت کو کبھی پیشتر مرض استسقا ہوا یہی تھا + یا نہیں ہوا +
 بسبب باقی رہ جانے تحقیقات مذکور الصک کے یہہ اعتبار
 تو نہیں خیال کیا جاسکتا جب تک کہ کوئی معتبر صورت بند ہو جا
 ایک بڑی تھور اور دیش کے بغیر بہت جمع ہونی رطوبت رقیقہ ہائے
 خواہ بردت مشاہدہ کے خواہ کسی وقت پیشتر حین حیات مرض کے
 پیش کی جاوے + سوامی ازین یہہ ہی ہو سکتا ہی کہ آہستہ آہستہ
 پہلی ایک ڈنبل سے ایک بڑی ورید رفتہ رفتہ بند ہو جاوے +
 اور گردش خون کی اطراف میں بحیرہ آغا ز بند ہونے ورید کے
 زیادہ ہونے لگی اور جب قدر ورید بند ہوئی جاوے یہہ گردش ہی
 بڑھے اور برخلاف اسکی عمل کرتی رہے جب تک کہ ورید بالکل مسدود
 ہو جاوے + پس ابتدا سے انتہا تک ایسا استسقا جو معلوم

ہو سکی شاید واقع ہو چکا +
 یہہ بات تحقیق بیان کی گئی ہے کہ اکثر بند ہو جانی اور ردہ اور بدو
 لاہر ہونے کسی مرض عضوی کے قلب میں یا کہین اور جگہ واقع
 و تاہر یہہ حال ہر روزہ اون کم زور عورتوں میں دیکھا جاتا ہے

کہ خشک و احتیاس طبع ہو * رخساری پر او کی سرخ می مثل خون نہیں ہوتی اور
ہونٹ پیسے ہوتی ہیں وہ عضلات کہ جنکی ہرکات اور اختیار اور سار اور انسان
منحصر ہے اسے مگر عورتوں میں کم زور اور دھیسے ہو کر رہتے ہیں *

یہاں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قلب جو ایسے عضلات میں سے ہے
جنکی حرکت آدمی کی مرض پر موقوف نہیں ہے نہ ہی ضعیف ہو جاتا ہے جب
تمام عضلات جسم میں ضعف آئے اور خون کو اتنی قوت سے
جتنی درکار ہر اخراج نہیں کر سکتا بلکہ مولف کو تعین ہے کہ بسبب دباؤ
خون کے جو ایسے ضعیف قلب کے بطون میں ہو چکا ہے پس ایسا آدمی قلب کا
مکان رکھتا ہے اور اس صورت سے ممکن ہے کہ کبھی کبھی تھوڑی دیر تک
آواز دھونکی کی سے باعث وقوع تھیر کے اس سلاطین کے جو در
بطون قلب کے اور او کی جاری کے تھاپا رہد یہاں سی ثابت ہو کہ
میں کہ یہ مقوی عضلات میں وہ داغ مرض میں اور جو عضلات اور
قلب کے لئی مضربین وہ مرض کو زیادہ کر دیتے ہیں * اگر مریض کے
تم معالج ہو ورنہ کی فریاد کرے اور تم اس سبب سے اس کی قلب کے
زور سے دھڑکنے سے قصد قصد کا کرو تو تم کو واضح ہو جاوے گا کہ
میں مریض کے حالت بہ نسبت سابق کے خفہ کی جہت سے زیادہ ابتر ہو
بالکس اسکے اگر اسی فیلا دیا جاوے اور غذا اچھی طرح سے ملی اور
قبض نہ ہو اور ہر بیج سرد پانی اور سپر ڈالا جادی تو تم دیکھو گے کہ اسکی
طاقت جو سلب ہو گئی تھی پھر حاصل ہو جاوے گی * رخساروں اور بطون پر
نکلتا آدمی آجاوے گی * اور دھڑکن قلب کی جاتی رہے گی اور استقامت کا

اور استقاء کا نشان باقی نہ رہے گا * واضح ہو کہ جبکہ رعضلات جسم کے
تازہ اور قوت پاتے جاوین گی اوستیڈ رقلب کو بھی اوستنی طاقت
پہر حاصل ہو دی گی جتنی کہ واسطے بخوبی سرانجام دینی اوستکی کام کی ضرور
ہی * مؤلف کے نزدیک باعث ظہور میں آنے اور موقوف ہو جانی ایسے
استقاء کا کہ ہی ہی جو مذکور ہوتا چلا آتا ہے * ایسی مرضی نقطہ سنبھل
ہی نہیں جاتے بلکہ بالکل شفا پاتے ہیں * بعضی اور قسم کی استقاء
باب میں ہی مؤلف یہی وجہ جو مذکور ہو میں بیان کر لیا * یہ بیان
کیا گیا ہے کہ ایک خاص فساد اخلاط موجب وقوع جلبد رکھا ہوتا ہے *
استقاء کا پیدا ہونا کثرت سے خون لینی یا فاقہ کروانے اور ناتوان
کردینی سے امکان رکھتا ہے * یہ صورتیں ظہور استقاء کی ناتوانی
ہیں * غذا انہیں کو باعث وقوع استقاء کا تصور کرتے تھے *
ممكن ہی کہ رقت خون کی جو باعث یا بار لیا جانے خون یا بسبب نلنے
غذای کامل کے یا بعض سمیات کی جہت سے یا اور کسی وجہ سے ظہور میں
آوی موجب اوستکی گذار کے اور دہ کی پوششوں میں سے بہ آسانی ہو
اسکو ہم تسلیم کرتے ہیں اور دل میں میل اس بات کے یقین کرنے کا گذر
کہ سب طرح کے استقاء مزمن جو ایسی صورتوں میں واقع ہوں جنکا ہی
ذکر آچکا ہے بے آنکہ کوئی مرض یا تغیر عضوی ظہور میں آوے * اگر ضعف
قلب سے منسوب کرنے چاہیں * جب یہ وجہ وقوع استقاء
قرار پائی تو ادون سب پر وہی قاعدہ عام جو مذکور ہوا یعنی رکنا خون
Cachexia
فاخکیا

اور دہین جاری ہوگا + ۱
بیان استقاء عام اور استقاء قلب اور استقاء گردہ کا

بیان مذکور الصمد کو واضح ہے کہ مبداء اکثر انواع استقاء مزمن کا اجتماع
رطوبت اور کمی قوت جاذبہ اور دہ کے اوپر منحصر ہیں قلبی ہے۔ ان استقاء
ہم اسی لئے استقاء قلبی کہتے ہیں + ایک اور قسم استقاء کی جسکی
شاید اوس قدر انواع ہیں جتنی کہ استقاء قلبی کے ساتھ بعض حالات
فاسدہ گردہ کے تعلق رکھتی ہی + اس قسم کی استقاء کو امتیاز
استقاء گردہ کہتے ہیں + بعد مختصر بیان کرنے دوسری منشا آ رہا
استقاء کی جسکا ذکر ابتدا میں آیا یعنی بعد بیان حال اخراج رطوبت
مائتہ کے بخارات کی وضع پر ہم کچھ تھوڑا سا ذکر استقاء گردہ کا کریں
جلد جو اس طرح ظہور میں آتا ہے دفعتاً واقع ہوتا ہے اور اوسکو مہیج
اور دفعی کہتے ہیں + یہ استقاء بہت قریب جلن کے پہنچتا ہے
اور بعض اوقات تیز کرنا اوسکا اوس جلن سے کہ جسکی ساتھ ہنسنا
رطوبت رقیقہ مائتہ کا بھی ہو دھواں ہوتا ہے + حالت گردش کر
رطوبت کی عروق شعریہ میں متوسط تصور کی جاتی ہے یعنی درمیان اوس
حالت کے کہ جسمین اکثری مقبلاً رطوبت کی بنی رہتی ہی اور درمیان
اوس حالت کے جسمین کہ ہنسار رطوبت رقیقہ مائتہ کا جلن کے سبب
واقع ہوتا ہے + بہت بڑھ جانا رطوبت کاسات ادن امور کی جو ہم
Cardiac-Penal نال

اور اجزا اور حالتوں جسم میں ملاحظہ کرتے ہیں مشابہت رکھتا ہے
 مثلاً سات کثرت عرق کے جو سخت ریاضت کرنے سے پیدا ہوتا ہے
 یا سات بہت اپنی آنسوؤں کے آنکھ کی دکھ یا غم سے یا سات زیادہ
 اخراج پانے رطوبت مائیکہ معالی غشاہی جسمیں سی رطوبت رجب
 نکلتی ہی + یہ زیادہ رطوبت کا کلنا مہل ادویہ کی دینی سے
 پیدا ہوتا ہی + یہ سب صورتیں پیدا خلت جلن کے وقوع میں
 آتی ہیں مگر اجتماع خون کا انکی سات لگا ہوا ہر جس سے ظہور جلن کا
 فی الفور ممکن ہے + اگر وہ رطوبتیں کہ جبکہ امنی اب ذکر کیا ہی بجائے
 نکلتی کے دن ر خون سے جو باہر کی طرف جسم کے واقع ہیں یا اس
 علاقہ قریب رکھتی ہیں بند بطون میں جایا کرتیں تو انے الواقع استقا
 پیدا ہوا کرتے +

بیان استقامت مہیج کا

جانب صورتیں استقامت مہیج کے ظہور کی بہت جو آ کے آتی ہیں + فرض
 کر دک ایک مزدور کسی محنت میں مصروف ہے کہ جسم میں بہت قوت جیسا
 اسی کام میں لانی پڑتی ہے + اور جسکی سبب اسکو عرق بہت
 آتا ہی + اور تاثیر سردی اور غم کی بھی بالضرور ادسیر ہوتی ہے یا شاید
 وہ کسی خندق ترین تیج موسم سرما کے دیر تک کہو دتا رہا ہی + اور
 کہا نا کہ ہائے کو دم لیتا ہی + یا کسی چھکڑی میں سے اسباب او تار تار
 اور ہوا نہ کر شدت بارن میں کہو تو دینی کوں کے فاصلہ پر ہی جاتا ہی + اور بدن اسکا جلد

مینہ سے خوب تر ہو گیا ہے۔ یا اگر گرم موسم کی شدت میں کہیت
 کاٹتے ہوئی گیلی گھاس پر سو رہا + یہ سب باتیں ظاہر ہی کہ ہوا ہی
 کرتی ہیں + اس طرح کے مزدور کو عرق آتی آتی دفعتاً رک جاتا ہے
 اور چند گھنٹوں کی عرصہ میں وہ ستر یا استے ہو جاتا ہے +
 ایک اور صورت استقامت کی یہ ہے کہ ایک مریض جو فی الحال
 گرمی دانوں سے کچھ اچھا ہوا ہو + وہ سرد ہوا میں باہر نکلی اور منور کپڑے
 + اسکی جسم اور ترنا ہو تو بڑی طرح کا استقامت ہوگا + اسکو ہو جاوے گا
 اور شاید زیادہ بڑی بطون کا بھی وقوع میں آتی + بول ہی تھوڑا
 اور گدلا اور خون ملا ہوا آویگا +

واسطے سمجھنی اس تغیر کے حالت صحت سے طرف ایک خطرناک
 حالت مرض کی تکو چاہئے کہ پیرا دن امور واقع کی طرف کہ جو علم
 ثابت ہو چکی ہیں رجوع کرو +

علاوہ اس رطوبت کے جو بخارات کی طرح اندر کی مسامات کی رسی سے
 ہمیشہ نکلتی رہتی ہے بہت سی رطوبت جسم کی اوغین سے نکلا کرتی ہے
 جن پر اثر ہوا کا پہونچتا ہے یعنی جلد اور رریہ اور امعاء اور گردہ سے +
 یہ بات بخوبی متحقق ہو چکی ہے کہ جب نکلنا رطوبت مائتہ کا کسی ایسی
 جای سے رک جاتا ہے تب کسی اور جای سی بخارات کی وضع پر بکثرت
 وقوع میں آتا ہے + اور غالب ہی کہ مجموعہ مقدار پانی کا جو اسطور پر ایک
 زمان محدود میں جسم اخراج پاتا ہے دو نو سمتوں میں سے کسی میں بغیر
 خلل کے تمام ترتیب و انتظام جسمانی میں بہت مختلف نہیں ہو سکتا +

ہم کو یقین ہو کہ متغیر اور متحرک ہونے اور مقدار رطوبت میں کہ جو کسی مقام سے
 رستی ہو ایسی حدین معین ہیں کہ جو صحت کی حالت سے موافقت کرتی ہیں
 یعنی اختلاف مقدار رطوبت کا اون حد و دسے زیادہ نہیں ہوتا اور
 رطوبت مذکورہ اونہیں حدوں میں ہتی رہتی ہے لیکن اسکے لئی ایک شرط
 یہ ہے کہ باوجود افراط اور تفریط رطوبت کے کمی و بیشی معمولی
 اخراج رطوبت مائتہ کا کسی اور مجری سے بھی ہو۔ مقتضای صحت
 صحت کا یہ ہے کہ اون اعضا کے اندر جنہیں سے کہ رطوبت مائتہ جسم کی
 نکلتی ہیں کمی و بیشی مذکور ہوتی رہے * یہ کمی و بیشی بعض اعضا میں
 بہ نسبت بعض کے زیادہ عیان ہے * ظہور افعال کا بالعکس ایک دوسرے
 جو جلد اور گردہ میں ہوتا ہے نہایت اچھی اور مقررہ مثال اسکی ہے *
 گرمی کے دنوں میں جگر حرارت کی جہت سے عرق بکثرت آتا ہے تو بول
 بمقابلہ عرق کے تھوڑا گھٹ جاتا ہے اور اجزا اسکی ایکجا جمع ہو جاتے
 لیکن جاڑی میں بسبب باہر کی سردی کے بہت سی عرق کا نکلنا جگہ
 ٹک جاتا ہے تو اخراج رقیق پانی کا گردہ سے بافراط ہوتا ہے
 اور یہ سب بخوبی جانتے ہیں کہ ان امور کا ہونا مقتضای صحت کا
 اگر نکلنا رطوبت کا بطور بخارات کے کسی ایک جا مقامات مذکورہ میں سے
 کم یا موقوف ہو جاوے اور اس عضو میں کہ جو مقام مذکور سے تعلق
 رکھتا ہے یا کسی اور عضو میں جس میں سے رطوبت رستی ہے اور جس کی باہر
 عضو سے علاقہ ہے اور اس سے زیادہ قوت فعلیہ ہو تو استقامت کسی نہ
 وضع یا مقدار کا آنے کو طیار ہوگا * رطوبت مائتہ جو اسطور سے

اور وہ مین بند ہو جاتی ہے کوئی منفذ غیر طبیعی اندر کی طرف نہ ہوتا ہے
 ہے اور آخر کار اوسکو پاکر مقام تخفیف یا اون حلل مین گذار کرتی ہے
 کہ جسکے گرد ایسی غشاء مین کہ او مین سے رطوبت رقیقہ ہائیت
 رسا کرتی ہے۔

کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بحجر و غائب ہو جانے مجمع پانی کی ایک مقام
 دوسری مقام مین استظار نمودار ہوتا ہے۔ اکثر دیکھتی مین آتا ہے
 کہ سوچی ہوئی اور بہاری ٹانگون اور رانون ایک مستقی کی سے
 پانی جلد نکلی تا ہے اور وہ اپنی صورت اور اسلوب اصلی پر آ جاتی ہے
 اوسکی دوست و آشنا اوسی مبارکباد دیتی مین اور آپ ہی خوش
 ہوتے مین کہ اوسکی دوست کا مرض آب مفارقت کرتا ہے لیکن جس
 حالت مین کہ پانی سے اوسکی ٹانگین خالی ہوتی جاتی مین تو اوسی حالت
 غنودگی اور شبان اور غفلت وستی اور سکتہ کی ہو جاتی ہے اور
 بعد اوسکے مر جاتا ہے۔ ہم دیکھتی مین کہ بطون اوسکی دماغ کی بسبب
 رقیقہ ہائیت پھیل جاتی مین۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پانی مجمع اپنی مقام سے بوسلہ ایسی منفذ کے
 دوسری مقام مین پہونچتا ہے کہ وہاں اندیشہ قباحت کا کچھ نہیں ہوتا۔
 اگر ایک زندہ حیوان کی عروق مین کچھ پانی
 پہونچایا جائے تو وہ جلدی مر جاوے گا یا تو بسبب بیہوشی کے یا دم
 رکنی کی جہت سے۔ مرنی کی بعد اوسکی لاش کے ملاحظہ سے یہ پایا
 جاتا ہے کہ شش مین رطوبت رقیقہ ہائیت جمع ہو گئی ہے یا پانی کسی اور

جائی کے عضو خفیف میں یا اون بند غشاؤں میں اگیا ہر جنین سے رطوبت رقیقہ
رستی ہے۔ لیکن اگر پہلے خون حیوان کا لیا جاوے اور بعد ازاں موافق
مقدار نقصان خون کے پانی عروق میں حکمت عملی سے پہنچایا جاوے تو
کوئی قباحہ عظیم پیدا نہوگی۔

مؤلف کے نزدیک ایسی ہی امور واقعی کہ مذکور ہوئے بہت سارے
حال اس حصہ علم الامراض کا ہوتا ہے جسکی متعلق ہونیکا سب کو اقرار ہے
ہم کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اکثر مواقع میں پہنچنا رطوبت مائتہ کا باقراط
اور زیادہ عادت سے عروق کی اندر امکان رکھتا ہے جنہیں میلان
واسطے احتیاج کرنی زیادتی رطوبت کے پایا جاتا ہے۔ جبکہ عروق
بوسیلہ کسی مجری کے اپنی رطوبت کو خارج کر دیتی ہیں تب پہلا
ازکا جو خلاف عادت تھا باعث بہاؤ کے جانا رہتا ہے۔ بالعکس اگر
جو رت رطوبت کا باہر کی طرف ایک پردہ بطن میں ہووے تو رطوبت
زائدہ کا نکلنا عروق میں سے استقامت پیدا کرے گا۔ ہم اسکا سبب اکثر
نہیں بتا سکتی کہ کس لئے کبھی ایک عضو اور کبھی دوسرا احتیاج رطوبت
زائدہ کی لئے پسند کیا جاتا ہے۔ اس بات کی تحقیق کر نیمین اکثر دشوار
معلوم ہوتی ہے کہ دونوں امور واقعی مذکور الصدر میں سے کونسا
مقدم ہوتا ہے اور کونسا مؤخر۔ اسواسطیکہ صرف یہی بات صحیح نہیں ہے
کہ جب عروق رطوبت مائتہ سے بہت ممتلی ہوتی ہیں تب وہ اس میں
تھوڑی سی نکال دیتے ہیں بلکہ یہ بھی صحیح ہی کہ جب اوغین بالعکس
صورت مذکورہ کے کچھ خلا ہوتا ہے اور خون بہ نسبت عادت کے

اون میں کم پایا جاتا ہے تب بھی عروق مذکورہ اسی بہرنے کی لئی بوسیلہ
جذب رطوبات کے کسی جای سکر جہاں وہ دخل پاسکتی ہیں سعی کرنے
ہیں + ایک شخص جسکی خضیون میں پانی اوتر آیا تھا بعد جاری ہونے
بہت سے پانی کے معدہ اور امعاء اسی اچھا ہو گیا + اس سی صاف
عیان ہی کہ جہاں سے رطوبت رقیقہ نکالی جاوے گی وہاں خون دوسری
جگہ سے کنج آویگا + جبکہ اس مایون اور سپرو نکا دفعہ جاتا رہتا ہی
اورستی اور نہایت غفلت ہوتی ہی تب غالب ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ جذب کو اخراج رطوبت پر تقدم ہی اور اگر یہ اخراج امعاء کی او
غشاء سے قرار دیا جاسکتا جسین سے رطوبت نزعہ نکلتی ہی یا جلد
یا گردہ سے تو بجای ہلاک ہونے کی اوس مرض کو صحت و تسکین ہو جاوے
گی +

مذکور الصدر کے بیان سی ظاہر ہی کہ ہیکو ہما سے استفاء کی حال بیان
کرنے میں ایک یاد و عمدہ اصول ہاتھ لگے + عروق جبکہ اپنی عادت
کی خلاف رطوبت مایہ سے بہت متملی ہو جاتی ہیں تو او میں
بہت میلان خارج کرنے رطوبت مذکورہ کی لئے پایا جاتا ہی اور
اسی طرح جب کہ عادت کے خلاف خالی ہو جاتی ہیں + تو بحر و ملنے
رطوبت مایہ کے اوسکی چوس لینے پر مستعد ہوتے ہیں + یہ رطوبت
نکلتی سے استفاء ہوتا ہی + بہتری طرح کے استفاء کا ہونا او
جاتا رہنا انہیں امور پر منحصر ہے +

Hydrocele

ہیڈروسیل

ان اصول پر عمل کرنا اوس فرضے صورت استقامت میں کہ جو پہلے
 مذکور ہوئے بلاشبہ ظاہر ہی ہے اس میں شک نہیں کہ ایسی صورتوں میں
 بعضی کے اندر جلن فی الواقع پیدا ہوتی ہے، لیکن اکثر صورتوں میں
 صرف رطوبت استقامت کا نکلنا ہوتا ہے اور کوئی نشان اثر جلن کا
 پایا نہیں جاتا * دو بڑی باتیں جو ہم کو بیان کرنی ہیں وہ یہ ہیں کہ خمر
 رقیق مائی جو حالت صحت میں عادت کے موافق کثرت سے بوسیدہ جلد
 نکلتا ہی اخراج اوسکا دفعہ اوس عضو منہج سے اور طرف کو ہوتا
 اور عرق کا آنا خواہ محسوس ہو یا نہ ہو موقوف ہو جاتا ہے * دوسری
 بات یہ ہے کہ منہج منخرب یا بڑی او عیہ جسمین سے رطوبت مائتہ
 ہر یادو نورطوبت رقیقہ سے متملی ہو جاتی ہیں *

واضح ہو کہ اخراج رطوبت مائتہ کا منہج منخرب یا او عیہ مذکور سے
 کہ جو عوض میں ہوتا ہے ازراہ ضرورت کی نہیں ہے * حقیقت میں عرق
 رد کا ہو اکثر کسی کہلی ہوئی جای سے نکل آتا ہے یا قصد نکلی کا کرتا
 اس صورت میں استقامت نہیں ہوتا ہے بلکہ میٹ چلتا ہے * مثلاً صورتوں
 مذکورۃ الصدر میں اکثر انما سارقا یا استقامت بطنی پیدا نہیں ہوتا بلکہ
 اسہال معدی ہوتا ہے * سبب اسکا بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ در
 جلد اور اوس غشاء مجری غذا کی کہ جسمین سے رطوبت لزجہ نکلتی ہے
 ایک ایسی سخت مشابہت بناوٹ کے اندر اور موافقت فعل میں اور
 قوی تر تاثیر ایک کی دوسری پر پائی جاتی ہے کہ جلد اور منہجون مائتہ
 کی اندر اوس قدر نہیں ہوتی ہے *

پہلی قسم ذکر مریض استقواء کا جو ایک خاص مرض گردہ کے ساتھ
 تعلق رکھتے ہیں مختصر اگر چکی ہیں + اس قسم استقواء کا بعد ازین
 ذکر مفصل آویگا + یہ قسم استقواء کی شاید بہ نسبت استقواء قلب کے زیادہ
 پیچیدہ اور زیادہ نامعلوم ہے + اسکو بی شبہ کمال تعلق استقواء ہتج
 کی ساتھ ہے + بلکہ غالباً اسکو استقواء ہتج کی صورت مریضہ میں سے
 خیال کر سکتے ہیں + بعض اوقات مرض گردہ کا جسکی جلد ر علامت
 اتفاقیت ہی اور لازمی نہیں آہستگی سے بی اور کسی سبب ظاہری کے
 پیدا ہوتا ہے + کہی تو منشاء اسکا صریح استقواء غیر مریض کا ہونا پایا جاتا
 اس بیماری میں گردہ کو ہمیشہ صراحتہ تکلیف پہنچتی ہے کیونکہ اسکی افعال
 میں خلل عظیم آجاتا ہے + بول کم آتا ہے اور جو آتا ہی تو خون میں
 ملا ہوا آتا ہے +

اس مریض اور گردہ کی استقواء میں باعث مجتمع ہونے پانی کا پتہ کیا جاتا
 کہ مجاری معمولی سے اخراج اسکا بخوبی نہیں ہوتا + پس وہ پانی عروق
 میں سے نکل کر ایک مقام غریبہ میں جمع ہوتا ہے + آخر میں نہیں بلکہ
 ابتدائی استقواء میں ہی بول کم کم آتا ہے + اکثر جلد خشک اور سخت
 اور بدون عرق کے ہوتی ہے + بڑھنا اور گھٹنا انا سار کا کا اوپر
 کمی و زیادتی بول کے منحصر ہے + عجب طرح کی تغیرات بول کی خواہ
 اور ترکیب میں بھی ہوتے ہیں + قوام نہایت رقیق ہو جاتا ہے
 ایلیوس میں اس میں ہوتا ہے + اور یوریا کم + خون میں بھی فساد آجاتا
 اور اذرا اعضا جسم خصوصاً قلب مرض میں مبتلا ہونے پر آمادہ ہوتا

عرق کابنہ ہو جانا اور خون یا رطوبت رقیقہ مائتہ کابلول میں نمودار ہونا
 بی کو تغیر کے قوتِ جاذبہ گردہ میں اس سے متعلق ہی جو درمیان استقفا
 مزمن اور استقفا گردہ کے ہوتا ہے *

واضح ہو کہ بیان استقفا کا جو ہم اوپر سی کرتے آتی ہیں ہمیں بنظر توضیح
 اسکی دو قسموں کی غایت کی درجہ کی صورتوں کو مذکور کیا ہے *
 ایک قسم کو مہتج یا غیر مزمن اور دوسری کو بطی یا مزمن کہتی ہیں
 اب ہم دوبارہ اُن باتوں کو کہ جنہیں ریپہہ دو نوعیں مشابہت کہتے
 ہیں اور جنہیں کہ وہ ایک دوسری میسر ہوئی ہیں سرسری بیان کرتی ہیں
 مشابہت درمیان اُن دو نوع کے مال میں

بعض اجتماع رطوبت رقیقہ مائتہ کے قریبوں اور خلل جسم میں *
 اخلاکات اُن دو نوعین بلحاظ اُس اندازہ کے ہوتا ہے کہ جس اجتماع
 رطوبت کا زیادہ ہوتا ہے *

استقفا اُن غیر مزمن میں رطوبت مذکورہ جلد نکلتی ہے ہی اور مقدار میں
 اس سے زیادہ ہوتی ہے جو بخارات کی شکل پر مقتضای طبیعت سے
 اخراج پایا کرتی ہے * استقفا مزمن کی صورت میں نکلتا رطوبت کا

بخارات کے طریق پر حسب معمول جاری رہتا ہے لیکن وہ رطوبت
 جو اسطور پر اخراج پاتی ہے بہت آسانی سے پھر عروق میں نہیں آتی *

ایک صورت کے اندر گردش رطوبت میں خلل آ جاتا ہے اور دوسرے
 میں وہ بدستور رہتی ہے * اغلب ہے کہ استقفا کی زیادہ مہتج ہوئی
 صورت میں رطوبت رقیقہ مائتہ بوسیلہ پوششوں شراب میں یا

پیشکشوں حراق شعریہ کے کہ چہ متعلیٰ شراہین کے ہوں کل جاتی ہے
اگر استقامت من اور قلبی قرار واقعی ہو تو اور در رطوبت کو بخوبی
جذب نہیں کرتیں *

یعنی متوسطہ درجے ایسی ہوتے ہیں کہ اونہیں اور در رطوبت جیسا
اور زیادہ در رطوبت ہی کو کینچ نہیں سکتیں بلکہ اس رطوبت کو
جو اونہیں موجود ہوتی ہے رت کے رکنا اونہیں دشوار ہوتا ہے
اسی لئے وہ تہہ ریح اوکی اطراف میں سرساکرتی ہے *

بہر حال خلاف عادت تام یا بعض اجزائے شراہین اور اور
جسم کا ذریعہ اس علاقہ کا ہے کہ جو درمیان سورقون مذکورۃ العنا
استقامت کے دیکھنی میں آتا ہے اور یہی ذریعہ دریافت ہونے تمام
حقیقت اور تہہ ریح اس مرض کا ہے *

اس امر واقعی کے بتلانی کی ہو کہ کچھ ضرورت نہیں معلوم ہوتی کہ پانی
جلند رکاب باعث زور قفل کے اپنی جایی بدل سکتا ہے یا اسار کا
عام میں جبکہ رطوبت مائتہ آہستہ آہستہ زیادہ ہوتی جاتی ہے
تب وہ پہلی گرد و پیش پاؤں اور ٹخنوں کے نمودار ہوتی ہے
اسکی دو سبب ہیں ایک تو کبھی کبھی اپنا عمل کرتا ہے اور دو
عام ہے آندہ دھانگون کی جبکہ مرض سید یا کھڑا ہو بہ نسبت
اور مقاموں کے زیادہ تر ہونے پر آمادہ ہونی میں اس واسطے کہ اگر
حرکت اوکی خمون اور بلون کی بدرجہ تام کامل ہو تو وہ عروق جو
ایک بڑی ڈھیر خون کا کہ جو اونپر ہوتا ہے سہین کے بیہ مع

مع اور اسباب کے باعث روکنے اور پرکے خون کا اور حاجت سے زیادہ
 مبتلی کہنے نیچی کے عروق شعریہ کا ہوتا ہی * میں ایسے حال میں اشراج
 یازک جانا جذب کا گردنشت پا کے پیشتر وقوع میں آتی سی اور جائز
 ظہور میں آسکتا ہی * لیکن اکثر ایسا نہیں ہوتا * بہت سی صورتوں میں
 سبب صاف اور واقعی ظاہر ہونے آماں استقانی کا گردنخنوں
 نسبت اور چامی کے پیشتر صرف یہ ہی کہ رطوبت مائے جو منج منخر
 تام اجزائی جسم میں نہیں پہنچتی سب سے نیچی کے جزاء کی طرف گرتی
 ہی اور باعث اسکی کہ رطوبت بمقابلہ اس چامی کے جہانکہ وہ مجمع
 ہوتی ہے زیادہ ہی تو خوب نظر آتی ہی * شب کی وقت چونکہ
 ریش کئی گھنٹوں تک لیٹا ہوا رہتا ہی تو آماں ٹھونکنا غائب ہو جاتا
 لیکن گردن اور چہرہ شاید پھول جاتے ہیں * سبب زیادہ پھول جا
 پانوں کا بہ نسبت پانوں کے شام کی وقت ایسی صورتوں میں بہت
 ظاہر ہے * پانوں میں رطوبت رقیقہ مائے صرف منج منخر بازو
 پہنچتی ہی * پانوں میں فقط وہی رطوبت نہیں آتی کہ جو مانگوں اور
 رالوں سے اوترتی ہی بلکہ سر اور احشاء کی بھی * اعضا بطور اغمیہ
 اور ظروف کے خیال کئی جاسکتی ہیں * یہہ تہیلیان باندا زہ اور
 رطوبت کے بہر جاتی ہیں کہ جو ادنیں کی ہوتی ہے * ریہ بھی علی القیاء
 بمنزل تہیلی کے ہیں اور ان صورتوں میں ہم اکثر چہرہ ہٹ ریہ کے
 ادنیائی او سکی آخر کے جزو میں سے سن سکتی ہیں *
 پہلی ہم ایک مریض کا ذکر کر چکی ہیں کہ جسکی صرف ادھی دہر میں استقامت

اور ودا دہا دہری اور پکا تھا + رطوبت استقامت نہی کو سبب لہاں
مریض مذکور کے اوترنہ سکتی تھی اس واسطیکہ منہج منخرب باعث پیچھے
ہوئی ثلوار بند کے سج رہا تھا اور یہی ایک راہ نکلتی رطوبت مذکور
کی تھی + اسی طرح رطوبت مذکور باعث حیت بانڈا جانے
موزہ بند کی اوترنی ہوئی رگ جانی ہر اور رانین بہ نسبت
پاک پہلے پھول جاتے ہیں + ہم اکثر ایسی لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ جلی
سرف پیچھے کے دہریں اگر رات کو نہوتب یہی دنگو استقامت معلوم
ہوتا ہے +

واضح ہو کہ وہ اجزاء جسم رطوبت مائیت سے نہایت متلی ہوتی ہیں
اور ادھین میں استقامت خوب صاف عیان ہوتا ہے جبکا منہج منخرب
بہت اور ڈھیلا ہو مثلاً ایک چشم اور رصن یعنی فوطہ کا باقی اجزاء
سب بدستور رہتے ہیں + مگر غایت کے درجہ کی صورتوں میں رطوبت
مذکورہ منہج منخرب میں پیٹھ جاتے ہی جہاں کہ وہ زیادہ کیف ہوئی
ہی + مثلاً جس مقام میں کہ وہ نیچے ایسی غشاوں کی ہو وہی خمین سے
کہ رطوبت لزجہ نکلتی ہے + بعض اوقات بروقت ملاحظہ کرنے ایک
جسم مردہ مستقی کے دیکھنے میں آتا ہے کہ وہ پوشش امعاء کی جھین
رطوبت لزجہ رستی ہے سبب اس پانی کے جو نمی او سکی مجمع ہوتا ہے
ادھری ہوتی ہے + ایسی حال میں وہ مانند رطوبت لزجہ کے معلوم ہوتی
اور معمارغ امعاء یعنی مطاوی امعاء جو پیٹے اور تیلی حالت اصلی میں
ہوتے ہیں مذکور اور متحد ہو جاتے ہیں + استقامت اس منہج

کا کہ جو ہوا کے گزر راہ میں ہو اور نیچی ایسی منہج کے کہ جسمین سر رطوبت مزج
رتی ہو وہی اکثر مہلک ہوتا ہے *

بہت ہی اشخاص میں میل طبعیت واسطے منوب کرنے ان آماں استقامت
کی خصوصاً جبکہ وہ ناگہان ظہور میں آوین سات جلن کے پایا جاتا ہے
اور در باب اکثر واقع ہونی استقامت کی جلن کے سبب سے بہت طول کلام
مستحق ہے آتا ہے * لیکن وہ امور واقعی جنکا ہم نے ابھی ذکر کیا ہے
مبطل اسکی ہیں * اگر رطوبت مائتہ جلن کے باعث سے پیدا ہونی
تو ہم پوچھتے ہیں کہ وہ جامی کہ جسمین اثر جلن کا ہے کیا ہے * بعض
تصور میں یہ آتا ہے کہ وہ خود پہلا ہوا پر دہری مگر یہ صحیح نہیں ہو
اسلئے کہ اگر یہ بجا ہو تو چائے کہ نقل کی سبب سے جلن اپنی مقام کو
بہلے * اگر اودن استقامت کو کہ جنکا ذکر استقامت متبع یا غیر مزج
میں آیا ہے کہیں کہ وہ جلن کی جہت سے پیدا ہوتے ہیں تو شاید
یہاں ہوگا * ہم یہ نہیں کہتے کہ جلن کو ایسی تغیرات کی گردنی ہوں
اکثر اخلت نہیں ہے کہ جو استقامت پیدا کرتے ہیں مگر مخلوط
کردنا اودن رطوبات مائتہ کا کہ جسمین خون یا قابل جسمین کی رطوبت ملی ہو
اور جو جلن سے پیدا ہونی ہیں سات اور رطوبات مائتہ کے جو پہلے
رطوبات سے صرف اسی بات میں مشابہ ہیں اور ہر امر میں بالکل
مختلف مناسب ہوگا * اگر اوس قسم استقامت کو جو متبع یا غیر
مزج کہلائے ہیں اور جو باعث قصور ایک یا کئی محاری مقرر
اعراج رطوبت مائتہ کی دفعہ ظہور میں آتی ہیں اور جنکی سبب سے

ہست عمل تمام جسم میں پیدا ہوتا ہے۔ مٹی کبیں تو نامناسب ہو گا۔
 چند صورتیں ایسی ہو سکتی ہیں کہ جن میں پھر ان اس بات کا نام ممکن ہو گا یا
 اخراج رطوبت کا واقعہ میں جلن کی سبب سے ہر یا نہیں؟ اگر رطوبت
 مذکورہ متعین ہو اور ذرا سا ہی استخراجِ ریم یا پانی کا اوسمین نظر آئے
 یا علامات مقررہ جلن کی اندر کی دیکھی جاوین تو بلا تامل یہہ کہا جاسکتا ہے
 یہ نتیجہ جلن کا ہے۔

بیان معالجہ استفا کا

اس میں شک نہیں کہ مقصدِ اولیٰ معالجہ استفا سے رفع کرنا اجتماعِ پانی
 ہے کہ جو خلافِ عادت مجتمع ہو جاتا ہے۔ اور دوسرا مطلب اس سے
 یہ ہے کہ پھر وہ پانی جمع ہوئی نہ پادھی۔ یعنی علاج کرنا اور صورتوں کے
 فساد کا کہ جن سے استقاء پیدا ہوتا ہے۔ اگر یہ مطلب ثانی بی تاخیر
 ہونی کے بہو رین اسکی توفیق ہے کہ استقاء اکثر خود بخود جاتا ہے
 استقاء غیر مزمن میں فصد کرنا کئی طرح سے مفید ہے۔ اس سے
 اجتماعِ خون کہ جو جلن سے قریب رہتا ہے اور جس پر کہ اخراج مختصر
 کم ہو جاوے گا اور فعلِ قلب کا بہ سبب عادت کی گھٹ جائیگا اور
 سبب کے کہ عروق خالی ہو جاوین گی دوبارہ جذب ہونا رطوبت کا اور
 اخراج پانا اور اسکا آخر کار جسم میں سے وقوع میں آوے گا۔
 کچھ فصد کا لینا ایک صریح اور بالتحقیق طریقہ خالی کرنے میں ملتی اور ذہن کا
 اور اسی جہت سے نہایت موثر علاج استقاء کا ہے۔ لیکن تمام صورتوں

صورتوں استقامت بلکہ اکثر میں اس سے حصول مقصود نہیں ہوتا۔
 اس میں شک نہیں کہ تھوڑی سی رطوبت ہائیم خون کی اوسکی وسیلہ
 نکل جاتی ہے لیکن رطوبت کے ساتھ فیبرین اور ذرات سرخ خون
 کی بھی اخراج پائے ہیں۔ خون کی اجزائی اصلی بجا نہیں رہتے اور
 اسی سبب سے مریض اس قدر ناتوان ہو جاتا ہے کہ اگر تدابیر غیر صریحہ کہ چکا
 ذکر بعد ازین آدگاہ واسطے اخراج رطوبت مجتمع کی کی جائیں تو اتنا ضعیف
 ہوتا۔ فصد جس سے شاید خون میں رطوبت زیادہ ہو جاتی ہے ضمناً
 ذریعہ رہنے اوسکی رطوبت کا باہر کی طرف ہو سکتی ہے جو وقت کہ اوسکا
 ہنا اور دہ سے رک جاتا ہے۔ اوسکی سبب سے قلب بھی البتہ ضعیف
 ہو جاتا ہے اور ہم پہلی بیان کر آئی ہیں کہ سبب کم زوری عضلات
 قلب کے بعضی صورتیں استقامت کی وقوع میں آتی ہیں۔ یہاں سے
 واضح ہو کہ محل یا زیادہ خون لینا باعث ظہور میں آتی استقامت کا
 ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت کی استقامت میں بجای خالی کرنے
 اور دہ کی خون سے ہم تدبیر خون کے اچھی کرنی کی کرتی ہیں اور اس طریق
 سے چاہتے ہیں کہ تمام عضلات اپنی حالت اصلی پر آ جاویں اور قوت
 حاصل کریں۔ انہیں کے ساتھ میں قلب کو بھی قوت ملتی ہے۔
 بیان مذکور الصدر سے اب واضح ہوا کہ بہتیری صورتوں استقامت کی
 میں فصد لینا مناسب ہے اور ہم عروق کے خالی کرنی کے لئے ضمناً
 ایسی تدبیر پر عمل کرتے ہیں کہ صرف اوغین سے ذرات مائیمہ کو نکال
 Fibrin.

یستی میں یعنی منقود ہمارا یہ ہو تلے کہ ایک یا کئی رسی والی مقاموں
جسم میں سے رطوبت مائتہ اخراج پاوے۔ لیکن اس میں یہ احتیاط
شرط ہے کہ مقام مذکور اندر کے رخ کسی بند بطن کی ہو +
ہم اس سے پہلے ذکر کر چکی ہیں کہ درمیان استقاؤن اور جریان شکم کے
مشابہت کمال ہے + استقا پنا رطوبت کا ایک بند بطن میں ہے +
جریان شکم استقا ہوا کرتے اگر وہ رطوبت کہ جو ایک جگہ سے دوسرے
میں جاتی ہے اخراج پنا یا کرتی +

بیان جلن کا

جلن جارت اس سے ہے کہ جس جگہ جلن ہو وہاں عروق مجتمع ہو جائیں
اور درد ہونی لگی + اور میلان رطوبت کا طرف فساد کی او تفرق الاتصال
تبدیل ترکیب کا پایا جاویں +
ملا متین اور سکی سرخی مقام ماؤف کی مع درد اور حرارت اور آماں کے
اور واقع ہونا فتور کا اور سکی افعال میں ہے + ہر ایک ان علامات میں سے
فی الجملہ تشریح طلب ہے +
واضح ہو کہ سبب سرخ ہو جانی کا یہ ہے کہ کثرت مقدار خون کی مقام
ماؤف میں ہوتی ہے + اس واسطے کہ ساری رگوں میں امتداد دیا جاتا ہے اور
ذرات سرخ اور عروق شعریہ میں گزرتی ہیں کہ جنہیں پیشتر فقط رطوبت
مائیہ گزرتی تھی + خیر مزین جلن کی صورت میں سرخی بدرجہ کمال نہ
سرخ خون شریان کے ہوتی ہے + لیکن مزین ہونی کی صورت میں رنگت

سیاہ مثل خون اور وہ کی ہو جاتی ہے اور بعض صورتوں مخصوص جلن کے ہیں۔
 نافرمانی یا تانبے کا سازنگ ظہور میں آتا ہے۔ جلن کی صورت اکثر مین
 رنگت رفتہ رفتہ پھیل جاتی ہے اور متصل کے اجزائیں غایب ہو جاتی
 ہیں مگر مخصوص جلن کی بعض صورتوں میں رکی رہتی ہے یعنی پہلے نہیں
 پاتی +

درد جلن کا حسب اپنی مواقع قسم اور شدت کے مختلف ہو کر تاہم
 لیکن بیشتر اختلاف اوس میں از روی مقام ماؤف کے وقوع میں آتا ہے
 اگر رطوبت جلدی سے اخراج پاسکی تو درد ایسی شدت کا ہوگا جیسا
 کہ رطوبت مذکورہ کے بندر مینی کی صورت میں ہوتا ہے بلکہ اور صورتوں
 کی بہ نسبت خفیف ہوگا اگر مقام ماؤف ملایم اور قابل امتداد ہوگا
 لیکن جو سخت اور فست یعنی ٹھوس ہوگا جیسا کہ ہڈی یا رباط تو درد بہت
 معلوم ہوگا اگرچہ سخت کی صورت میں اس قدر جس ہڈی وغیرہ میں
 نہیں پایا جاتا + اکثری صورت جلن کی میں بھی بیشتر بہ نسبت مخصوص
 صورت جلن کے زیادہ درد ہوتا ہے الا فقرس کی صورت میں ہے
 مقام ماؤف سے درد در محسوس ہوتا ہے مثلاً شانہ کا درد اکثر
 پہلی علامت جلن جگر کا ہے اور اس طرح درد مفصل یعنی چینی زانو
 علامت وجع الورک کا ہے +

آماس اول تو بسبب زیادہ ہونے مقدار خون کی اور بعد ازاں بے
 نکلی رطوبت مائیہ اور خون اور لیمف اور سبب کے پیدا ہوتا ہے +
 یہ حال غیر متبعقات میں خوب مشاہدہ کیا جاتا ہے اور یہی سبب

فقور فعل مقام ماؤف کا کہ جو جلن کے سبب سے پیدا ہوتا ہے ابتدا میں ہے
 ہو کہ بھرک وہاں زیادہ ہو جاتی ہے اور باہر کی دباؤ سے فساد جس میں
 لانا جاتا ہے۔ لیکن بعد ازاں مقام ماؤف کو بالکل قوت افعال معمولے
 کی گرنیکی اور اسکی ترکیب میں تغیر جانی کی سبب سے باقی نہیں رہتی *
 رطوبت مائتہ کا تبدیل ہونا جس طرح سے کہ ہو جلن کے سبب سے ہو سکتا ہے
 اول تو تغیر اسکی کثرت میں ممکن ہے * یہ ایک مقررہ بات ہے کہ ابتدا
 جلن میں رستہ رطوبت کا کم ہو جاتا ہے لیکن آخر میں اکثر زیادہ ہوتا ہے
 چنانچہ دن غشاؤں کا یہی حال ہے کہ جسمین سے رطوبت لہر جہ نکلتی ہے
 دوم تبدیل اسکی اجزائی ترکیبی میں ہی آسکتا ہے۔ مثلاً آئینہ میں جو
 بعضی صورتوں میں گرم اور جلانے والی ہوتی ہیں اور جلد رخسارہ
 چمیل ڈالتی ہیں * تیسری رطوبات اور چیزوں سے آمیز ہو جاتی ہیں
 جیسا کہ رطوبت لہر جہ اکثر اسات خون اور رطوبت مائتہ اور لطف اور گرم
 ملی ہوئی دیکھی جاتی ہے * چوتھی گاز کہ جو ایک قسم کی ہوا ہے کہ یہی کہی
 اون منسجون میں پہنچتے ہو کہ جن میں جلن ہے *

بیان تفرق اتصال کا

واضح ہو کہ جلن سے ظہور تغیر کا تمام اوصاف خارجیہ میں ہو سکتا ہے
 اول * کہ جلن پر تھوڑا سا عرصہ گزرا ہو اور اتنی مدت ہو وی کہ جس سے
 سو کہا گئے کا احتمال ہو تو وزن ہمیشہ بڑھ جاتا ہے * دوم اتصال

اتصال یا سختی غیر مزمن جلن میں ہمیشہ گھٹ جاتی ہیں اگرچہ بیاعت زیادہ
کثافت کی اس طرف خیال کم جاتا ہے + یہی ملائیت فی الجملہ اس رطوبت
مائیہ سے پیدا ہوتی ہے کہ جو منسجون کو بہرتی ہے + اور اس صورت میں
خوب مشاہدہ کی لائق ہوتی ہے جبکہ رطوبت مذکورہ کی سمائینی کی لئے منسج
منخرب بہت ہی کم ہو جیسا کہ دماغ میں + زیادہ ہونا سختی کا مزمن جلن میں
امکان رکھتا ہے بعض اوقات تو اس جہت سے کہ تمام قد عضو ماؤف کا سر
جاتا ہے + اور بعض اوقات بسبب ترکیب ہلف کے +

بیان تشریح فاسد کا

علامات اکثر یہ جلن کی کہ جس پر بہت مدت نگذری ہو بعد وفات مرض کے
یہہ ہیں + سرخی اور نرمی اور آماس اور ممتلی ہونا رطوبت مائیہ سے +
بیان کرنا چند باتوں کا درباب ان علامات کے خصوصاً سرخی کی باب میں
ضروری ہے + اول تو اسلئے کہ بالکل غایب ہو جانا اسکا بعد وفات کے
امکان رکھتا ہے + دوم ممکن ہے کہ سرخی بسبب اجتماع خون کی کہ جو حین حیات
ہوا ہو ظہور میں آئی ہو + سوم بیاعت بعض آثار کی جو بعد وفات کے
نمودار ہوتی ہیں وقوع میں آسکتی ہے + پس صورت اول میں اگر سر
بہت ہلکی ہوگی تو بعد وفات مرض کے جلد ماؤف سحر جاتی رہیگی لیکن
جو عروق حقنہ کے ذریعہ سے ممتلی کی گئی ہوں گی تو ٹھلاوٹ رگون کی بڑھ
بادگی + سو امی اسکی مقام ماؤف ملایم اور فی الجملہ رطوبت مائیہ سے
بہر ہوگا + اور جلد کا ذب زیادہ جلدی او ترے لگی گی +

دوسری صورت میں ممکن ہے کہ سرخ رنگت میں حیات کی جلن کی وجہ سے
 یہ اندونی ہو بلکہ اجتماع خون سے جس کی گردش کو کوئی مارج واقع ہو گیا ہو
 ہونا ملائیت کا اور رسنا رطوبت مائیت کا اجتماع خون کے ساتھ ہی ممکن ہے
 پس بعضی حالتوں میں تمیز کرنا اس کا جلن سے بالیقین ہو نہیں سکتا
 بڑی امتیاز ادھین یہ ہے کہ اجتماع خون میں بڑی بڑی اور وہ نسبت
 عروق شریہ کے زیادہ اور پیشتر ادھنی ممتد ہو جاتے ہیں مگر جلن
 میں بالکس اسکی حال ہوتا ہے * تشخیص کی وقت اس بات کی خیال
 کرنے سے کہ آیا کوئی مانع گردش خون کو اور وہ میں ہے یا نہیں بہت
 مدد حاصل ہوگی *

تیسری صورت میں ممکن ہے کہ امتیاز کرنا سرخی جلن کا بعضی آثار سے
 کہ جو بعد وفات کی نمودار ہوتی ہیں درکار ہوگا * اور یہ آثار کئی طرح
 ہو سکتی ہیں * ایک تو بسبب فعل عروق شریہ کے کہ جو بعد موقوف
 ہو جاتی ہیں قلب کے بھی ہو اگر تاہم پس شریان خالی ہو جاتی ہیں اور
 خون مختلف اعضا میں باطنی میں خصوصاً ریہ اور طحال میں جمع ہوتا ہے
 دوسری نیچی کی طرف میلان ہونی سے * اور اس میلان سے خون بہت
 سوجھ اور اجڑا جگہ کہ جو نیچی کی طرف ٹپکتی ہیں اور خصوصاً ریہ میں
 کہ دیشس مجتمع ہو جاتا ہے * تیسرے رطوبت مائیت اور رنگ دینے والے
 مادہ کی برہنی سے پوششون عروق کی ابتدائی تقفن میں * یہی اکثر کی
 سبب سرخ دہنوں اور دہاریوں کا اندرونی رخون پر اور اجتماع رطوبت
 مائیت خونین کا مختلف بطون میں ہے *

ذکر انجام جلن کا

جلن کا صرف ایک بڑا انجام یہ ہے کہ فعل جلن کا جاتا رہی یا شفا پاوے۔
جلن کے گھٹنی کے بعد مقام ماؤف اپنی حالت اصلی پر آجاتا ہے، لیکن
علاوہ تجلیل ہو جانی کے چھ طرح مفصلہ ذیل سے انجام جلن کا ممکن ہے۔
۱۔ اول جریان خون یعنی نکلیا نا خون کا عروق ممٹتی سے۔ دوسری نکلیا
رطوبت مائتہ کا۔ تیسری نکلیا نا فیبرن یا قابل انجام دلف خون کا۔ چوتھی
نضج یعنی نپا پیب کا۔ پانچواں غایب ہو جانا یا دفر کرنا مقام ماؤف
۶۔ چھٹا مردار ہو جانا مقام مذکور کا۔

بیان اقسام جلن کا

جلن دو طرح کی ہوتی ہے ایک عام اور دوسری خاص۔ پہلی قسم
متعارفہ مقامہ مستمرہ سے جو مزاج صحیح پر اثر کرتے ہیں پیدا ہوتی ہے
اور دوسری دو سبب سے یا تو بسبب فساد ہونی طبیعت کی جیسا کہ خزانیر
مین ہوا کرتا ہے۔ اس حال میں موضع ماؤف میں میلان یا فعل مرض پایا
جاتا ہے۔ اور یا باعث کسی سبب خاص کی پیدا ہوتی ہے جیسا کہ سمیتا
چیچک یا آتشک سے۔ اور قسمین جلن کی غیر مزمن اور مزمن ہیں۔
غیر مزمن میں جلن دفعہ واقع ہو جاتی ہے۔ اور فعل اس کا قوی ہوتا ہے
اور جلدی ترقی پکڑتی ہے۔ مزمن میں استدر شدت نہیں ہوتی اور دیر
ہوتی ہے۔ غیر مزمن کو کہی مہج بھی کہتے ہیں اور مزمن کو نجف شخاص مزمن

ساکن نام رکبتے ہیں بیان مختلف صورتوں جلن کا

جلن کی صورت ہمیشہ موافق حال طبیعت مریض کے ہوگی۔ جو ان اور صلیح المزاج میں پہنچ اور جلد ترقی پکڑنی والی ہوتی ہے۔ لیکن بڑھوں اور ضعیفوں میں بڑے کارگر اور مائل طرف اسباب ہلاکت کے۔ مثلاً بطرف قرح ڈالنی اور بچان کرنے موضع ماؤف کی۔ جانا چاہی کہ بموجب اس سبب جس سے کہ جلن پیدا ہو طرح طرح کی اختلاف اسکی دیکھی جاتی ہیں۔ اور تا شیر طبیعت ہو اکی ہی اور سپر ہوتی ہے۔ لیکن بڑی بڑی صورتیں جلن کی ترقی۔ اور موضع سے کہ جو ماؤف ہوں نکلتی ہیں اسلئے کہ قریب ہر ایک مختلف منہج کی ایک خاص میلان اسکا جدا گانہ انجام کی طرف پایا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ وہ اجزای جسم کی کہ جن پر اثر جلن کا اسکان رکھتا ہے دو قسم ہو سکتی ہیں۔ ایک تو وہ جنکی لئے کوئی مجری طبیعی نہیں جیسا کہ وہ بطون جنین رطوبت مائیتہ جمع ہو اور منہج منخرن تمام جسم کا اور دوسرے وہ اجزای جسم جو مجری طبیعی رکھتی ہیں۔ مثلاً جلد اور وہ عنائین جن میں رطوبت لزجہ رستی ہے۔ پہلی قسم میں زیادہ تر میلان جلن کا واسطے پیدا کرنی لائق کے بہ نسبت پیدا کرنے نفع کی ہو اکر تاہی۔ پس کہ فقط پیدا ہونے پیپ ہی کا اس بطن میں جس سے کہ وہ نکل نہ سکتے کم احتمال ہو گا۔ بلکہ اگر نفع ہی وقوع میں آدی تو ایک خاص حد تک ہو دیگا اور مواد عمیق میں رہ کر پیپنے پنا دیگا۔ لیکن دوسری نوع اجزای جسم کی زیادہ قابل ایسی جلن کے ہوتی ہے جو پیپتی ہے۔ اس قسم میں میلان پیدا کرنی نفع کا

نفع کا پشتر لصوق سے ہوتا ہے اس واسطے کہ نفع ایک جزو کسی برائی ہر مقابہ
اوس خطر کے جو مجاری رطوبت لزجہ کی بند ہونی سے بسبب لصوق مادہ
خفیف جلنوں سے پیدا ہوتا * اس طرح کی جلن ادنین ہمیشہ واقع ہو
کی لائق ہے *

ذکر اسباب مٹیو کا

اسباب مٹیو دو قسم ہیں * ایک تو وہ جو بالتخصیص اوپر ترکیب ایک
عضو کے عمل کرتی ہیں * مثلاً آفات خارجیہ تمام اقسام کی * دوسری وہ
جو اوپر افعال اور جاندار مقام عضو مذکور کی تاثیر کرتے ہیں * مثلاً زیادتی
ریاضت کی اور سمیات جیسا کہ ذریعہ جو صرف جاندار مقامون پر اثر
کرنے ہیں * عمل قسم اول کہ صراحتہ ہوتا ہے یعنی وہ اوسی مقام میں جلن
پیدا کرتے ہیں جہاں کہ وہ لگائی جاوین اور قسم دوسری کا اثر ضمناً
جیسا کہ پہونچنا سردی کا پانوں کو موجب وقوع جلن رہیہ کا ہوتا ہے * سو اس کے
عمل پہلی قسم کا فوراً ہوتا ہے مگر دوسری قسم کی تاثیر میں بعض اوقات کچھ
تاخیر ظہور میں آتی ہے *

اور پہی دو قسمیں اسباب جلن کی ہو سکتے ہیں ایک عام اور دوسری خاص
* اسباب عام سے مراد وہ سبب ہیں جو روزمرہ نظر سے گزرتی ہیں اور
ہر ایک مزاج پر اپنا اثر پیدا کر سکتے ہیں اور خاص وہ ہیں جو ہر ایک طرح
کی مزاج پر تاثیر نہیں کر سکتے اس واسطے کہ انکی ایک خاص اصل ہے اور
ایک خاص وضع کی جلن پیدا کرتے ہیں اور خاص قسم کی نتیجے ادا کرنے

بیان تشخیص کا

یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ عروق اور اعصاب دونوں جن سے تعلق رکھتی ہیں اور یہ بھی جان لینا ضرور ہے کہ اگرچہ در صورت وقوع فساد کے ایک میں ان دونوں میں سے دوسری میں بھی خلل آجاتا ہے لیکن تب بھی ممکن ہے کہ فقط ایک ہی میں اونہیں عرصت تک فساد رہی اور دوسری میں نہیں پس چاہے کہ جلن کو فعل فساد عروق کی سے صرف ممتاز کریں ۔ پانچ صورتوں کا اجتماع اور استجماع خون کے اور امتیاز کرنا اور اسکا فساد اثر ہضاب کی سے بھی درکار ہے *

اجتماع خون عبارت جمع یا بند ہونے خون کی سے ایک مقام میں ہی * سبب اسکا ممکن ہے کہ کوئی مانع خارجی اسکی مراجعت کی لئے ہو * یا باعث اسکا کم زوری اور ضعف ہو * یہہ اکثر نتیجہ جلن کا ہوتا ہے * اسکی سبب کم و بیش بوجہ اور دروسات فتور فعل کے خصوصاً فتور فعل رطوبت مائتہ کے پیدا ہوتا ہے * لیکن اس سے تپ نہیں آجاتی جیسا کہ غیر مزمن جلن ہوتی ہے *

ہیج استجماع خون کا سبب ابتداء شرا میں کی پیدا ہوتا ہے اس ابتداء کی وجہ سے شرا میں بہت سا خون ایک مقام میں پہنچاتی ہیں * یہہ کام بہت سی افعال خلقی کی لینے ضروری ہے * مثلاً واسطے بڑھتی رحم کی ایام حمل میں اور نکلنے دو بعد ولادت بچہ کے * سرخ رنگت رخساروں کے شرم یا گیسراہٹ سی ایک

مثالی مشہور اسکی ہر + فائدہ ہونے کی صورت میں اس ہی میکان اور فوٹو فل
میں پیدا ہوتا ہر + مثالیں اسکی ممکنہ عروق شعریہ امعا کی ہیں کہ در صورت ہو
ہیضہ کے اور سرد درمیں جو بیجان سے پیدا ہوا ہو دیکھی جاتی ہیں بہتیری
صورتوں میں یہ اول منزل ابتدائی جلن کی ہے +

بہر کتنا اعصاب کا ایک صورت خاص ہر کہ جسکی ہات سخت درد اور چہرے
سے تکلیف ہوتی ہر + مثالیں اسکی اختلاف سہیہ کا اور ہیضہ + اور
درد دندان اور درد سر اور ہاراضی جلن جو کم درد اور دلائی بہرک کے
آدیون میں اور اختناق الرحم کی صورت میں خصوصاً کثرت سے نکالنے
خون کی شہوریں آتی ہیں پائی جاتی ہیں + درد اعصاب کی بہرکئی کا کثرت
جلن سے اس طرح ممتاز ہو سکتا ہے کہ وہ دفعہ زیادہ اور دفعہ کم ہو
ہر + اور اس جہت سے بھی کہ باعث اول تدبیروں کی جس سے جلن
زیادہ ہو جاتی اس میں تسکین ہو جاتی ہی + مثلاً دباو اور رگڑنی وغیرہ
ایک اور صورت امتیاز کی یہ ہے کہ درساہتہ حرارت اور سرخی اور آما
ہی اگر انہیں سی کوئی فی الحکمہ موجود ہو بہت ہی زیادہ امتیاز ہوتی ہر + اور ایک
بات یہ بھی ہر کہ اگرچہ در دکئی ہفتوں یا مہینوں تک رہی مگر کسی مقام کی ترتیب
و ترکیب میں خلل نہیں آتا اور نہ ریم پڑ جاتی ہی +

بیان غیر مزمن جلن کا

غیر مزمن جلن عبارت اس جلن سے ہر جو ناگہان پیدا ہوتی ہی اور بہت تکلیف
دیتی ہی اور جلد آخر ہو جاتی ہی اور تب ہی اس کے ساتھ ہو اگر تی ہی خواہ تو
جلن کی جانی ہو خواہ اثر اسکا ایسی مقام پر ہو کہ جو عضو پر ہو یا انکے

مزاج اوسکا قابل اخلک جس کے بہت ہوگا *

تدبیر واسطے غیر مزمن جلن کی ساتھ تب کی بہہ ہر کہ فعل قلب اور شرائین کا کہ جو زیادہ ہو جاتا ہے کم کرین لیکن درد اور میجان اعصاب کا گھٹا دین اور رطوبات مائتہ کو پہر افکی صورت اصلی پر لا دین نہایت عمدہ اور اول تدبیر اسکی لئے بہہ سی کہ فصد لین * اگر خون بہت لیا جاوے تو ایک حالت میہوشی کی پیدا ہوگی اور گردش خون کی رک جاوے گی اسکو غشی کہتی ہیں اب بہہ سمجھ لینا چاہئے کہ فعل قلب کا رک جانا دوسببوں پر منحصر ہے ایک تو اوپر نکلی جانے اوسکی محرک اصل یعنی خون کی اور دوسری اوپر ایک خاص تسکین دینے والی اثر کی کہ جو اوسی دماغ سی ہنچتا ہے جبکہ دماغ میں خون شرائین کا جتنا کہ پہلی پہونچتا تھا نہیں پہونچتا * اگرچہ صرف نقصان خون ہی کا در صورت اوسکی فایزہ اور زیادہ ہوگی مفید ہو سکتا اسطورہ کہ تمام جسم کو مادہ میجان سی تسکین دیگا لیکن تب ہی بڑی نوا خون لینی کے جلن کی حالت میں اس بات پر موقوف ہیں کہ اوسکے سبب سے دماغ کو تسکین ہوتی ہے اور دماغ کے ذریعہ سے قلب کو اور چونکہ اکثر اوقات غیر مزمن امراض میں فصد لینی اولن اشخاص کی بہت ضروری ہوتی ہے کہ جو نہایت ضعیف ہیں تو تسکین کرنا ساتھ اسقدر کم لینے خون کی جتنا کہ ممکن ہو ایک بڑی بات ہے *

ترکیب خون لینی کی یہ ہے کہ جسقدر ہو سکی اسقدر جلد بڑی سوراخ سے خون نکالا جاوے اور سب باتوں سی زیادہ یہ بات ہے کہ مریض سیدھا بیٹھے یا سدا کھڑا رہی اسواسطی کہ اگر خون باہر تلے نکالا جاوے یہاں تک کہ عروق کو فرصت

فرصت اس قدر ملے کہ وہ اپنی تین لایق کم مقدار خون کی جو انہیں ہر کر لیوین
یا اگر مریض کسی طرف کو جھکا ہوا ہو اس طور پر کہ خون دماغ میں پہنچتا رہے تو
خون کے نکلنے سے غشی ہرگز واقع نہ ہوگی جو جان مریض کی نکل جاوے۔
مقدار خون کی لینی کے لیٹی یہہ قاعدہ عام مقرر ہے کہ خون کا بہنا روکا جائے
جب تک کہ مریض کے لب پیلی پڑ جاوے اور نیلا ہٹ آگے خون کی گرد ہو جا
اور آہ کپنجی اور متلی اور حرکت نبض کا سرع ہو جائے اور تسکین دماغ
دالت اور عنقریب غشے کرنی شے نکرین لیکن ایسا نہ ہو کہ غشی کامل آ جاوے
تباہتین اس کے آگے بیان کی جاوے گی۔ غصہ لینی کی بعد مریض کو لٹا
دینا چاہئے اور ایسی طور پر کہ کوئی اس سے کچھ بولے نہ پالے اور
قصد ہر گردش میں لائے خون کا کسی محرک کے وسیلہ سے نہ کیا جاوے
تاکہ عروق شعریہ جنین جلن ہی اپنا اصلی موہہ پہر حاصل کر لین کیونکہ اس وقت
گردش خون کی طرف سے بھی ہوئی ہوگی۔

بہر کی اور حساس مقامات کی جلن میں فصد کے لینی سے چند ان ضعف
نہیں ہوتا۔ وہ امراض جنین خون کا لینا بہت مضر اور موجب زیاد
ضعف کا ہے وہ حتمی عقیقہ اور امراض خافت کے ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس
لحاظ مریض کے طاقت تحمل فصد کا کہنا چاہئے اس سے بہت مدد تخفیف
میں حاصل ہوگی۔ فرض کرو کہ ایک عورت کو شکایت شدت درد
یا وجع معدہ کی ہے اور گمان میں یہ تھا کہ جلن کے باعث سی ہیہ شکایت
ظہور میں آئی ہے۔ اگر تھوڑی خون کے نکلنے سے غشی آ جاوے تو
متحقق ہے کہ درد جلن کا نہیں ہے بلکہ اعصاب کی جہت سی یا اگر جلن سی ہے

تو اسکی تدبیر اور طرح سے کرنی چاہئے سوای فصد کے +

فصد کرنیکی بعد خود بخود کچھ درد پھر ہوتا ہے + اور نبض درجہ بدرجہ بار بار شائبہ
اور مرتفع ہوتی ہے اور مقام ماؤف میں درد پھر ہوتا ہے اور یہہہ اعادہ زیادہ
ہوگا اگر خون اسقدر لیا گیا ہو کہ غصے کامل آگئی ہو + یہاں سے واضح ہے کہ اسقدر

خون کا لینا مناسب نہیں ہے + اس درد کی پھر ہونی کو جو ہو سکے تو بوسیلہ
اون مسکنات کے کہ جو ہم آگے بیان کریں گے روکنا چاہئے لیکن جو اس پر ہی
صریح علامات جلن کی عود کریں تو پھر خون لینا چاہئے جب تک کہ مرض بالکل
جاتا رہے لیکن بشرطیکہ مریض میں طاقت ہو +

چونکہ فصد کا لینا بلا امتیاز کے صحیح ہر صورت غیر مزمن جلن کے چاہئے تو چند تین
اون اصول کی بیان کرنی میں لازم ہیں کہ جنگلی رو سے خون کا لینا بجا ہوگا +
فصد کے یعنی میں تین باتوں کا خیال رہے اول تو مریض کی طاقت کا اور حال
اسکی طبیعت کا + دوسری مقام ماؤف کا + تیسری قسم اور مقدار تکلیف یا
مہیوہ کا کہ جس سبب سے مرض ہوا +

طبیعت کے لحاظ سے فصد کرنا بہت ضروری ہے اور اس سے ضعیف ہی طار
نہیں ہوتا جبکہ مزاج دموی ہو یا اوسمین اکثر مزاج دموی و بلغمی دونوں کا پایا جاوے
اور جبکہ عضلات بڑی بڑی اور قوی ہوں + اور خون قوت کا پیدا کرنے والا
اور زور آور اور گردش خون کی اچھی طرح ہوتی ہو + سرخی چہرہ اور لبوں
اور خوب طرح اور سختی سے اور بار بار مشرف اور مرتفع ہونا نبض کا اسکی
علامات میں سے ہیں + بالعکس اگر عضلات بڑی ہوں اور اول میں
تھک پائیا جاوے اور نبض عادت کی رو سے ملایم اور مثالی ہو تو فصد سے

بہت تکلیف پہونچے گی + اگر زنگت چہرہ کی سیاروں کیسے اور سلی ہو اور
نبض سریع اور قصیر اور ضعیف اور لب طبعہ ملتئمہ اور زبان سلی تو ضعیف
نفس کے بدرجہ کمال عائد ہوگا + اگر دل ضعیف ہو تو غشی کا آنا فوراً اثر
ہلاکت کا ہوگا + اور جو کوئی مرض عضوی لاحق ہو جس سے خون کی بہنی میں
ہرج واقع ہوتا ہے تو احتمال ہے کہ نقصان خون سے کمال ضعف و نجافت
اور ایسا زائل ہونا طاقت کا ہوگا کہ بہر قوت کا ہونا دشوار ہوگا + موٹے
آدمیوں کو اکثر نفس کے زیادہ تکلیف پہونچتی ہے + اور فی الحقیقت اولی جسم
بین خون بھی بمقابلہ اولی ڈیل ڈول کے کم ہوتا ہے + مگر دلی پتلے آدمی کا
جسکی رگ وریشہ سخت ہوں ایسا حال نہیں ہوتا +

دوسری فصد کا مناسب یا نامناسب ہونا پہلی فصد کی تاثیر سے جو نبض
واقع ہوئی ہو متحقق کرنا چاہئے + کیونکہ اگر نبض سریع اور متواتر ہو اور
بجای بطبی اور طایم ہوئی کے زیادہ سریع ہو جاوی تو ظاہر ہے کہ فصد
بجای کمی مرض کے طاقت اور گہٹ گئی + حال خون کا یہی خیال کرنا چاہیے
اس واسطہ کہ اگر سطح علقہ کی چپٹی اور رقیق القلب ہو تو یہ علامت اس با
ہی کہ اعضا حساس کم زور ہو گئے ہیں اور دوبارہ فصد لینا مضر ہے +
مقام ماؤنٹین ہم یہ بیان کر سکتے ہیں کہ ضرورت اور مفید ہونا فصد
بموجب اندازہ طاقت تحمل مرض کی ہو ویکی اور بصورت میں کہ عضو ماؤنٹ
رئیس اور عمدہ ہو تو فصد لینا بہت ہی ضروری ہے + مگر ضرورت اقتدار
شام قوی نہوگی + اگر اثر جلن کا کسی عمدہ مقام پر نہیں ہے + اثر مفید فصد کا
در صورت جلن کسی حساس عضو کے اکثر اس طرح معلوم ہو جاوے گا کہ طاقت

اور امتلا نبض میں محسوس ہونے لگیں گی *
 بلحاظ حال سبب مہیو کے سیم بہ بیان کرتے ہیں کہ تاب لینی ضد کی نہیں
 ہوتی جبکہ نص کے قوامی میں بہت ضعف آجادی جیسا کہ عمل قطع و برید کے
 زخموں کی صورت میں + یا جبکہ خود جلن باعث بڑے ضعف کا ہو جیسا
 کہ اوردہ کی جلن میں + یا صدمہ ایسا پہنچا ہو جس کے لئی قوت جسمانی بہت
 درکار ہو + جیسا کہ بڑی یا گہرے زخم یا شکاف میں یا جبکہ بیماری کی نوبت ریم کے
 پیدا ہونے یا اکلے پر پہنچی ہو *

ذکر مسکن تنقیون کا

ان تنقیون کے ذیل میں بہت سی وہ مضف تدبیریں داخل کی جا سکتی ہیں کہ
 سبب سے بیان عروق کا کم ہو جانا سے خواہ تو باعث زیادہ مونی خاص
 رطوبات مہیہ کے اور خواہ کسی مخصوص ضعیف کرنیوالی شے کی وسیلہ سے
 کہ جسکو تنقیہ سے کچھ علائقہ ہو * اکثر تدبیریں ایسی ہی ہیں کہ ادنیٰ دو نوظر
 کام نکل سکتا ہے + مسہلات کا دینا سب صورتوں کے ابتدا میں جائز
 الا اوس حال میں جبکہ اودن سی جریان یا خلل ایک مقام ماؤف میں پیدا ہو
 مثلاً زخمون مجری غذا اور بڑی زخمون کی صورت میں + پس ایسے
 مسہلات تجویز کرنے چاہئیں کہ جو رطوبت کو جگر اور امعاء سے جلد
 نکال دیں * پاری سے حرکت قلب کی کم ہو جاتی ہے اور رطوبات اپنی رتوب
 آجاتی ہیں + اور رطوبات فاسدہ جلد جذب ہو جاتی ہیں + پاری کا دینا
 اودن اعضا کی جلن میں بیشتر مفید ہے جنہیں رطوبت مانیۃ ہو اور جنہیں مسلا

میلان طرف لصوق کے پایا جاتا ہو + نہایت اچھی ترکیب پارک کی دینی کی
 قالو بل سے + دینا اور سکا دو گنہہ سحرچہ گنہہ کی مہلت تک ایک گرین سے
 نکال کر پانچ گرین تک مناسب ہے + اس میں اثر اور سکا موہنہ میں پایا جاوے گا اور
 اسکا جاری رکھنا ہلکی مقدار دن سے اگر ضرورت ہو تو چاہئے + لیکن جاری
 کروانا رطوبت کا شدت سے موجب قباحہ کا ہو + قالو بل کی ساتھ افیون
 یا پنج ملا لینی چاہئے تاکہ تنقیہ ضرورت میں زیادہ نہو جائی + سرمہ ایک اور
 صریح تدبیر مضغف ہے + اسکی ہر مقدار معاد کی ساتھ قالو بل اور افیون
 دینی چاہئے + اگر مقدار اسکی زیادہ ہو تو وہ نہایت قوی علاج ہے خصوصاً
 رسیہ کی جلن میں + اول کی دو چار مقدار دن کے بعد اس سے استفادہ
 نہیں ہوتا + بلکہ اثر اور سکا بغیر پیدا کرنے کسی طرح کی تنقیہ کے تکسین دیتا ہے
 شورہ اور اور اقسام نمک کے بھی جو اسکے شاہد میں دلی جا
 رہیں اور اوفنی فائدہ ہوتا ہے + اوفنی حرارت اور تشنگی کم ہوتی ہے + خون بھی
 صاف ہو جاتا ہے + اور بول بھی رطوبات سے جدا +
 ذکر ارون مسکنات کا جو تنقیہ نہیں کر سقے میں

ان مسکنات سے تپ اور جلن یوں کم ہو سکتی ہیں کہ اثر اور نکا اعصاب پر
 بی زیادہ کرنے رطوبات مائتہ کے ہوتا ہے + اور وہ مسکنات یہ ہیں +
 پنج اور شوکران اور دیجٹلس + پہلے دو دوائیں انہیں سے خصوصاً بہت
 کام کی ہیں + جبکہ انکی ساتھ قالو بل اور سرمہ کو ملا لیں تاکہ اعادہ مرض کا نہ ہو
 یونیسیمس - Digitalis - Opodelanth - Sassafras - Calomel - Iodine

میں نہ آوے اور جن کی صورتوں میں جبکہ اعصاب میں بہت جریان سے درد کو تسکین حاصل ہوگی *

بیان خواب آورد و اؤن کا

افیون رطوبات کو کم اور میحان عروق کو زیادہ کر دیتی ہے۔ پس چاہئے کہ غیر مریض جن میں اوبسے نین جب تک کہ فصد نہ ہو چکے ہو، بعد اسکی زیادہ مقدار افیون کے ساتھ پانچ گرین قالول کی ملا کر دیوں تاکہ درد میں تخفیف ہو اور مرض کو قوت عود کی نہ رہے، لیکن دینا اسکا ضروری ہے اؤن جلتوں میں جو بہت کم نور اخلاط میں واقع ہوں، مثلاً جلن صفائی تیز جو سوراخ پڑ جانے اموار کی سے ہوئی ہو، یا اور سبب سے اور بعد تب یا بعد بہت سے جریان خون کی اسکو ملا تا مل دینا چاہئے *

تاثر گرم حمام کی ہر صورت میں موافق اثر افیون کی ہے اور اسکی لئی یہی احتیاطین درکار ہوتی ہیں کہ جو افیون کے واسطے ضروری ہیں، مثلاً چونکہ وہ تسکین دینی سے پہلی میحان پیدا کرتی ہی تو اس سے پہلی تنقیہ کرنا لازم اگر خون کی زیادتی ہو، مناسب درجہ حرارت و برو د کا ۹۷ درجہ غیر بہت کا ہی * یہ نام ایک آلہ کا واسطے دریافت کرنے درجوں حرارت اور برو د ہی * جاری رکھنا اس درجہ اعتدال کا واسطے پیدا ہونے کمال ڈھیلا پن جسم ضروری ہے *

قاعدہ عام واسطہ غذا کی جلن کی صورت میں یہ ہے کہ کوئی شے جو ذرا ہی مہج ہو نہ می جاوے * شہ یا آتش جو کالنا کئی روز تک قوی سیکل آدمی کی لئے جسکی جسم میں خون کی کثرت ہو کفایت کرے گا، لیکن بچوں اور بزرگوں

یا ضعیفوں کے باب میں ہو کار کہنے کا طریقہ بلا امتیاز برتنا چاہئے۔ بلکہ منظر زیادہ کرنے اور کئی قوت کی غذای ملائم اور پتلی مثل ساگودانہ وغیرہ کی دینی نارم اگر شراب کی دینی سے یہ مطلب نکل سکی تو اس میں تا مل نچا ہو۔

پرہیز کے باب میں یہ بات ہو کہ جو چیز طبیعت یا جسم میں تحریک پیدا کرے اس سے اجتناب کلی رکھے۔ لیٹی رہنا آرام کی حالت میں اور ہونا سرد کا بے مانع ہوا کی اور ہونا روشنی اور صدا کا اور قرار سے رکھنا طبیعت کا باعث رفع کرنے شکوک اور اندیشوں کی اور سبب صابر اور کشادہ پیشانی ہونے کی بڑی مددگار معالجہ کے ہیں۔ اس واسطیکہ جو یہ باتیں ہوں تو علاج کرنا اکثر اوقات محض بے فائدہ ہوگا۔

اگر علاج جلن ایک خاص مقام کا کیا جاوے تو پہلی سبب باتوں سے دور کرنا تمام اسباب مہیج کا تا بمقدور اور رکھنا مقام ماؤف کا بالکل بی حس و حرکت ایسی بلندی پر چاہئے کہ خون وہاں سے مراجعت کر سکی۔ بعد اسکی مقتضاً مرض یہ ہو کہ حرارت فاسدہ اور جریان کو گھٹا دیں اور ضربان و دردن ٹھنڈی پیدا کریں۔

ایک مقام خاص سے خون کی نکالنی کے لئے استعمال جو کہ ہون اور سیدھا اور پھنوں کا ہو۔ جو کہ ہون کے لگانی سی پہلی اس جایی کو کہ جہاں جو کہ ہون لگانی منظور ہوں دھولین اور اگر وہ نہ جمیں تو ذرا سا دودھ یا خون اس جایی پر مل دینا ضرور ہو یا ہلکا سا کو نچا شتر کی نوک سے دیا جاوے اور جو کہ کپڑی سے خشک کر لی جاوے۔ جو کہ ہون کی دنگ سے خون بہنی کی لئے تیرہ اچھا یہ ہو کہ صوف کے چھوٹے چھوٹے گولیوں کو تنقوڑا

فرسی سسکوی خلور دس عین تر کر کے دو چار لختہ زخمون پر دبا دین یا بہت
 باریک نوک لونا رقا سستی او عین ڈالین + بعضی اوقات چھو دینا زخموں کا
 سرخ انگارہ سوئی ہی یا بہت باریک سوئی اور ریشم سے ٹانگا دینا اور ٹانگا مناسبت
 ہوگا + لیکن بنظر روکنے بڑی قباحتوں کی جو کبھی کبھی اس سبب سے بچون
 اور نازک بدن آدمیوں کو لاحق ہوتی ہیں مناسب ہائیتین اس بات کی
 دینی چاہئیں کہ ہنا خون کا ڈھکون سے روک دینا لازم ہے اس سے پہلے
 کہ مریض سے شب پہر کی نئی دست بردار ہوں + سوکے ازین لگانا اور ٹانگا کسی
 ہڈی پر بہتر ہوگا تاکہ دباؤ کی کرنے سے اثر پیدا ہو + اگر جو ٹکھین بہت دیر تک
 جمی رہیں تو ٹمک اور نکو چھو کر اتار لینی چاہئیں + اور زور سے کنج لینا اور ٹانگا
 مناسب نہیں ہے + اور نہ لگانا اور ٹانگا پلک چشم اور قلفہ پر مناسب ہے کیونکہ
 غالب ہے کہ اس سے اور دیا پیدا ہو + یا سرخ بادہ + لگانا سینگوں کا جبکہ ممکن
 سریع التاثر ہے اور بہ نسبت جو ٹکھوں کی جلد در کو تسکین دیتا ہے + پچھنی کئی
 صورتوں میں مفید ہیں ایک توجہ مقامات ماؤف پر سخت اور دلداری جلد
 جیسا کہ چلو ری میں + یا جبکہ امتداد بہت سا ہو جیسا کہ سرخ بادہ ظفری میں
 یا جبکہ مقام ماؤف میں کوئی جریان پیدا کر نیوالا سیتال بہرہ ہو جیسا کہ در صورت
 او ترانی بول کی + یا جبکہ بادہ فاسد موجود ہو جیسا کہ موہا سوئین +
 سرد چیزوں کا لگانا واسطے کھٹانی حرارت اور سکرٹس نے عروق شعریہ کے مفید ہے
 لیکن اذکی استعمال میں وقفہ چاہئے والا بعب عود کرنی حرارت کے در
 بہت زیادہ ہو جاوے گا +

ذکر مژمن جلن کا

جلن کو مژمن اوس صورت میں کہتی ہیں جبکہ وہ بتدریج پیدا ہوا اور رفتہ رفتہ زور
 کھینچتی جاوے اور میلان اوسکا طرف دیر پا ہونی کے پایا جاوے۔ انجام اوسکا صوب
 یا کیف یا سخت ہو جائے تو قرح یا ریم کا پڑ جانا پیدا ہوتا ہے۔ سبب سے کہ دو ہو سکتی ہیں
 ایک تو مخصوص کسی مقام کی ساتھ اور دوسرا طبعی پس ممکن ہے کہ صحیح المزاج آدمی
 سبب کسی خفیف اور مستمر بہرک کے مژمن جلن پیدا ہو یا وہ نتیجہ غیر مژمن جلن کا ہو
 جسکی باعث سے عروق ممتد اور کم زور اور قابل بہرک کی ہو گئی ہوں۔ لیکن جلن مژمن الہ
 باعث کسی فساد طبعی کے ایک مقام خاص میں پیدا ہوتی ہے مثلاً سبب کمال ناتوانی
 جبکہ میلان طرف اجتماع خون کی ایک خاص مقام میں پایا جاوے یا باعث موجود ہو بڑی محرک
 اور کثرت خون کی باعث وقوع فساد کی کسی عمدہ عضویں جس طرح فساد معدہ یا جگر میں
 تبیر اسکی نئی یہ ہے کہ تمام فساد طبعیت کو رفع کرین اور مقام ماؤف کے خزان کو دور کر کے
 عروق ممتد کی پہر بحالت اصلی کیجاوی۔ پہلی تو مریض کے تمام حال اور سر پایا کو ملاحظہ
 چاہئے۔ اگر وہ پہولا ہوا اور بدن اوسکا خون سے ممتل ہو اور ایسی چیزیں اکثر کھاتا اور پیتا ہو
 مہجہ میں اور قوت ہاضمہ میں اوسکی خلل واقع نہوا ہو یعنی خون با فراط ہمیشہ اوسکی جسم میں
 تو اوسکی غذا بد لینی چاہئے اور ایسی چیزیں غذا کی لئی بتانی لازم ہیں کہ حسین تلخ ہو۔ اوسکا
 کہ لہلی ہو امین ریاضت کری۔ معاً کو اوسکی قائلوں کی مقدار یعنی سی جلد صاف کرنا چاہئے
 اور بعد اسکی بلینیات کا دینا ضرور ہے۔ جب یہ ہو چکے تو پہر ایسی ملیئن دوا دی جاوے
 کہ گردش خون کی درستی پر آجاوے اور نکلتا رطوبات کا زیادہ ہو اور جسم میں
 مادہ زاید اخراج پاوے۔

اگر مژمن جلن کم زور اور قابل بہرک کے طبعیت والی کو عائد ہو یعنی جبکہ وہ بعد غیر مژمن

جلن کے جسکا علاج فوراً فصد اور پاری سی کیا گیا ہو ظہور میں آوی تو غذای مقوی
اور شراب اور اور مقویات کا دینا لازم ہے تاکہ قوت باضمہ زیادہ ہو اور ایسی ہی
طاقت گردش خون کی + بہرک اور درد کو مسکنات اور خواب آور واذل
کہٹانا چاہئے + نکلنا رطوبات کا امعاء میں سی کمال درجہ کی مینات کے ذریعہ
جاری رکھا جاوے اور جو واسطہ جاری رکھنے رطوبت صفر اوی کی پاری کا دینا
ہو تو تھوڑا تھوڑا اور وقفہ دیا جاوے *

اگر کوئی فساد عظیم ہو تو اسے ڈھونڈ کر نکالنا اور رفع کرنا چاہئے + اگر زبان
سفید تہ جمی ہو اور نوک و اطراف اسکی سرخ ہوں اور ڈکار ترش اور باہ
اور اور علامات فساد معده کی پانی جاوین تو غذا کی لمبی جوش کیا ہو گوشت
بچڑی یا چوزون کا اور جوش دیا ہو اودودہ اور روٹی اور اور ایسی ہی شئی جو
بہرک پیدا کرے اور جلد ہضم ہو سکی بتائی جاوے + تھوڑی معاد کہاری نمک کی
اور کچھ پار کبھی کبھی سو وقت اور کوئی لیٹن دو صبح کو دینی چاہئیں + اگر رنگت
زرد اور دست مٹی کے رنگ کے آتے ہوں تو چند معاد قائل کی صبح کی ملینا
ساتھ دی جاوین + جب کہ فولاد یا چھال دیوین تب ہمیشہ اسکا خیال رہے
کہ فعل جگر اور امعاء میں خلل نہ آوی والا در دوسرا گرم ہو جانا بدن کا ظہور میں آویگا
اگر جلد خشک اور سخت ہو تو ریاضت کا کرنا اور گرم لباس کا پہنا خصوصاً پہلین کا
اور استعمال کیہ حمامی یا گھوڑی کے بالون کی دستانہ کا اور کبھی کبھی دس لٹلے
نمک گرم پانی میں غرق رہنا مفید ہوگا + عورتوں کو رفع سادر رحم کی لئے
فولاد اور ایلو اور اور دوا کہ جن سے خون حیض کا جاری ہو دینی چاہئیں اگر
ضرورت پڑے +